تطہیر الاموال

اس رسالے مین وہ شرعی مسائل نہایت معتبر کتابون سے
لکھے گئے ہین جنکے ذریعہ سے آدمی کسی مال کا بطور حلال
مالک ہو سکے اور ضروری احکام تجارت وٹھیکہ و نوکری وغیرہ
تفصیل سے اُردو زبان مین ہین ایسی کتاب کا رکھنا ہر شخص
پر لازم ہے خصوصاً سوداگر پیشہ ورکو تو واجب ہے کہ اس
رسالے کے موافق اپنے کاروبار کرے تاکہ دنیا مین برکت
اور آخرت مین نجات حاصل ہو اور بآسایش و فراغت
پاک مال سے بسر اوقات کر سکے یہ رسالہ محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے

مطبع انوار محمدی مین چھپا

یکم رمضان ۱۳۰۲ ہجری

فہرست مضامین [illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	تجارت میں تحریر تاجر پر اعتبار کی تحقیق	۲۱۴	بیع صرف	۴۰	کلیہ	۷۱	احکام سکیات
۶	حکمت اجرائے سلسلہ بیع و شرا	۲۲	بیع صرف میں قرض و خیار	〃	دلالی اور اسکی اجرت	۷۲	کاغذی نوٹ [illegible]
۷	اسباب ملک	۲۵	احکام [illegible]	۴۲	رشوت	۷۵	استصحاب
۷	محرمات اقسام اموال	۲۵	بیع مکروہ	۴۳	وقف	۷۸	ہنڈی کی [illegible]
۸	مال حرام کا طریق استعمال	۲۶	جبکہ مسجد بن گئی [illegible]	۴۴	حیلہ	۷۸	کتاب الدیون
۱۰	حکم قضاء و دیانۃ		کسی مسجد کی اذان [illegible]	۴۵	مرض الموت اور اسکی معاملات	۷۹	رہن
〃	عرف	۲۸	بیع باطل	۴۶	وکالت	۸۰	منافع مرہون
〃	تعریف و تقسیم بیع	۲۹	بیع فاسد	۴۷	ربوا یعنی سود	〃	مصارف مرہون
۱۱	صحت بیع کی اقسام [illegible]		مسائل [illegible] بیع و شرط	۴۹	کلیات متعلق ربوا	۸۲	کتاب الاجارات
	ایجاب قبول مجلس		فساد و قضا احکام بیع	۵۰	مباح اموال	۸۰	اقسام اجارہ
	مال وصف و مقدار ثمن	۳۱	شروط و مواعید	۵۲	رکاز و معدن	۸۶	جرمانہ ملازمین
	تعیین مبیع [illegible]	۳۳	میراث	۵۳	حقوق محضہ	۸۷	عذر یا سبب فسخ اجارہ
	مدت ادائے ثمن [illegible]	۳۴	وظائف و انعامات سلطانی	۵۶	حق تعلیم	〃	اجارات مشروطہ
۱۵	احکام بیوع	〃	غنائم	〃	تصرفات جائزہ	۸۸	اجارات فاسدہ
〃	بیع موقوف	〃	رد بالعیب	〃	فریب	۸۹	مباح لونکا اجارہ
	شرط خیار خیار تعیین	۳۵	خیار رویت	۵۷	کلیات و مسائل متفرقہ	۹۰	متفرقات مسائل متعلقہ اجارہ
	[illegible]	۳۶	صفقہ یعنی یکمشت	۵۹	تبرعات	۹۵	احکام وجوب تنخواہ
	بیع بالوفا بیع فضولی	〃	قبضہ	۶۰	ہبہ		و تعطیلات ملازمین
	بیع مجبور	۳۹	بیع [illegible] یعنی نیلام	〃	صدقہ	۹۶	شراکت
۲۰	بیع سلم	〃	استصناع	〃	سوال	۹۷	[illegible] شراکت مفاوضہ عنان مضاربت شرکت فی الوجوہ
۲۱	تولیہ و مرابحہ و وضیعہ	۴۰	معاہدہ بیع و شرط	۶۱	عاریت		
۲۲	بیع مقایضہ	۴۱	اقالہ	〃	وصیت	۱۰۰	مزارعت

الحمد للّٰہ الذی اشتری من المومنین انفسہم بان لہم الجنۃ والرضوان والصلوٰۃ علی من دلنا علی
تجارۃ تنجینا من العذاب والخسران وعلی الذین یعبدونہ بالصدق ویتبعونہ بالاحسان امابعد فیا ایہا
الاخوان ایاکم من الحرام ومشتبہات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وتطہیر الاموال وما حیوۃ الدنیا
الا متاع الغرور خادم المسلمین فقیر محمد تائب عرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جنکا مواخذہ آدمی
سے ہوگا دو قسم کے ہیں حق اللہ وحق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی وکریم ہے ندامت اور توبہ سے
معاف کرتا ہے اور بندی کے حق بے ادا کئے معاف نہیں ہوتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر قرض پس حق العباد کی رعایت زیادہ
تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق تھوڑے ہیں احکام اونکے معلوم و
مرقوم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الثبوت اور مختلف الوقوع ہیں احکام انکے زمانے اور حال کے
اعتبار سے بدلا کرتے ہیں اور مال باعث قوت دنیا ہے جسپر ہر صالح و فاسق اسکا محتاج
ہر غریب و امیر اسکا شیفتہ و سرگرداں واجب ہے کہ اسکی بابت تفصیل سے بیان کیجاوے تا کہ
عوام مسلمان بھی حلال و حرام سے مطلع ہوکر اپنی تجارتوں میں حکم خدا و رسول کے
پابند رہیں اور دنیا میں آفات دنیا سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پاویں خصوصاً
اس زمانہ میں اسقدر نئے نئے صورتیں پیش آتی ہیں اور طرح طرح کے معاملات تجارت

[illegible] اور [illegible] صرف [illegible]

[illegible] تجبیر الاموال جمع کیا اور جہاں تک [illegible] کتب مشہورہ کا حوالہ دیا ہے کہ جو باتیں [illegible]

[illegible] کیا نہیں جگہ کہا نا پڑا [illegible] وما توفیقی الا باللہ قال سبحانہ تعالیٰ

[illegible] طیبات ما [illegible] اے ایمان والو خرچ کرو پاک چیز وہ جو تم [illegible]

[illegible] پاک مال [illegible] نہیں ہو مگر یہ کہ [illegible] بند کر لو [illegible] نہ دیکھو

[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ما للہ [illegible]

[illegible] قیامت کی [illegible] طبرانی [illegible]

[illegible] بقدر کفایت طلب کرنا فرض ہے بعد

[illegible] الترغیب والترہیب [illegible] حلال [illegible]

[illegible] احسان [illegible]

[illegible] اور حقوق قرابت [illegible]

[illegible]

[illegible] قسم سوم افضل [illegible] اموال

[illegible] السفلی [illegible]

[illegible] سوال [illegible]

[illegible]

...یہ تجارت کا بدلی یا مل ملا تو سع (بخاری) اور فرمایا ہے احل احد

...یہ ہو (بخاری) اور ارشاد ہوا احل اللہ البیع اللہ نے خرید

التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم

...ت وار قیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو

...نکو رکھے جسکے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضروری ہے

...یسے ایسی چیز کی تجارت کرے جسکی زیادہ خریدار فساق یا

...ت کیونکہ اونکی ... اونکا مال ... اکثر حرام کا

...ن جو بالذات معصیت ہے اور تبعاً یا ضرورۃً حکم جواز میں ہیں

...یں جو ... بالطبع یا کتاب میں ... ہوتی ہو وہ ریشمی

...کی چیزیں جو ... وہ سکے استعمال میں آتی ہیں وہ کتب

...یا ... ہو یا ... ہو متعلق ہوں یا شریعت کے

...ات باطل اور ... کے شبہ سے خالی نہیں اور ارشاد

...ہوا ... ایسی تجارت اور پیشے بھی

...محبت کی ضرورت ہو اور تحصیل حسنات و حضوری جماعت

...ی محرومی رہے (شعر) ... ضائع ہے تحصیل مال چونکہ ہم

...ت حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب دلائی ہے رجال لا تلہیہم

...ی ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کھیل میں ڈالتا انکو تجارت

...کا سودا ... اللہ کی ... لیکن یاد رکھنا او سوقت ...

...ا ایسا مال ... ناقص اور خراب ...

...کے بکنا مشکل ہے کیونکہ انسان ... نفس و ...

...بدل ... خرید و فروخت ایسی ...

... شہر یا ... زیادہ ...

[illegible] شخص [illegible] حرام ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
الیمین الفاجرة منفقة للسلعة وممحقة للکسب یعنے جھوٹی قسم البتہ ترغیب دہ باعتبار خریدار
یا بائع کے البتہ بے برکتی پیدا کرتی ہے (ضائع کرا دیتی ہے مال کو اور مٹا دیتی ہے کسب
اور فرمایا المنفق سلعته بالحلف الکاذب یعنے بیچنے والا اپنے مال کا جھوٹی قسم سے اوس
سے [illegible] خدا رحمت کی نظر سے قیامت [illegible] مضائقہ نہیں کسیقدر
مبالغہ اگر دروغ کے قریب ہے تو مکروہ تحریمی اور اگر سچ کے قریب ہو تو ترک اولی ہے
ناپ اور تول میں نہایت دیانت داری کرے بلکہ کسیقدر زیادہ دے کم نہ دے جیسا کہ
منقول ہے کہ آنحضرت نے جابر بن عبد اللہ سے اونٹ خرید کیا اور بلال سے فرمایا
کہ ایک وقیہ قیمت پر ایک قیراط زیادہ تولو اور کم تولنا ناپنا تو معاذ اللہ سخت گناہ اور
موجب بلائے آسمانی ہے چنانچہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر انہیں فعلوں سے عذاب
آیا قال اللہ تعالی اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان وقال اوفوا الکیل والمیزان اسی طرح
شمار وغیرہ کو قیاس کر لینا چاہیے جب خریدے یا بیچے تو وہی قیمت کہے جو منظور ہو پھر اگر
جانب مقابل کے اندازہ یا تبدیل نرخ بازار سے بیشی و کمی ہو جاوے تو مضائقہ نہیں اولا
نیت مغالطہ اور دروغ کی نہو جیسا کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ خریدا آپنے اونٹ
جابر سے اور قیمت ہر بار زیادہ کرتے تھے یہانتک کہ جابر نے قبول کیا ۔ جبکہ جانب
مقابل بیوقوف یا صغیر السن یا محض ناواقف ہو یا ایسا دوست ہو جو بوجہ کمال اعتماد
یا مروت سے کچھ نہیں کہہ سکتا یا [illegible] کر دے یا یہ سمجھا جاوے کہ بہ نرخ بازار یا ثمن واجب
دیا یا چاہیے پھر [illegible] تفاوت نکرے کیونکہ اسلام اور دیانتداری اور خدا ترسی اور
مروت سے یہ امر نہایت بعید ہے [illegible] وعدہ خلافی نکرے اور خوب سمجھکر وعدہ [illegible]
[illegible] بہت خیال رہے کہ [illegible] تقاضی یا آمد رفت وغیرہ کی وجہ سے تکلیف [illegible]
اور جب ایسا ہو کہ کسی اپنے شغل اختیاری یا اضطراری سے [illegible]
نقصان یا تکلیف [illegible] اور [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible]

اور فرمایا بہتر وہ آدمی ہے کہ جو ادای دین مین احسن ہے یعنے بلا تقاضا دیدی یا کچھ زیادہ دی
اور آنحضرت سے ادای قرض مین زیادہ دینا ثابت ہوا ہے ۱۱ معاملات خوب تفصیل
لیا کرے تاکہ انجام کار نزاع اور اختلاف کا احتمال نرہے خصوصاً قرض کے معاملات بہت
تحریر ضرور ہے اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ جب معاملہ کرو تم ساتہ قرض کے
ایک مدت کی لیئے پس لکھو اوسکو ۱۲ حسابات ہمیشہ مرتب رکہا کرے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
ما حق امرا مسلم یمر علیہ ثلث لیال الا وعندہ وصیتہ کسی مسلمان کی یہ شان نہین کہ اوسپر تین
راتین گذرین اور اوسکی پاس وصیت لکھی ہوئی نہو ۱۳ بیع اور اجارے مین نمونے اور وعدے
کے خلاف نکرے بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہین اور بکشادہ پیشانی معاملہ
کو ختم کرے ۱۴ اگر جانب مقابل مجبور ہویا اوسکا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرلے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلما اقال اللہ عثرتہ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کرلیا
اللہ اوسکا بوجہ ہلکا کردیتا ہے ۱۵ اجرت مستاجر ادا کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (ابن ماجہ) ۱۶ معاملات مین نرمی اور رعایت اور سخاوت
اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سمح البیع وسمح الشراء وسمح القضاء اللہ تعالیٰ
دوست رکھتا ہے نرمی کو بیع اور شرا اور حکم کرنے مین من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ
یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چہوڑ دیا اپنا
حق اوسکے ذمے سے سایہ دیگا اوسی اللہ قیامت کیدن اپنے عرش کے نیچے ایسی حالت مین
کہ نہین سایہ اوسدن مگر سایہ عرش کا اور خبر مین وارد ہے کہ ایک عربی امیر سے بعد موت
کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نکلی مگر یہ کہ وہ امیر تہا اور آدمیون سے معاملات مین اپنی نوکرو کو
حکم کرتا تہا کہ تنگدست سے درگذر کرین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم مستحق تر ہین اس
عفو اور تجاوز مین اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدست سے رحم اور نرمی کی ہے
ہم اوسپر اس سے زیادہ رحم کرینگے پس داخل کیا اوسکو جنت مین اور فرمایا ہے مطل الغنی
ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع یعنی امیر کیلیے حق ادا کرنے مین تاخیر کرنا ظلم ہے
اور جب حوالہ کیا جاوے کوئی تم مین کا صاحب مال پر پس چاہیے کہ حوالہ قبول کرے

حیا جو الگ ہے تو بچے رہی اور جب اسی امیر پر تمہارا حق ہو تو اوسے پر لگا رہتا اور سختی کر [illegible]
[illegible] ظالم اور شریر ہے ان مفلس پر تو بچوں پر نظر رحمت چاہیے [illegible]
ہمیشہ نیت [illegible] اور [illegible] خیر خواہی [illegible] اور [illegible] نفع ہو اور دوسرے کو نقصان پہنچے
[illegible] ذلت و خواری [illegible] اور [illegible] نفس نہایت بری چیز ہے
[illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا معشر التجار
ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقة یعنی شیطان اور گناہ بیع میں موجود ہوتے ہیں یعنی
[illegible] زیادہ تر ہوتا ہے
[illegible] مسائل خوب یاد کریں تاکہ مخالفت شرع سے بچیں فرمایا حضرت عمر نے لا یبیع
فی سوقنا الا من قد تفقه فی الدین [illegible] ہمارے بازار میں مگر وہی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور جانتا ہو
[illegible] تفصیل [illegible] اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
ان اطیب الکسب کسب التجار الذین اذا حدثوا لم یکذبوا واذا ائتمنوا لم یخونوا واذا وعدوا لم یخلفوا واذا اشتروا لم
یذموا واذا باعوا لم یطروا واذا کان علیهم لم یمطلوا واذا کان لهم لم یعسروا (ترغیب الترهیب) یعنی سب سے زیادہ
پاکیزہ کمائی [illegible] کہ جب بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے اور جب اونکے پاس امانت رکھی جاوے
خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مول لیں تو اوسکے مال کو برا نہ کہیں تاکہ
[illegible] یہ بھی ایک قسم کا مغالطہ ہے اور جب بیچیں تو اپنی مال کی تعریف بھی نہ کریں کہ
[illegible] اور جب اونکے ذمے قرض ہو تو ٹال مٹول سستی نہ کریں اور جب اونکو کسی پر
[illegible] زیادہ حکمت تمام مخلوقات حضرت حق تعالیٰ کی [illegible]
[illegible] مالک [illegible] کی صلاحیت عطا ہوئی
[illegible] اور تمام اشیا مگر ان مملوک اشیا سے بعض کو اپنی ملک
[illegible] یا جنگل کا شکار وغیرہ اور بعض کو بندوں کی ملک [illegible] میں
[illegible] کسی وقت اون چیزوں کی مالک ہو جانیکا خیال [illegible]
[illegible] قسم کی [illegible] قسم قسم کی [illegible]
[illegible]

پر کامیاب اور دوسرے کی ملک پر قابض ہوتی ہین اسباب ملک اسکی دو قسمین ہین اول اضطراری
جیسی میراث دوم اختیاری اسکی چار صورتین ہین اول عقود جو کہ ایجاب و قبول سی متعلق اور فریقین کی رضا
پر موقوف ہین پس یہ کبھی معاوضہ ہوتی ہین جیسی مہر بدل خلع بدل صلح بیع اجارہ شرط معلقہ وغیرہ
اور کبھی بلا معاوضہ جیسی عاریت ہبہ صدقہ وصیت تملیک دعاوی ثابتہ اصحین ضرور ہی کہ کسی مال کا عوض
یا فعل کی جزا ہو جیسی ضمان غصب و سرقہ و اتلاف مال امانت و دیت وغیرہ سوم قبض و تصرف اموال مباح
مباح مین خاص ہی جیسی شکار جنگل کی گھاس دریا کا پانی اور وہ جو معدن سی نکلی چہارم تملیک قہری جیسی غنیمت
یعنی کفار پر غالب ہوئی یا دار حرب سی کوئی چیز لوٹ لائی یا کفار ہمارے مالوں پر غالب ہوئی [illegible]

محرمات اسکی دو قسمین ہین اول حرام بعینہ جیسی شراب خنزیر مردار وغیرہ انکا نفع اور استعمال [illegible]
[illegible] بجز ضرورت [illegible] نہین دوم حرام لغیرہ اسکی پانچ قسمین ہین حرمت حکمی جیسی جانور
حرام [illegible] اسکی ذات سی جدا انہوں کی جیسی زہر افیون بھنگ وغیرہ انکی حرمت [illegible]
جو وصف [illegible] سی متعلق ہی جیسی زہر کا کھانا اور لگانا یا سونگھنی سی ہلاک کری تو لگانا سونگھنا بھی
منع ہی [illegible] یا مقدار نشہ کھانا پینا [illegible] روا رکھا ہی سوم بوجہ مخالفت شروط ملک
[illegible] غصب [illegible] یا شبہت یا بیع باطلہ سی مال اگرچہ بذاتہ حرام نہین لیکن
بوجہ تعلق حق غیر [illegible] مخالفت احکام شرعی ملک مین آتی ہین نہ استعمال جائز ہوتا ہی چہارم
مخالفت لعوض [illegible] شروط صحت جیسی بیع فاسد وغیرہ انکی ملک ہی مگر نفع حرام ہی چاہئی کہ تصدق کرد [illegible]
یا [illegible] پنجم [illegible] جیسی صدقہ بنی ہاشم اور اغنیا پر اور ریشم نقرہ و طلا مردوں پر حرام ہی صدقہ
یعنی [illegible] صدقی [illegible] اگر سادات کری یا کسی غنی کو لادی تو لینا روا ہی اسکی تعیین [illegible] جیسا
[illegible] حق مین صدقہ نہین ایسی ہی منقول ہی آنحضرت سی ۔ ایسی ہی حرمت اجزای انسانی

[illegible]

[illegible] ہی یا ہو کمال او ریشمی اور گوشت اور درخت وغیرہ کسیکا استعمال جائز نہیں
اقسام اموال [illegible] خواہ دوسری چیزونکی حاصل کرنیکی لئی موضوع ہیں جیسی چاندی سونا خواہ
[illegible] جیسی [illegible] سی غیر نکی سوا ہی اور چیزین پس اول یعنی غیر متعین ہو اسلئی کہ جب بذاتہ مقصود
نہین [illegible] ہوں یا کوئی صناعت بیجا ہی جیسی زیور تو متعین ہو جائیگی اور قسم
[illegible] اسلئی کہ خواہ متعدد رہوگا اسی مثلی کہتی ہین جبتک کسی صنعت
[illegible] کیل یا عدد یا گنا [illegible] وہ وغیرہ خواہ عددی متقارب ہو
[illegible] تو ایسی سب ایسی چیزین جو انکی جیسی ہوتی ہین یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار
[illegible] ہوتی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس انکی مثلی کسیکا
[illegible] تعیین مین محتاج ہی اگر ایسی ادا کی یا دوسری سی اور مشغول ستائین
[illegible] اگر مال [illegible] نہین تو مثلی اور [illegible] قیمت واجب الادا انہوں کی ملکو لیا ہی
[illegible] اداکری اور معاوضات یعنی ثمن مہر یا اجرت وغیرہ مین قیمتی کی تعیین
[illegible] مثلی اور نقدین مین وصف وغیرہ کافی ہی پھر یہ سب اموال چار نوع کی
ہین [illegible] عبادت کی چیزین حلال و مملوک یعنی وہ مال جو صورتا وحقیقتہ وجہ شرعیسی
[illegible] تفصیل سبب ملک اور تمام رسالی مین مذکور ہی مملوک غیر حلال وہ اموال جنمین
[illegible] جیسی مال فاسد بیع وا جارہ فاسدہ کے غیر مملوک وغیر حلال جنمین کوئی وجہ
[illegible] جیسی جوا رشوت غصب سرقہ بیع باطلہ وغیرہ کہ جو مال مملوک ہو
[illegible] دوسری شخص کی ملک مین جائی اور وہ یہ بجانتا ہو کہ یہ مال حرام ہی تو اوسپر حلال
[illegible] فاسد لیا پھر اوسی بیچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس کو

[illegible]

پایا اور اونکو یہ معلوم نہین کہ یہ غلط ہے جیسے کسی نے بطور بیع فاسد خرید کیا تھا تو ان پانے والون پر حلال ہی ہے اور اونکی ملک مین بھی آجاتا ہے (شامی) اور زید کو اسمین کچھ واسطہ نہ ہوگا (ہدایہ) اور یہ مال اگر نقدین سے ہے تو جو شئی اونکی عوض لیجاوے اوسکی تین صورتین ہین ۱ یہ کہ یہی نقد حرام عوض بھی قرار پائے اور یہی دیا جاوے جیسے ایک صندوق بعوض اس پانچ روپیون کی جو بیع یا اجارہ فاسدہ مین ملے ہین خریدا پھر یہی روپے دیدئے اب صندوق سے نفع اوٹھانا حرام ہے ۲ یہ روپے عوض قرار پائین مگر دوسرے روپے دیدے ۳ مطلق عقد کرے مثلاً یہ صندوق پانچ روپیہ کو خریدا اور ثمن ان روپیون سے ادا کیا جاوے ان دونو صورتون مین صندوق سے انتفاع حلال ہے مگر اس روپے دینے کا اسپر گناہ ہوگا اور اگر غیر نقدین ہے تو معاوضے سے بھی حرمت مرتفع نہوگی (ہدایہ) ایسی مالونکی طاہر کرنیکی یہ صورت ہے کہ اگر ممکن ہو تو واپس کردے ورنہ اگر نقدین سے ہے تو جس چیز یا جس عمل کا عوض ہے اوسکی اصلی قیمت سے جسقدر زیادہ ہو وہ تصدق کردے اور اگر غیر نقدین ہے تو بیچ ڈالے اور اگر کچھ نفع ہو تو اوسے تصدق کردے یہ مال پاک ہوجائیگا باقی رہا ایسی غیر مشروع عقد کا مواخذہ اوسکا علاج توبہ اور انفعال ہے اور اگر مال نہ ملک ہو نہ حلال جیسے اگر ممکن ہو تو مالک یا اونکی وارثونکی حوالے کردے اور ایسے فعل سے تائب ہو ورنہ بالکل تصدق کردی جاوے غرض ان مالونمین زکوۃ ہے نہ کسیطرح ملک مین آسکتے ہین اور نہ پاک ہوسکتے ہین البتہ اگر کوئی چیز خریدے اور ان مالونسے اوسکی عوض مین دیا تھا [illegible] اور اوس معاوضے کا مالک اور اصلی مالک کا قرضدار ہوجائیگا اور گناہ باقی اور معاوضات مین حرمت آجائیگی نہ ایسی مالونمین زکوۃ ہے نہ وارثون اور مستحقونکو جان بوجھکر اسکا لینا جائز ہے مسئلہ ورثا کو جب معلوم ہوا کہ اکثر مال مورث کا حرام کا ہے مگر یہ نہین جانتے کہ حلال کون ہے اور حرام کون تو اونکو ترک تقوے لینا اوسکا جائز ہے مسئلہ شراب یا خنزیر کی قیمت سے مسلمانونکو اپنا حق لینا جائز نہین مگر جبکہ دینے والا ذمی ہو پس شراب فروش سے کسی چیز کی عوض مین وہ لیسے جو اوسنے قیمت شراب مین ملی ہین لینا جائز ہے اسلیے کہ یہ چیزین اونکی حق مین مال ہین بخلاف زر ربوا اور رشوت وغیرہ کی کہ یہ مسلم یا کافر کسیکی ملک مین نہین آسکتی مسئلہ اس پر آشوب وقت مین دعوت یا معاوضہ عمل یا بیع یا تنخواہ وغیرہ مین جو اعتراض لوگ شبہ کرتے ہین سو یہ ہے کہ اسکی پاس کوئی مال حلال ہے یا بالکل نہین ہے ہم بھی دیا جاتا وہ لیجیے اور بالیقین مال حرام سے ہے یا نہ امید ہے کہ اسقدر احتیاط پر بھی حق تعالی عفو فرماسکے

بیع کا قضاءً رد ہو جانا یا ثابت ہونا [illegible] قضاءً رد ہو یا نہ ہو ثابت ہی رہے اور واقع ہو
باطل ہو [illegible] ثبوت ثابت [illegible] اسکی [illegible] جس میں [illegible] یعنی سلف سے منقول ہے
ثبوت سنت و اتفاق [illegible] علیہ السلام [illegible] یعنی تمام [illegible] متواتر [illegible] اجماع [illegible]
یعنی ایک قوم یا ایک شہر کا عرف [illegible] مخالف [illegible] عرف خاص
[illegible] اسکا اعتبار کرتے ہیں [illegible] قول [illegible]
میں مشائخ بلخ و بخارا [illegible] شہید نے اسکے جواز سے انکار کیا [illegible]
بیع [illegible]
[illegible]
بیع ثابت عام ہو [illegible] جواز میں کلام [illegible] اوقاف اور بیعت و اجارت وغیرہ
میں [illegible] ثابت ہے جو العرف فی الشرع له اعتبار لذا علیه الحکم قد یدار
[illegible] رضامندی [illegible] مفید [illegible] مبادلہ [illegible]
بیع کی اعتبار [illegible] نقدین [illegible] اسباب بیچا [illegible] نقد ہوا اور بیع
سو جل ۳ متائفہ جب دونو طرف اسباب ہو ۴ [illegible] اور چار ثمن کے
اعتبار سے [illegible] جب تعین ثمن میں بائع و مشتری مختار ہوں یعنی جو چاہیں قیمت قرار دیں ۶
مرابحہ یعنی نفع معین سے ۷ وضیعہ نقصان معین سے ۸ تولیہ اصلی لاگت اور تین حکم کے اعتبار سے ۹ نافذ جو
فوراً لازم اور واجب العمل ہو جاتی ہے ۱۰ موقوف جو کسی امر پر موقوف ہو ۱۱ مکروہ جسمیں کوئی بات

[illegible] ہو کر شرط و [illegible] کامل ہوں [illegible] سب بیع صحیح ہیں اگرچہ مکروہ میں گناہ اور موقوف میں
[illegible] اور [illegible] فاسد [illegible] شرط و [illegible] کی مخالفت یا کچھ زیادہ شرط ہونا لازم
[illegible] یہ صورتیں باہم جمع بھی ہوا کرتی ہیں مثلاً معاملہ
[illegible] باطل — اور عاقدین سات قسم کی ہیں ۱ اصیل جو اپنا ہی مال بیچی یا
[illegible] ۲ وکیل جو شرعی اجازت سے مختارانہ معاملہ کرسکی ۳ سفیر یہ مستحق ہو نہ
مستحق [illegible] غاصب — چور اسکی معاملات ناجائز ہیں
اور اگر [illegible] تو موقوف رہی اور [illegible] مگر جب مالک دعوی کری تو مبیع اوسکی
حوالے کیا جاوی [illegible] فضولی جو مالک کی بے اجازت خرید
و فروخت کری یہ بیع اذن مالک پر موقوف [illegible] استحقاق جائز ہی (ہدایہ) ۶ مجبور جیسے باکراہ
معاملہ کرنا پڑی [illegible] مجبور [illegible] اختیار [illegible] کا مختار رہی ۷ مالک حکمی
یعنی سلطان — یا قاضی — یا ولی جو بغرض تعمیل احکام شرعی تصرف مالکانہ کری پس جو شخص
[illegible] قاضی یا ولی [illegible] شرعی کچھ تصرف کری اوسکی بیع جائز ہوگی صحت بیع کی
[illegible] شرطیں ہیں [illegible] اول ایجاب [illegible] دوم قبول یعنی منظور کرنا
ایجاب [illegible] (ہدایہ) یعنی قیمت دیدی اور مال اوٹھا لیا
[illegible] یعنی ایک ہی مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جاوے
[illegible] کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہیگا
[illegible] ایجاب ابتدائی سمجھا جاویگا اور اگر مجلس [illegible] قبول کرلیا تو معاملہ
[illegible] انحراف [illegible] صورتیں احتیاط یہ ہی کہ
[illegible] اتباع حدیث ہو جاتی اور وہم مخالفت

[illegible]

تو باقی رہی اور مجلس بدل گئی تو ایجاب باطل ہوگیا [illegible] اعراض سمجھا جاتا ہے پس اگر ایک
شخص [illegible] بیٹھ گیا یا [illegible] کسی اور کام میں مشغول ہوگیا مجلس بدل گئی [illegible] دونوں ایک ساتھ
چلتے ہوں تو مجلس باقی نہیں رہتی جیسا کہ [illegible] حاشیہ ہدایہ [illegible] اور تحریر میں بھی ایسی ہی مجلس
[illegible] مثلاً خط کی [illegible] اور ایسی [illegible] جو
فوراً ممکن نہیں یا اوس وقت جواب کا بھیجنا مشکل تھا کیونکہ قاصد یا ڈاک کی لئے کچھ انتظار مطلوب
یا تحریر جواب [illegible] ایک وقت [illegible] مقرر ہے اب اگر مکتوب الیہ نے [illegible] کیا کہ میں [illegible] یا فوراً خط
[illegible] فرصت نہیں [illegible] یا جواب [illegible] وقت [illegible] مگر ایسی [illegible]
مجبوری نہیں ہوسکتا اوسی اختیار ہے کہ ایجاب اول کو باقی رکھے یا نہ رکھے اور اگر کہا کہ میں یا میری کارندہ
یا منشی نے فوراً خط نہیں پڑھا یا جواب نہیں لکھا بلکہ جو وقت خطوط پڑھنے اور لکھنے کا معین ہے
اوس وقت تک توقف کیا گیا تو اس وقت کے نسبت عذر توقف مقبول ہوگا زید نے لکھنؤ سے
[illegible] بکر کو [illegible] ہزار روپیہ کا کپڑا فلاں قسم کا ہمنے خریدا [illegible] شبہ مخالفت
[illegible] بکر نے وہ کپڑا روانہ کیا تو اگر بکر نے اوس وقت تک جو اوسکی تحریر جواب کے لئے معین کیا تھا
ایجاب کو قبول کرلیا تو [illegible] مخالفت [illegible] اگرچہ مال روانہ کردی [illegible]
کی مجلس میں قبول کرلیا اور بیع تمام ہوگئی اور اگر قبول [illegible]
وقت معینہ [illegible] قبول کیا تو بیع نہ ہوگی اور مال واپس کیا جائیگا [illegible] وغیرہ [illegible] ہوگا
واضح رہے کہ ایجاب و قبول اور قیمت [illegible] فرق [illegible] ایجاب و قبول [illegible]
انعقاد [illegible] ہوتا ہے اور اوسکے بعد بائع و مشتری [illegible] مجبور ہوجاتے ہیں اور
قیمت صرف اسلئے چکائی جاتی ہے کہ اسکے بعد مال پسند کیا جائے یا مشتری اپنی [illegible] اگرچہ
[illegible] ایجاب و قبول [illegible] مشتری کو اختیار رہتا ہے [illegible] مال دیکھا اور [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] تعین نہ ہوئی تو اختیار مشتری کا ظاہر ہی اور اگر سب امور طے ہوگئی تب بھی اصلی اختیار
[illegible] شی کی ثمن نظر ثانی یا تبدیل مقدار وغیرہ کی ضرورت ہو تو پس اگر بہم مساوات سے بیع
[illegible] باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضامندی مشتری نہ متحقق ہوگی
[illegible] ضرورت نہیں ہے کہ جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا پس اگر
مشتری [illegible] بایع فی لہا کہ بیع تمام ہوئی اور مشتری کہتا ہے کہ میں یہ قبول بطور
[illegible] میں [illegible] فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرینہ اور تعامل معین قبول مشتری
[illegible] ہوگی واللہ اعلم [illegible] مال یعنی وہ شی جو بھی محفوظ و مقبوض کر سکیں پس
[illegible] مال [illegible] پانچ چیزیں شرط [illegible] ہو پس بیکار اور سڑی چیزیں اور
[illegible] ہونگی چھلکی لکڑی کی راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی
[illegible] سے متقوم ہو یعنی شرع میں اوسکی قیمت قرار دینا منع نہ ہو
[illegible] خمر خنزیر [illegible] متقوم نہیں ہے مملوکیت کی صلاحیت ہو پس آزاد
[illegible] نہ اسکا بیچنا جائز اور غیر [illegible] اگرچہ ہماری ملک میں ہو مگر مملوکیت کی
[illegible] استعمال [illegible] اور پوست [illegible] دباغت اور خمر اور خنزیر اور
[illegible] النسی [illegible] جائز ہی نہ استعمال حلال البتہ مال مباح یعنی
[illegible] نفع اور [illegible] جیسی شکار جنگل کی گھاس دریا کا
[illegible] بیع جائز ہیں [illegible] البیع [illegible] اور
[illegible] جائز کہ چہارم وصف و مقدار ثمن یعنی
[illegible] پس اگر تعداد بیان نہ کی تو بیع فاسد ہے اور اگر وصف بیان نہ کیا اور کئی طرح
[illegible] اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیع فاسد ہے اور [illegible]

[illegible]

زیادہ ہو رائج ہی تو پھر دینا ہوگا پنجم تعیین مبیع اسکا ادنی درجہ یہ ہی کہ مشتری کو معلوم ہو جاوے کہ
جو چیز میں خریدی ہی وہ بقدر اور بیشی و کمی سے محفوظ ہی اور کل قیمت اسکی اسقدر ہی یہ صورتیں [illegible]
اور تول اور شمار اور تخمینی اور اشارہ سے حاصل ہوتی ہیں جیسے یہ سب غلہ [illegible] کا [illegible]
میں ایک روپیہ کا [illegible] القطع [illegible]
کہ اس صندوق میں جو کچھ ہے [illegible] اگرچہ مقدار [illegible] معلوم نہیں [illegible]
اور تغیر ہو سکتا ہی نہ کمی بیشی کا احتمال ہی نہ ثمن غیر محدود [illegible]
کا اعتبار جسقدر [illegible] اگر [illegible] حساب سے شکل اولین [illegible] معلوم [illegible]
شکل دوم میں ثمن مجہول ہے [illegible] ہوتا ہی اور یہ بھی ضرور [illegible]
کیشت [illegible] بصورت [illegible] سے خرید [illegible] کا اعتبار [illegible]
اگر کیشت نہیں تو ثمن بھی جدا جدا بیان کیا جاوے اور مبیع معدوم اور غیر مقدور التسلیم [illegible]
ششم اہلیت عاقدین یعنے بائع مجنون مجبور [illegible] پس اگر [illegible]
مجبور ہو اور معاملہ کیا [illegible] اور اسکا ولی یا آقا بیع فسخ کر [illegible] اور مجبور کا [illegible]
حالت اختیار پر موقوف ہے یعنی جب وہ جبر دفع ہو جاوے اوسی اختیار ہی کہ بیع قائم رکھے یا نہ [illegible]
ہر حال میں [illegible] مجنون کا معاملہ [illegible] مدت اور [illegible]
بیان کر دیا ہی [illegible]
[illegible]
قرض [illegible] نقد کو قبض کرنا [illegible] سابق [illegible]
حاصل کلام [illegible] وہ امر ہو کہ نزاع کا احتمال ہے یعنی خریدار [illegible]
اور بائع [illegible] اور مدت معین [illegible]
[illegible]

[illegible]

له مبیع سے نفع اوٹھایا جاوی جیسا وقت [illegible] ہو نہیں صورت اول میں بیع ممنوع ہی اور دوم میں بیع ناجائز ہی
البتہ اگر یہ چیز جسکی [illegible] باقی ہی یا نہیں ہی منگوانا ہی یا کسی کارندے یا وکیل کے
پاس ہی تو وعدہ بیع [illegible] مشتری [illegible] اوسی اختیار ہی اور اگر یہ شرط لازمی قرار دیجاوی
اور [illegible] قبضہ [illegible] تو بیع فاسد ہی ہشتم قدرت علی التسلیم
یعنی [illegible] ہون [illegible] قبل از
[illegible] جانور [illegible] بین المتبایعین
کا [illegible] ایسی چیز ثمن قرار دیجاوی جو دنیا میں ممکن نہیں یا بیع
کی [illegible] صحیح نہیں مثلاً ایک [illegible] خریدی اور ثمن اوسکے نیچے قرار دی یا گھوڑا خریدی
اور [illegible] ان صورتوں میں ثمن جزو مبیع ہی اور [illegible] ہلاک
[illegible] احکام بیع اول نافذہ فوراً لازم ہوجاتی ہی اور شرطین اسکی بیان
[illegible] دوم موقوف جو فوراً لازم نہ ہو بلکہ کسی شرط کی پائی جانیکی بعد نافذ ہو اسکی چار قسمین ہین
[illegible] بیع بشرط [illegible] بیع [illegible] بیع فضولی پس خیار امام صاحب کے نزدیک تین
دن سی زیادہ [illegible] اور صاحبین کے نزدیک جس قدر مدت مقرر کیجاوی جائز ہی [illegible] جسوقت [illegible] چاہی
[illegible] تمام کر سکتا ہی [illegible] بائع کو خبر ہوجاوی مسئلہ مشتری نے واپسی کا قصد
[illegible] مکان [illegible] نکالا [illegible] مسکن [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible] بیع [illegible]

[illegible]

[illegible]

مشتری کی فوت اور شنطور نہ ہی اور بالکانہ تصرف اور ایسی عیب حادث سی جو دفع نہ ہو سکے خیار باطل
ہو جاتا ہے اور بیع لازم ہو جاتی ہے اگر بائع کو خیار ہی تو مال ابھی ملک سے نہیں نکلتا اور بائع کا مال سے
بیع فسخ ہو اور مشتری کی خیار میں مبیع ملک بائع سے نکل جاتا ہی مگر امام صاحب کے نزدیک
مشتری بھی مالک نہیں ہوتا بخلاف صاحبین کی پس اسی نزاع کی کہ اگر بیع غلام [illegible]
تو میرے ذمی حج ہی اور یہ چیز یہ خیار شرط خریدی امام کے نزدیک نہ آزاد ہوگا [illegible] اور بیع
صاحبین کی نزدیک مالک ہو [illegible] (ہدایہ) اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہو [illegible] خیار
بائع سے قیمت اور خیار مشتری سے ثمن بالاتفاق لازم ہوتا اور بائع کے پاس ہلاک ہو تو [illegible]
بیع فسخ ہو گی خیار شرط میں میراث نہیں یعنی زید نے ایک صندوق جا کر خریدا اور مر گیا تو وارثوں کو پھیرنے
کا اختیار نہ ہوگا (ہدایہ) مگر جبکہ زید نے کسی وصف خاص کی شرط پر خریدا تھا تو وارثوں کو اختیار ہی اور اسے
خیار وصف کہتے ہیں (منجملہ خیار تعیین یعنی چند چیزوں میں بعض کے پسند کرنیکا اختیار اسکی دو صورتیں ہیں
ایک سب چیزیں ایک جنس اور ایک قیمت کی ہوں اسمیں تین چیزوں سے زیادہ کا جواز نہیں اور یہی جامع
الکتب میں مذکور ہی سے مختلف القیمت اور مختلف الجنس جیسے [illegible]
[illegible] کہ خیار تعیین بغرض پسند مستعمل ہی اور یہ سوم شرط اسکے
صورت ہی اور پہلی صورت میں چیز خواہ ادنی ہو گی خواہ اوسط خواہ اعلی نہ چوتھا درجہ ہی نہ اسکی ضرورت
مگر دوسری صورت میں بے شمار درجے ہیں اور انکی ضرورت یہی ہے خیار تعیین میں مدت مقرر کرنا ضروری
مگر امام صاحب کے نزدیک تین دن سے زیادہ نہو اور صاحبین کے نزدیک اختیار ہے جتنی مدت چاہے قرار
دے یہ امر کہ جب خیار تعیین کرے خیار شرط بھی ضرور کر لے (یعنی چاہے تو کل چیزیں پھیر سکے) جامع کبیر
میں مذکور ہی اور جامع صغیر میں مشروط ہی اور یہی مناسب تر ہی اسلئے کہ بوجہ عدم تعیین مبیع

رضا ہو مشتری کی معلوم اور یقینی نہیں پس اگر خیار شرط ہو تو بھی بدون رضا کے یا ر نا چار ایک چیز لینا
ہی اور یہ خلاف ہے بیع لقدر تعیین مستحق و مضمون ہے باقی امانت یعنی ایک یا دو جسقدر لینے کا اقرار تہا اوس سے
زیادہ یا کم لینے کا مشتری کو حق نہیں اور اگر مبیع عیب دار ہو یا ہلاک ہو تو اوسی مقدار کی نسبت ثمن دینا ہوگا اگرچہ عیب
یا ہلاک اوس چیز کی طرف منسوب ہوگا جو مبیع کی ہی قرار دیا گیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ مثلاً تین چیزون مین سے ایک
چیز لینے کا اقرار ہے سب اپنے پاس آئین تو بھی مشتری ایک چیز کے پیچھے مجبور کیا جائیگا ۲ ایک ناقص یا ہلاک ہو گئی تو
ایک چیز لے سکتا ہے اور اگر دو ہلاک یا ناقص ہو گئین تو اب خیار نرہا تیسری چیز امانت ہے واپس کرے اسلیے کہ
عیب یا ضائع شدہ قابل واپسی نہین پس حکماً دو مبیع متعین ہو نگی ۳ اسے ہلاک ہو گئین تو ایک چیز یعنی ثلث امانت
اوسکا معاوضہ کچھ نہین دو ثلث کا ثمن دے اور اگر عیب دار ہو گئین تو دو عیب دار معین کر کے ایک پھیر دے ۴ پہلی ایک عیب
دار پھر دوسری عیب دار ہے پر مشتری اب پہلی امانت ہے اسلیے کہ وہ دونو بوجہ تقدیم عیب کے معین ہو گئین اور اگر
یا اگر ایک میں نقصان زیادہ ہے تو جسمین کم ہے وہ امانت ہے اسی طرح ایک یا تین کے خیار کا جو حساب لیا جاتا ہے
مشتری مرجائے تو اسوجہ سے کہ یا بیع کا مال مخلوط ہے اوسکی وارثوں کو تعیین کرنیکا اختیار ہے مگر مدت اور خیار شرط …
ماخوذ از ہدایہ ۵ مقبوض علی وجہ الشراء فی درجہ خیار نہین ہے یعنی بیع نہین ہوئی بلکہ اس غرض سے وہ چیز لیگئی
بعد پسند مبیع وشرا کے گفتگو ہوگی اسمین ضرور ہے کہ ثمن صراحتاً یا دلالۃً معلوم ہو لیکن صحیح رہے ہلاک ثمن مضمون …
مست … اور اگر ثمن بیان نکیا تو محض امانت ہے اسکو مقبوض علی وجہ النظر کہتے ہین خیار یہ مین بیع ہو جاتی ہے مگر
نہین ہوتی ہے جبتک مشتری پسند نکرلے اور ان دونو صورتون مین بیع ہوتی ہی نہین بلکہ بیع کا قصد اور ارادہ کی ظہور بیع
معائنہ منظور ہوتا ہے مال بحیثیت امانت ہے (عقود الدریہ) اکثر تاجر اس شرط پر مال بیجا کرتے ہین کہ جسقدر بکا اوسکی
قیمت قرار داد اور باقی مال بوقت طلب واپس دینا اور قیمت معینہ سے جو بیشی ہو گی ہے وہ نفع و نقصان ہے مالک کو
وس سے کچھ واسطہ نہین یہ معاملہ جائز ہے صحیح بخاری مین ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا لا باس بان یقول بع هذا
الثوب بما زاد علی کذا وکذا فهو لک اس صورت مین اگر مال ضائع ہو تو مالک نقصان اوٹھاتا ہے …

[illegible]

اگر یہ معاملہ [illegible] نیت ادا کی تو بیع صحیح ہی اس صورت میں قبل ادا کی ثمن بیع
میں تصرف نا جائز ہی اور اسکی مدت خیار کی طرح مختلف ہی مگر فتوی ابو یوسف [illegible] قول میں امام
صاحب کی ساتھ ہیں [illegible] [illegible] اور [illegible] قرض خواہ کی ہاتھ کوئی چیز بیچی مگر [illegible]
[illegible] اور قرض [illegible] جب [illegible] بیع صحیح ہی [illegible] یہ معاملہ [illegible] احکام [illegible]
[illegible] عالمگیری و شامی اور اگر یہ شرط [illegible] بیع کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط بحیثیت
وعدہ [illegible] ہوگی اور اگر یہ شرط [illegible] تو بیع فاسد ہوگی میری نزدیک یہی قول اصح ہی پس اگر
زید نے عمر [illegible] ایک مکان بطور بیع [illegible] [illegible] بکر کو دیدیا تو گرایہ عمر کی ذمہ ہوگا [illegible] زمانہ میں
[illegible] بیع [illegible] وفا کی ہوتی ہیں وہ محض [illegible] اور سود خوار کی [illegible] [illegible] معاملی
یوں بھی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اسقدر نفع دیکر مال پھیر لینگے یہ بھی سود ہی بیع فضولی یعنی
غیر کا مال بے اجازت بیچنا یا غیر کے لئے خریدنا امام شافعی اسی نادرست فرماتی ہیں مگر ہم ثابت کرتے
ہیں اس حدیث عروہ [illegible] جنکو حضرت نے ایک دینار بکری خریدنی کو دیا تھا [illegible] [illegible]
خرید کر ایک بکری ایک دینار کو بیچا [illegible] ایک بکری معہ دینار لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
اور آپ نے [illegible] برکت کی دعا فرمائی [illegible] بحکم ضرورت وحاجت جیسی مشتری یا راہن یا مالک
[illegible] [illegible] [illegible] بیع یا مرتہن یا مال ضائع ہوتا ہی یا مرتہن یا بائع کو روپیہ کی ضرورت ہو
[illegible] [illegible] بطور [illegible] بیچنے کی مجاز نہو مگر تو بڑا حرج ہوگا مگر بائع فضولی کو ضرور
[illegible] بطور [illegible] [illegible] ہو تا کہ سرقہ وغصب سی فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر جانتا ہو
تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف ہی مگر مشتری کو حق تعرض حاصل ہی فضولی
بائع ہو یا مشتری [illegible] ہی کہ قبل از اجازت مالک بیع فسخ کر ڈالے (عالمگیری) مالک بائع و
مشتری [illegible] دعوی کر سکتا ہی پس اگر فضولی کی پاس مال امانت تھا تو جبتک اصل مالک کی حوالے
[illegible] [illegible] اجازت کافی نہوگی اور امانت نہو تو اجازت کافی ہی اور ثمن فضولی کی پاس امانت
[illegible] [illegible] [illegible] اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
[illegible] [illegible] بیع جو [illegible] شئ سی ہو موجود نہو تو مالک کی اجازت [illegible] [illegible]
اگر [illegible] [illegible] [illegible] سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری [illegible] [illegible]

نسیہ ہوگی اور بیع ہو تو کسیرا جازت ہوگی اور یا مالک دے ہو تو وارث مستحق ہے مگر قبل قبض
جازت اوسکی [illegible] اور راہن یا مرتہن اور اجیر اور مستاجر مال ہین [illegible] اگر فروخت کر کے قبضہ نہ کرا دین تو بیع
[illegible] موقوف ہے کیونکہ راہن جبتک زر رہن نہ ادا کرے اور مرتہن جبتک گروی کو خرید نہ لی ایسی
[illegible] جبتک کرایہ دار اس حق سے فارغ نہو جائین اسوقت تک مالک متصرف نہین ہو سکتا
[illegible] مشہور ہوتا ہے عالمگیری سے [illegible] موقوف ہے [illegible] ایسے معاملہ کی [illegible] جیسے پہلی راہن اور
مالک مال کو [illegible] ہے کہ بیع اول فسخ کرے مرتہن یا کرایہ دار کی ہاتھ بیچا ہے مثلاً زید کا مکان عمر کے
پاس رہن تھا پھر زید نے اوسی بکر کے ہاتھ بیچا اور بوجہ استحقاق مرہون تو بیع فسخ کر دی عمر کو ہاتھ
بیچ ڈالا یا عمر نے وہ مکان بکر کے ہاتھ بیچا تھا پھر زید نے کہ مالک مکان ہے اوس بیع کو فسخ کر کے اپنے ہاتھ
سے عمر کی ہاتھ بیچ کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک [illegible] اور عمر کرایہ دار ہو تا بیع مجبور مجبور وہ شخص ہے
جسے خوف دلایا جاے کہ اگر ایسا نہ کریگا تو قتل یا قید ہوگا اور مجبور کو اپنی ظن غالب ہو جاتا ہے کہ جابر
اس بات پر قادر ہے پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کلمہ کفر بھی باطمینان قلب ظاہر کرنا
جائز ہے اور [illegible] تو بالکل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف مار کا [illegible] تو [illegible] ہونگے پس
شکل دوم مین جب زید نے عمر کو کسی چیز کے بیچنے یا خریدنے پر مجبور کیا تو [illegible] اسوقت تک [illegible] کا
[illegible] عمر [illegible] حاصل ہو اور اپنی رضامندی ظاہر کرے ان صورتون مین مجبور [illegible] اور جابر
ذمہ دار ہے [illegible] بیع بعد قبض [illegible] فاسد ملک آ جاتی ہے [illegible] اگر [illegible] مشتری [illegible]
ہوان تو قیمت [illegible] راضی ہوگی تو بیع جائز ہوگی [illegible] بیع مجبور [illegible]
[illegible] مشتری [illegible] قیمت لے سکتا ہے (شرح وقایہ) [illegible] مشتری [illegible] تو [illegible] دیا ہے
[illegible] لے سکتا ہے اور ان صورتون میں مال اگر [illegible] قیمت [illegible] مجبور سے
[illegible] اور [illegible] مجبور کی ابتدا سے مختلف [illegible] اصول [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] مشتری نے مال بعوض ہی لیا اور اوسکی پاس خود ضائع
[illegible] تک ہو جائین مگر انکا حکم بحال رہتا ہے مثلا
[illegible] کے ہاتھ بیچی یہ جملہ بیع موقوف اور
[illegible] بیع سلم اسمین دس چیزون کا تصفیہ
[illegible] گیہون یا جو [illegible] نوع جیسی فلان قسم کے
گیہون [illegible] صفت جیسی عمدہ [illegible] مقدار [illegible] مدت [illegible] نزدیک
[illegible] صاحب کی نزدیک ایک ماہ [illegible]
[illegible] اوسی مجلس
[illegible] تمام مال [illegible] بیع سلم ہوگی اور
[illegible] وقت عقد سے وقت ادا تک موجود ہو اگر
[illegible] فی الحال [illegible] بازار مین نہین [illegible]
میوہ جات وغیرہ [illegible] سے خریدنا اور وزنی ہو تو وزن سے
خریدنا جائز نہین مگر [illegible] راس المال اگر مستحق نکلی اور صاحب حق اجازت
[illegible] مسلم فیہ منقطع ہو گیا تو رب السلم خواہ انتظار کرے خواہ
[illegible] جائز نہین کیونکہ راس المال مین تبدل [illegible]

[illegible]

ان چیزوں کا اندازہ اور صفت بخوبی معلوم ہو او نہیں سلم نہیں ہو سکتا جیسے حیوانات اور وہ تمام چیزیں
جو وزن و پیمائش کی اعتبار سے نہیں بکتیں مگر عددی متقارب ہیں وہ چیزیں جو عدد سے بکتی ہیں اور
سب برابر سمجھی جاتی ہیں اگرچہ کچھ فرق بھی ہو جیسے ایک قسم کی انڈے ایک مطبع کی کتابیں ایک نرخ کی
باتو سوئیاں وغیرہ واضح رہے کہ ہمارے زمانہ میں جو چیزیں کارخانوں اور نرخ کی اعتبار سے ایک صفت
و صورت کی بنتی ہیں وہ سب عددی متقارب ہیں [illegible] ان میں سلم صحیح ہے پس ہر شے کو
راس المال بنا سکتے ہیں اگر مسلم فیہ چاندی سونا نہیں ہو سکتا [illegible] اشیاء غیر معینہ جنکا [illegible] ہو گیا کیونکہ چاندی سونے [illegible]
صورت تاجیل سود اور بصورت تقابض بیع صرف ہو جائیگی اور اشیاء غیر معینہ میں جہالت مفضی [illegible] اسکے
تنفرات ہے اسلئے جائز نہیں کسی خاص درخت [illegible] اناج یا میوہ میں سلم کرنا کہ شاید [illegible] ایک
ہوں یا نہ پیدا ہوں۔ مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت [illegible] باطل اور ادا مسلم فیہ فوراً واجب ہوگا [illegible]
راس المال اور مسلم فیہ میں تصرف قبضہ سے پہلے منع ہے پس زید نے عمرو سے سو تھان تنزیب بطور
سلم خریدے پھر قبضہ [illegible] بکر کو شریک کیا یا اسکی ہاتھ بیچی تو تصرف جائز نہیں سلم میں خیار رؤیت و خیار
شرط جائز نہیں چہارم تولیہ پنجم مرابحہ ششم وضیعہ [illegible] اسکی بنا کمال دیانت پر ہے اسلئے کہ مشتری
بائع پر اعتماد کرتا ہے [illegible] خیانت بھی [illegible] لہذا اصلی لاگت کا علم صحیح شرط ہے پس [illegible]
ہر کسے [illegible] مال نقدین یا مثلی چیزوں کی عوض میں خریدا ہو کیونکہ اگر عوض اسباب کے خریدا تو اصلی
لاگت معین نہ ہو سکیگی ہاں جب [illegible] اسباب [illegible] ایک معین قیمت پر لیا کرتا ہو یا جنس
خریدار کی پاس موجود ہو اور وہ ثمن قرار پایا [illegible] رعایت سے دو [illegible] میں [illegible]
و بیشی ہو جاتی ہے [illegible] قرض خریدا ہو کہ [illegible] قیمت اکثر گراں ہوتی ہے [illegible] عیب اپنی طرف
سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب [illegible] ہو گیا اوسکا بیان بھی [illegible] نہیں [illegible]
عیب اختیاری نہیں ہے اوسکا [illegible] خراب ہو جانا عیب اختیاری [illegible] ایسا نفع
نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں [illegible] کتاب یا چیز [illegible] کپڑا
پھٹا قیمت کم ہو گئی [illegible] کتاب یا [illegible] اگر ایک چیز [illegible]

[illegible]

جیسے کہ اوسی شخص سے پانچ یا دس کو خریدی کی اب صورت اول بیع صحیح ہے اور شکل ثانی [illegible]
[illegible] اصلی لاگت رہے گی ۔ ایسے مصارف جنکے مال یا قیمت میں زیادتی
ہو جاوے جیسے رنگ یا نقش یا بار برداری وغیرہ لاگت میں شامل ہیں اور محافظت
اور [illegible] مال کے مصارف داخل نہیں جیسے مکان کا کرایہ اور محافظ کی تنخواہ [illegible]
[illegible] وغیرہ اور [illegible] کسی قسم کی مصارف شامل نہیں کیا جائے گا [illegible]
یعنی فی روپیہ [illegible] یا جتنی کو کہ خریدی ہو وہی قیمت [illegible]
صورتوں میں [illegible] مجلس میں معلوم ہوگئی تو بیع صحیح ہے [illegible] فاسد ہے [illegible]
[illegible] بیان کر دیا گیا کہ عیب کا خرید ہوا اب [illegible] معلوم ہے اور اگر یہ قرار پایا
کہ جو بہی کہاتی میں تحریر ہو یا ہمارا کارندہ بیان کرے یا بازار [illegible] قرار پائی اوسکا حساب ہوگا تو [illegible]
[illegible] تصریح اوسی مجلس میں [illegible] بیع فاسد ہے اگر [illegible]
[illegible] فی روپیہ [illegible] اگر [illegible]
قیمت بازار [illegible] دونو کو [illegible] اختیار ہے کہ معاملہ کریں یا نہ کریں [illegible]
[illegible] اور اگر وہ شرط لازم [illegible] ایجاب و قبول کی [illegible] تو بیع فاسد ہے [illegible] مشتری کو [illegible]
اگر کسی [illegible] مخالفت کی گئی [illegible] واپسی مبیع [illegible] قیمت کا اختیار ہے اور
امام محمد کے نزدیک دونوں میں خیار اور مفتی ابو یوسف کی نزدیک دونوں [illegible] قیمت [illegible]
اور جب [illegible] قیمت کم [illegible] خیار کافی ہے جب مبیع ہلاک ہو [illegible]
[illegible] تو خریدار کو کوئی حق واپسی وغیرہ نہ ہا مال مغصوبہ میں [illegible]
[illegible] مثلاً زید نے عمرو کا [illegible] غصب کیا جب عمرو نے [illegible] دعویٰ کیا [illegible] اور قیمت [illegible]
گئے بعد ازاں پہر ملگیا اب زید باعتبار قیمت ادا کردہ

[illegible]

تو کا مالک [illegible] ایسا تھا [illegible] نہایت گران فروخت [illegible]

[illegible] بیان کردی (در عالمگیری) [illegible]

[illegible] بائع اول مستحق [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] دونوں بائع اور دونوں مشتری [illegible] ایک [illegible]

[illegible] روپیہ لیکر [illegible]

[illegible] بیع [illegible]

[illegible] اور [illegible] اس طرح [illegible]

[illegible]

[illegible] مجلس [illegible]

[illegible] روپیہ خریدے [illegible]

[illegible] بائع اور مشتری علیحدہ ہو جاویں [illegible]

[illegible] اشرفی بعوض اثمان [illegible]

[illegible] ایک ہی جانب [illegible] (عالمگیری) [illegible]

[illegible] اثمان [illegible] ایک [illegible] سکتی ہیں کیونکہ [illegible]

[illegible] خریدنا ہو تو اسکی [illegible]

[illegible]

یا فلوس وغیرہ اسمین قرض جائز ہی اسلیی کہ اثمان حکمی ہین تقابض البدلین شرط ہین ہے
بعوض ہنڈے یعنی آنے اور قیمت سود کے مقابلہ مین اسمین مجلس وصول
اور ادای مبیع اور مجلس ایجاب و قبول کا متحد ہونا شرط ہی سے جا کر اسکی لیی لازم ہی کہ بایع یا او
وکیل جواب دینی تک ہمراہ رہی سے اور اگر دوسری ملک سی منگایا اور یہ کہا کر روپیہ بوقت
وصول مال ملیگا یا بعد دیکھنے کے پسند ناپسند کرنیکا اختیار رہی تو ضرور ہی کہ بایع کا وکیل مال لیجاوی
یا معرفت ڈاک بشرط ادای زر نقد بھیجدین تا کہ مشتری مجلس واحد مین روپیہ دی اور مال لی اور
الیان ڈاک تسلیم مبیع او قبض ثمن مین بایع کی وکیل متصور ہونگی اور مشتری کو کسی نقصان
سے عرض نہوگی مسئلہ اگر مال ریل مین بھیجا اور بلٹی بشرط ادای زر نقد بذریعہ ڈاک الگی تو معا قبضہ
شد پایا جائیگا اسلیی کسوقت ادای ثمن صرف بلٹی لیگیا مال نہین ملیگا اور اگر روپیہ نقد بھیجکر مال منگایا
اور جو امور متعلقہ بیع کی تصریح کر دی اور طرفین [illegible] مال بھی معین کر دیا تو بایع کو چاہیے کہ مشتری
ہو سی مجلس مین اوسی جنس کا مال [illegible] دلالے کی حوالی کرے یا اوسکی ہمراہ کر دی یا جسکی
مشتری نے طلب کیا یا اوسی اوسی مجلس مین دیدے ورنہ بیع فاسد ہوگی اور یہ روانگی اور روپیہ کی
روانگی بذریعہ ڈاک خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ دیا اور مال لیا اور ایسی صورت مین
جائز ہی کہ خریدار یا بایع اپنا کسیکو وکیل کر دی [illegible] قرض کی تدبیر یہ ہی کہ بایع سی روپیہ قرض لیکر ثمن ادا
کر دی فصل بیع اگر ایسی چیزین ہون جنمین سونا یا چاندی شریک ہو جیسی لونڈی معہ زیور یا تلوار
صندوق وغیرہ جسمین جا بجا سونے چاندی کی [illegible] یا زنجیرین ہون یا منقش جیسی کمخواب یا ودلیع
جو کہ چیزین سونے چاندی کی یا بالکل چھوٹی چھوٹی نقش و نگار ہون جیسی وہ کتابین جنمین جا بجا کچھ سونا ہوتا
ہی یا تھان جنکی کنارہ پر کچھ چاندی سکے تا ہی یا سونے چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول و دوم
مین ضرور ہے کہ بمقدار چاندی یا سونے کی قیمت نقد دی جائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا
سونے سے جو اسمین ہی کچھ زیادہ ہو ہدایہ اور شکل سوم مین نظر کرین کہ آیا وہ نقش بالمع مبیع مین ملحوظ
ہے یا [illegible] اور ملحوظ وہ شئی ہی کہ اگر وہ نہو تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر

عہ اگر [illegible] روانہ کی ہے جیسا کہ [illegible]

[illegible]

ہی لوہا [illegible] جائز ہے (ماخوذ از شامی) مگر احتیاطاً [illegible] یہی ہے کہ بلحاظ حدیث [illegible]
[illegible] قیمت نقد [illegible] اور حدیث [illegible] غیر منقطع [illegible] واللہ اعلم سونے [illegible]
[illegible] یا سونے [illegible] احکام بیع صرف باقی رہینگے اور کسوٹی چاندی کی سکی [illegible] مروج ہوں
[illegible] مروج ہوں تو [illegible] لیکن جبکہ اپنی ہم جنس سے بیچی جائیں [illegible]
یت احکام بیع صرف لازم ہے بخلاف فلوس وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں پھر وزن کا
نہیں رہتا اسلئے کہ فلوس میں ثمنیت محض اصطلاحی ہے اور ان میں خلقی نہیں ایک ڈبل کو ایک سوڈ
سے بیچنا اگرچہ وزن تفاوت ہو جائز ہے معادن اور چاندی سونے کی مٹی [illegible] شرط [illegible]
ول وہ مٹی جو اوس [illegible] سے نکلا اگر [illegible] ربوی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بیچی جائے مثلاً تانبے کی کان
ی تانبے کی اور لوہے کی کان [illegible] عوض لوہے [illegible] اور اگر ایسا کیا تو لازم کوئی شے اوسکے ساتھ کر دی اور یہ
[illegible] سمجھے کہ جس طرف [illegible] اصل شے کم ہو مثلاً سونے کی مٹی سونے کے بیچے اب اگر اوس
[illegible] کچھ لوہا بھی شریک کر [illegible] ضرور ہے کہ جو سونا مٹی سے نکلے وہ اس سونے سے کم ہو جو [illegible]
[illegible] سونا اور لوہا [illegible] سونا اوس سونے سے کم ہو جو اوس مٹی میں ہے دوم اگر چاندی
[illegible] مٹی بعوض سونے [illegible] مٹی بعوض چاندی کے بیچی تو قیمت نقد دیجائے سوم اوس مٹی میں
[illegible] چاندی یا سونا [illegible] اقرار کیا [illegible] ورنہ بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی [illegible]
[illegible] مٹی نہ بیع [illegible] مقصود [illegible] بعد چاندی نکال لینے کے مٹی واپس لینی [illegible]
جائز ہی جیسے اس صندوق [illegible] صندوق میں بیچا اختیار رویت اسمیں حاصل ہے (عالمگیری)
ان معاملات میں [illegible] اختیار رویت [illegible] بہتر یہ ہے کہ تھوڑی مٹی صاف کر کے دکھادی جائے یا
[illegible] ساتھ کر دی تا اختیار رویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نہ نکلی تو بھی بیع میں نقصان
[illegible] بائع کو یہ جان لینا [illegible] کہ اسمیں کچھ مال [illegible] اور معادن کے بیچنے کے چار شرطیں ہیں ۱
مقام معین [illegible] اوسکی [illegible] جو اوس میں سے نکلا [illegible] ۲ وہ مقام اسکا مملوک ہو ۳ یہ
[illegible] کہ اگر کھودا جائیگا تا کہ بمقدار [illegible] جنگل یا پہاڑ [illegible] وغیرہ کی [illegible]
[illegible] تو اوس [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] بعض ایسا معاملہ کر [illegible]
[illegible] کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اوسکی پانچ صورتیں ہیں [illegible] بیع جیسے آلات لہو

[illegible] مال حرام سے کریگا تب باعتبار
[illegible] کا سیگروں سی جو دوسرے
[illegible] جیسے آلات جنگ یا قرآن مجید
[illegible] کو خرید و فروخت کرنا
[illegible] جیسے کہ مسجد وغیرہ میں جمعہ ہوتا
[illegible] جسمیں اوسنے نماز کا قصد کیا ہے
[illegible] الناجش آکل ربوا [illegible]
[illegible] کری تو جائز ہی ہے اور اگر
[illegible] تو بہتر اور موجب اجر ہوا لیکن [illegible]
ایک [illegible] شہر سے نکلکر تاجر قافلہ
[illegible] اگر نرخ شہر کا چھپایا تو فریب
بھی ہوا اور اگر [illegible] تو مضائقہ نہیں مسئلہ
[illegible] اور معلوم ہوا کہ نرخ میں فریب دیا گیا ہے
[illegible] طرف سے شہری واقف کار کا پہنچنا آن
[illegible] جائز ہے اور ایسے شہر میں جہان
[illegible] ہونے کا خیال ہے تو
[illegible] روک رکھنا اور محتکر پر جبر کہ خواہ
[illegible] اور فعل نبوی علیہ السلام سے ہو ثابت [illegible]
[illegible] اور قاضیخان میں قدوری سے منقول
ہے کہ امام صاحب [illegible] اور جب اونکو سے ادا کرائیں کہ جائز

[illegible]

ہین الوبی کی چیز [illegible] مکروہ ہے کیونکہ [illegible] یا کسی زیور ریا او شنیعت کے لئے مضائقہ نہیں (عالمگیری)
سے چند [illegible] تھوڑے بیچنا یا خریدنا [illegible] پتنگ گدہ ملوسے مٹی وغیرہ کی لڑکونکی لئے خریدنا مکروہ ہے (عالمگیری)
[illegible] انگوٹھی بیچنا مکروہ ہے (عالمگیری) اور پیتل اور تانبے وغیرہ کی
[illegible] حکم ہے [illegible] ایسی چیز بیچنا جس سے گناہ پر اعانت ہو جیسے غیر مشروع طعام ولباس تاڑی کا درخت لہو و لعب
[illegible] حرام ہیں مگر جبکہ بعینہ اونسے معصیت پر اعانت نہو سکے جیسے سرکہ یا انگور کہ جب اوسکی شراب بنائین
بنانے والے گنہگار ہون ورنہ شیرہ طاہر و حلال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر اوسکی برائی بھلائی
[illegible] ہو جیسے تاڑ کا درخت کہ اوسکی لکڑی [illegible] سے جائز نفع بھی لے سکتے ہین یا افیون و زہر و
ریشمی و زیور طلا و نقرہ اگرچہ بعض [illegible] مشروع ہین مگر استعمال انکا خریدار کے فعل اختیاری پر
موقوف ہے ممکن ہے کہ [illegible] تو انکی [illegible] تعین شرع ہون اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال مین آئین اسی
[illegible] کان [illegible] طوائف یا شراب فروش کو کرایہ دینا بظاہر روا ہے اور زر کرایہ حلال مگر ان معاملات مین
[illegible] بیع یا [illegible] رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال مین آتا ہو یا نہین
[illegible] غالب پر عمل ہری اور باوجود غلبہ ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر روا ہے اور عند اللہ مواخذہ ہے
[illegible] ما علم ہم کہہ سکتے ہین کہ جو چیزین اکثر ممنوعات مین صرف ہوتی ہین اونمین سمجھنا چاہیے کہ گویا
[illegible] فاعل مختار درمیان مین نہین کیونکہ عادت و رواج کو بہت بڑا اثر ہے جیسے طوائف یا ظلال
[illegible] کان کرایہ پر دینا یا غیر محتاط آدمیونکے ہاتھ خصوصاً جو تاڑی بیچتے یا پیتے ہین یا بک ہین کرتے ہون
[illegible] درخت بیچنا ہمارے شہر مین افیون بیچنا ظن کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوعات مین استعمال ہوگا
[illegible] احتیاط شرط ہے [illegible] جب علت کراہت [illegible] کسی وجہ سے غیر معتبر یا مغلوب ہو یا اوس سے مفقود ہو تو
[illegible] کراہت تنزیہی یا ممانعت احتیاطی باقی رہیگی مثال رفع علت جیسے آلات حرب کفار اور
[illegible] ہاتھ بیچنا اس وجہ سے منع ہے کہ [illegible] مسلمانونکی اعدای دین کی اعانت ہوگی مگر جبکہ امن

[illegible] اسلام [illegible] کرے گا تو [illegible]

[illegible] معلوم ہو جیسے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو بیع بیع فاسد [illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر اصل [illegible] اور آمر یا مشتری کا [illegible] جیسے [illegible] لئے [illegible]

بائع [illegible] عیب [illegible]

کسی وجہ [illegible] فسخ کیا تو بہتر ہے [illegible] قیمت مناسب ادا کرے مسئلہ جو پانی [illegible]

زیادہ ہو اور آدمی [illegible] اسکا بیچنا مکروہ ہے [illegible]

[illegible] عقد بیع [illegible]

[illegible] جیسے خون [illegible] آزاد آدمی انکی بیع باطل ہے

اور اگر [illegible] اگر چاندی سونے یا اثمان [illegible] کے مقابلہ میں

بیچا [illegible] مدبر [illegible] ام ولد مکاتب کی جو بیع باطل ہے

[illegible] تب خود مختار ہوتا ہے ناپاک چیز

[illegible] گوشت [illegible] مردار یا مال متقوم و

غیر متقوم [illegible] علیحدہ علیحدہ قرار دیا گیا ہو

[illegible] ذات بیع بدل جاسے اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] ایجاب و قبول ہو

[illegible] جیسے گھوڑا بیچا اور

گھوڑی [illegible] واپس کرے [illegible]

[illegible] جیسی [illegible] مین [illegible] دریا مین یا [illegible] سیپی مین یا اوڑتی ہوئی چڑیا یا کلما
[illegible] یا مچھلیان یا قبل از قبضہ مال مین نہ قابل بیع کے مال معدوم جیسی درخت کے
[illegible] قبل از علوق کے مال مشکوک الوجود جیسے انڈے مین بچہ یا حمل وغیرہ
[illegible] سیال ہو جیسی شراب یا تاڑی وغیرہ اگرچہ کسی چیز مین ملا کر غیر سیال ہو جاتا
[illegible] نجس ہے اور حرام اور نہ نفع اوس
[illegible] اوس کو گھول کر سائل بنا لین
[illegible] صحیح ہے اگرچہ خود حرام ہو جیسی افیون بیچنا اور اوس سے دوا کرنا جائز
[illegible] اسباب [illegible] ضرورت منحصرہ ہے کے بطور تخصیص جائز
[illegible] حاجت -
[illegible] بیع باطل مین قبضہ کرنیکے بعد بھی ملک نہین آسکتے
[illegible] بیع [illegible] اور قابض یعنی مشتری کے پاس
[illegible] امانت ہے اور صاحبین کے نزدیک مضمون (ہدایہ)
[illegible] شرع اور باعتبار کسی وصف کے ممنوع ہو اسمین وہ امر ہو جس
[illegible] باعتبار سے موقع نزاع کا ہے اور فساد کی تین قسمین ہین ۱
[illegible] جبکہ مبیع مجہول ہو جیسے اس گلہ مین سے ایک
[illegible] مشتری [illegible] یا بیع کو اوس سے انکار ہے یا
[illegible] کسی قسم کا روپیہ دینگے یا جو قیمت
[illegible] خوش کر دینگے جو
[illegible] اور اگر یہ اشیا مبیع
[illegible] کی دلیل قرار دیا ہے لہذا
[illegible] شرع نے بیکار و غیر مفید
[illegible] یا اوس کے زوال [illegible] ظاہر ہو
[illegible] کو قبضہ [illegible]

[illegible] وہ معاملی اور اوسکی چار صورتین ہین
[illegible] جیسے یہ مکان بشرط یہ بیچا کہ مشتری اوسکو ایک مہینہ تک
[illegible] یا یہ غلام خدمت میں بعوض رکھا جاے جیسے
[illegible] یا یہ مکان بعوض الوداع کو ... وہ شرط جیسے
[illegible] ہوں جیسے یہ بکری ذبح نہ کیا جاے یہ مکان نکھوا جاے
[illegible] کے مقصود ... کلاہ ... تالب پر ...
[illegible] فساد انقصان یعنی ...
[illegible] ... قائم ... بعض ... مال
[illegible] ... قاسد ... اسکے ... مال
[illegible] ... یا تنخواہ یا زید سے
[illegible] ... داخل ہے جیسے ...
[illegible] ... یا ایسی قسم کی شرائط پیدا کرنا
[illegible] ... مشتری مبیع کا اور بائع ثمن کا ... مالک
[illegible] ... اگر ثابت کرے وہ مفسد بیع ...
[illegible] ... شرط اول ... انقصان اگر قبل از فسخ بیع ...
[illegible] ... صحیح ہو جاتی ہے جیسے وہ شروط زائد جو لازم کیے گیے تھے ترک کر دی جائیں یا
[illegible] ... نقد دیا جاے یا مال ... قبضے میں آجاے ...
[illegible] ... ساقط ہو جاویگی اور بیع ثابت ہو گی
[illegible] ... ایک مستحق ... اور ... اسی غرض سے معاملہ کیا
[illegible] ... موافق مقتضای عقد ... بیع ہو اس سے ...

[illegible]

اور بیع سے پیشتر قبضہ نہیں کیا اور اس مال کا لینا ممنوع ہو گیا اب اس ایجاب و قبول کا اثر
عقد جدید کی ممانعت نہیں ہے بیع فاسد میں مبیع مشتری کی ملک میں آتا ہے اگر جیسا کہ بیع [illegible] کے بعد
اسوقت ملک میں آجاتا ہے لیکن خمر اور خنزیر مسلم کی ملک میں آ ہی نہیں سکتے لہذا انکی قیمت [illegible]
فاسد کا فسخ کرنا اور مبیع اگر قبضے میں آ گیا ہے تو پھیر دینا واجب ہے اور اگر مشتری کے پاس
مبیع ضائع ہو گیا یا ہلاک گیا یا قابل [illegible] ایسی نہ رہا جیسی ہوں [illegible] اگر گوشت [illegible]
قیمت دینا پڑیگی ثمن سے کچھ غرض نہیں قیمت سے کم ہو یا زیادہ [illegible]
غصب ہے اور اگر مبیع میں کچھ بیشی ہو گئی ہے جیسے زمین پر مکان بنا لیا یا باغ لگا یا [illegible]
صاحب کے نزدیک واپسی نہوگی بیع فاسد سے بعد قبضے کے ملک آجاتی ہے مگر نفع لینا حلال
نہیں اگر اوسے بیچا تو جسقدر نفع ہو تصدق کرے اور اگر خود کوئی نفع حاصل کیا تو ماخوذ ہوا کریگا
ملک فاسد ہے اور فقہا نے اسی باب ربوا سے قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ نے زید بن ارقم
رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم اس بیع فاسد سے جو کی ہے باز نہ آؤ گی اور توبہ نہ کرو گی تو اللہ تعالیٰ تمہارا
جہاد جو آنحضرت کے ساتھ کیا ہے باطل کردیگا البتہ ثمن یعنی چاندی سونا جو اس بیع فاسد میں بائع
کا نفع حلال ہے اسلئے کہ ثمن متعین نہیں (عالمگیری) میری نزدیک یہ بھی کراہت سے خالی نہوگا
اور خیانت اور سرقہ میں نقدین سے بھی نفع حرام ہے (عالمگیری) مسئلہ پھل وغیرہ
اور بیکار نکلیں تو اوسکی چار صورتیں ہیں ۱ کل خراب ہیں تو بیع باطل اور قیمت ساقط
یا ثلث خراب ہیں بیع فاسد ہوئی ۳ کسیقدر خراب ہیں یعنی وہ مقدار جو اوس قسم کے
[illegible] عادتاً ناقص نکلتی ہو جیسے گیہوں اور دوسرے اناج جنمیں کچھ نہ کچھ کوڑا وغیرہ ضرور ہوتا ہے یا عرفاً
معتبر سمجھی جائے تو بیع صحیح ہے ۴ اگر ایسی خرابی ہو جس سے مالیت [illegible] باقی رہے [illegible]
[illegible] اور وصف میں کمی آئے تو حکم خیار عیب جاری ہوگا مشروط [illegible]
بد عہدی گناہ عظیم ہے قال اللہ تعالیٰ اوفوا بالعهود وقال رسوله المسلمون عند شروطهم
دارمی اور ابوداؤد میں ہے کہ بعض صحابہ اس شرط پر اپنے اونٹ [illegible]
[illegible] غنیمت سے [illegible] آئی آدھا آدھا تقسیم کرلیں بخاری میں قاضی شریح سے

منقول ہے کہ شرط الله [illegible]

کہ اگر [illegible] شرط لازم ہے [illegible]

دو اگر یا نصف [illegible]

بالکسا [illegible] التعلیق [illegible]

یہ سب عبارتیں [illegible] عقود کو بحری [illegible] کرائی جاتی تھا اور قضا [illegible]

میں ورثہ حاجت [illegible] ہوجاتیگا اور نکاح وغیرہ میں [illegible]

لازم ہیں اور [illegible] نسبت [illegible] دلیل عدم [illegible] بحث [illegible]

وصیت اور انتظام [illegible] اور اس [illegible] جائیگا اور [illegible]

واقع ہوگی و [illegible] اصول [illegible] احکام شرعیہ [illegible]

وہ لغو ہیں قال رسول الله [illegible] شرطا لیس فی کتاب الله [illegible]

مائة شرط شرط الله احق [illegible]

ربوا و اجارت معاصی قابل [illegible] اور [illegible]

حرام یا بیع مسلم وغیرہ باطل اور [illegible] شرط [illegible] مشروط [illegible]

نہ معلوم [illegible] تکلیف مالا یطاق [illegible] بغیر علم [illegible]

ہر چیز آپس [illegible] لیعنے [illegible] قبول [illegible]

قولا و فعلا [illegible]

[illegible] دوسرے شخص [illegible] دخل [illegible] خصوصیت [illegible]

[illegible] خصوصیت و قیام مدعی کچھ علم یقین کر سکتا شرائط ہم کو یہ کتاب [illegible]
[illegible] شرط معلق یعنی وہ وعدے جو کسی فعل یا معاوضی پر معلق ہوں انمین
[illegible] شرط ہے اور جب شرط پائی جاوے تو تعمیل ہو یا نہ ہو [illegible] لازم کیونکہ [illegible] عقد
[illegible] مستحق [illegible] زید نے عمرو سے کہا اگر تم [illegible] بشرط صحت [illegible]
[illegible] سود [illegible] بالفعل [illegible]
[illegible] یا قانون حق [illegible] ہماری [illegible]
[illegible] ہو یا یہ مال [illegible] اس قیمت پر خرید لیا تم اب کسی سے یہ چیز خرید و
قیمت پر بیچو یا اپنا مال ہماری ساتھ بیچا اور اگر ہم خرید لین تو تمکو اس آمد و رفت کا نقصان
[illegible] شرط کے قبول کرنے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وعدہ کہ ہمارا نقصان [illegible] ہو جا
[illegible] محتاج قبول ہے نہ قضاء لازم زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا یا کسی کو اپنے
[illegible] کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جملہ مصارف علاج بقدر [illegible] البتہ بشرط
[illegible] اب اگر مجموعہ مع [illegible] محنت و مصارف ایک رقم ہے جیسے ہزار روپیہ
[illegible] یا ثلث [illegible] شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جملہ مصارف دوا وغیرہ [illegible]
[illegible] مصارف [illegible] اور محنتانہ علیحدہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دوا کے اور [illegible]
[illegible] تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت [illegible] مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلئے کہ اگر وہ
[illegible] شرط ادا کیسی اور اگر قرض ہے تو شرط عدم ادا کیسی اور دوا وغیرہ مین قرض ہی صحیح یعنی
[illegible] القرض مین معلوم ہوگا اسکی نظیر معاملہ زراعت ہے جبکہ زمین بدین شرط لیجاوے
[illegible] ہوگا اوسکا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہے اور مصارف مزارع کے ذمے ہین
[illegible] یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ انعامات سبحانیہ و فیضان الٰہیہ
[illegible] ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہیے کہ جو معاملہ ہو اوسکو
[illegible] دیکھین اگر کسی عقد مشروع کے موافق ہے تو اوسکے احکام کی پابندی
[illegible] غور کریں کہ اصول شرعیہ کے مخالف ہے یا نہ اگر مخالف ہے تو متروک [illegible]
[illegible] متعلق [illegible] ہوگا اسکو فروع متفرقات مین مذکور ہونگے سیر اسکے بعد [illegible]

[illegible] بیان مثال [illegible]

اور ادای دیون فرض ہے اور آمین وارث کو قبول اور [illegible]

[illegible] اصل الاجمال کو کتاب النکاح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خرید [illegible]

[illegible] بالعیب [illegible] عیب [illegible]

[illegible] عیب [illegible]

[illegible]

[illegible] خریدار [illegible]

[illegible]

[illegible] بیع اول [illegible] عیب [illegible] سکتا ہو اگر ثابت کردے کہ یہ عیب سابق ہو اور اگر بدون قضا
[illegible] کردیا تو بایع اول پر لازم نہوگا عیب وہ ہو جسکی وجہ سی تاجر قیمت کم کر لیں جیسے غیر شیا
عیب [illegible] ایسا تصرف کیا جو منظوری اور ملک پر دلالت کرے خیار عیب باطل ہوا
[illegible] ایک [illegible] کہ خرید بعد دو ماہ کے عیب [illegible]
[illegible] رکھنے [illegible] قیمت عیب حادث نہیں اگرچہ [illegible] ایام میں قیمت کم ہو گئی
[illegible] تصرف یا عیوب ایسے ہیں جنپر تسلیم مبیع یا معرفت عیب موقوف
[illegible] علیحدہ کر لیا یا گوشت کتوالیا یا [illegible] مشتری نے [illegible] کر لی
[illegible] اب عیب معلوم ہوا تو کپڑے یا گوشت کا علیحدہ ہو جانا یا [illegible]
[illegible] عیب [illegible] اگر عیب حادث متعدی نہوگا
اصلی نہ عیب حادث وہ ہو جو بعد قبض پیدا ہوا اور یہ قبض سے پہلے پیدا ہوئی اور مشتری کا [illegible]
[illegible] ان صورتوں میں بایع تسلیم مبیع پر قادر نہ تھا اور خربوزے تربوز
[illegible] عیب بعد قبضہ ہوا اگر مشتری سے تو اس عیب کو جان سکتا ہاں وہ امور
[illegible] معرفت عیب اگر مشتری کو چکھنے سے ہونگی تو قبل قبض سے مشتری
[illegible] اٹھائی لیکر چکھ لیا [illegible] حادث ہیں اور
[illegible] الیث رح کی رای سے جو خیار رویت میں [illegible] یہ سب صورتیں
[illegible] عیب میں [illegible] عالمگیری [illegible] شخص سے دیکھے
[illegible] سے پہلے یا دیکھنے [illegible] واپس کر دے [illegible] غرض
[illegible] حاصل ہوتا ہے [illegible] خرید لیا ہے [illegible] دیکھ لیا ہو

[illegible]

[illegible]

اسمین شرط ہو کہ مبیع مین کچھ تبدیل و تغیر نہ پایا جاوے تفصیل بیان سن لو اور اوسکی موافق پائی یہ
فقط عقد مین جائز ہے جیسے مشتری نابینا ہو یا بیع سلم کر جاوے دیکھی یا امتحان لو مگر جسکا علم دیکھنے
سی نہ حاصل ہو جیسے عطر شیرنی وغیرہ اوسمین امتحان شرط ہے یعنی سونگھ لینا یا چکھ لینا اور عکس کے
دیکھنے سے خیار ساقط نہین ہوتا (عالمگیری) پس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر عکسی اور زمین و
مکان وغیرہ کا نقشہ دیکھ لینا کافی نہین اور صرف رضا سے خیار رویت ساقط نہین ہوتا یعنی اگر
بے دیکھے مشتری نے کہدیا کہ مجھے خیار نہین ہے تو اس سے کچھ نہین ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
جس سے مبیع قابل رد نہ رہے یا مشتری مرجاوے یا مبیع عیب دار یا ہلاک ہو جاوے تو خیار رویت
نہ رہیگا یعنی بعد دیکھنے کے اوسکی واپسی کا اختیار نہین بیشک جب نافی سے نکال ڈالا گیا خیار
رویت نہ رہا فرستادہ کا دیکھنا معتبر نہین ہان وکیل کا دیکھنا کافی ہے خیار رویت کی مدت کو ایسی
امر پر موقوف کرنا جسکا ہونا نہونا ضروری نہو جائز نہین جیسے جبتک زید آوے یا جبتک پانی برسے
اور یہ کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہے جائز ہے اسلیے کہ پانی برسنا یا زید کا آنا ضروری نہین بخلاف
عید اور رمضان کے مسئلہ زید نے ایک صندوق عمرو سے مول لیا اور کہا کہ اسے فلان مقام پر پہنچا
پس جب صندوق اوس مقام پر پہونچ گیا خیار رویت ساقط ہوا اور یہ فقیہ ابو لیث کا قول ہے اسلیے
کہ یہ حمل بمنزلہ عیب حادث ہے اگرچہ صندوق مقام معین پر نہ پہونچے بلکہ راہ مین ہو تب بھی خیار
ساقط ہو جاویگا صفقہ واضح رہے کہ تفریق صفقہ جائز نہین مثلا چار برتن یکمشت بیچے اب
خریدار کو یہ اختیار نہین کہ بعض برتن خریدے اور بعض نخریدے اگرچہ قیمت ہر ایک کی علحدہ
بھی ہو لیکن جب مبیع پر قبضہ ہو گیا صفقے کا حکم نہ رہا پس جبتک مبیع قبضے مین نہ آوے اور
چارونمین ایک معیوب یا مستحق نکلا تو خواہ چارون پھیرے جاوین یا چارون خریدار کے
پاس رہین اور قبضے کے بعد البتہ وہی عیب دار یا مستحق چیز پھیر جاویگی کیونکہ قبضے سے صفقہ تمام
ہو گیا البتہ اگر قیمت علحدہ علحدہ نہ بیان کیجاوے یا ایسی چیز ہو جسکی تفریق مین نقصان ہے جیسے
دری۔ تھان۔ گھوڑی کے دو رکاب دو موزے وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ حکما متحد ہین
مگر خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جبتک ساقط نہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صفقہ تمام
کیونکہ جبتک خیار باقی ہے بیع لازم نہوگی قبضہ راس المال سلم اور مبیع منقولہ مین

تصرف قبضہ سے پہلے جائز نہین یعنی نہ کسی کے ہاتھ بیچے نہ تصدق کرے (عالمگیری) اور غیر منقول اوسمین قبل قبضہ بہی تصرف جائز ہی جیسے بیع یا ہبہ ہوسونا قبضہ یہ ہے کہ مبیع اور مشتری مین ایسا تخلیہ کردیا جاے کہ کوئی مانع نرہے پس اگر قبل قبضہ مبیع کو اجارہ یا عاریت کے طور پر بایع کو دیا یہ تصرف قبضہ نہ سمجہا جائیگا اور اگر بایع نے اپنے گہر مین مال مشتری کے حوالے کیا اور مشتری نے قفل دیکر وہین رہنے دیا قبضہ تمام ہوا (عالمگیری) مگر جبکہ ایسی صریح قبضہ سے سراسر نقصان وہرج ہو تو کسی حیثیت سے مشتری کو تصرف مالکانہ پر قادر کردینا اور بایع کا علحدہ ہوجانا کافی ہے مثلاً زید کا مال تجارتی ایک جہاز یا گاڑی وغیرہ پر لدا ہوا عمر نے خرید کر دوسری طرف روانہ کیا یا وہین رکہا مگر بحسب مصالح تجارت اوسے اوتار کر دوسرے مقام پر لیجانا منظور نہین کیونکہ ایسی صورت مین بسا اوقات اصل جمع مین بہی نقصان کا خوف ہے اور ریسی ہے اگر نمونہ یا تحریر وغیرہ پر مال فروخت ہوکر وجہ جمع مشتری پر منتقل ہوا ہر مشتری کو بار بار بکر مالک سے ہر بار معاہدہ کرلینا ضرور ہے تاکہ اس معاہدے کے ذریعہ سے وہ مال خریدار کے اجیر کے قبضے مین آجائے اور ہر وقت تصرف پر قادر رہے۔ اب بایع سے یہ شرط لینا کہ بار برداری جسپر مال لدا ہے تمکو بکرایہ ضرور دینگے یا اسکے مالک سے دلوادینگے (اگر کوئی بار بردار مالک مفہوم ہو)
اگر قبل معاہدۂ بیع ہے اور داخل عقد نہین تو جائز ورنہ مفسد بیع ہے مسئلہ زید نے بکر سے ایک ایسا مال خریدا جسکے رکہنے کیلئے مصارف مکان یا محافظ وغیرہ بالضرورت مطلوب ہین اور بکر نے بعد ختم بیع زید کو قابض کردیا اور اجازت دیدی پہر زید غائب ہوگیا یا قبضہ نہین کرتا اسصورت مین علاوہ اوس قدر وقت کے جسکی اجازت بکر نے دی ہو یا ایسے مالونکو اوٹہانے مین عرفاً مطلوب ہے جملہ اوقات کا کرایہ اور مصارف جزو ثمن ہوجائیگا مسئلہ اگر کلکتے مین مال خریدا اور قرار پایا کہ بایع اوسکا کانپور تک پہونچادے تو یہ شرط مفسد نہین اسلئے کہ مقام تسلیم کا لحاظ کرنا شروط زایدہ سے نہین ہے مگر قبل از وصول کانپور وہ مال مقبوضہ نہ متصور ہوگا اب باقی رہا وزن اور شمار وغیرہ اسکے لئے یون کہا جاوے کہ یہ کل مال جو اسقدر ہے اتنے روپے کو بیچا ہین اگر کم نکلا تو بایع بعد ثبوت ذمہ دار ہے اور اگر زیادہ ہے تو اوسے کوئی حق نہین الا یہ کہ اخذ با قرار داد اور اسیطرح یہ قول منتقل اور استحقاق رجوع ہوا کرینگے جہانتک عرا تب بیع اسی ہیئت پر ترقی کرین اور اگر غلہ ہے جسمین وزن شرط ہے تو یہ شکل بطور تخمین ہو سکتی ہے یعنی یہ سب اتنے روپیہ کو اور وزن کا ذکر نہ کرے

اور نہ وزن کرنا لازم ہوگا ایک لکڑی کا تناور یا لکڑی کا چھپڑ زید نے بکر کے ہاتھ بیچا پھر بکر نے بدفعات
بیچنا شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جسقدر بحساب بیع متفرقات مجموع وزن ہوا وہی قیمت
ہر مشتری نے اپنی بابت کی دی اب تناور یا چھپڑ اگر بایع کا ہے تو اجارہ ہو اور کرایہ کا ہے تو کرایہ
تو مشتری اگر خرید لیا جائے تو جھگڑے ہے اور ہر بار الٹ پلٹ کرنا ضرور نہیں کیونکہ اس میں سخت
نقصان ہے مگر یہ اجارت وغیرہ حساب منتقدین داخل کرنے سے بیع فاسد ہوگی اور ایک وزن
جو آخر میں ہوا سب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب چیز موجود ہو اور سب پر قائم مقام موجود
ہوں ورنہ نہ بیع بل من یزید یعنے نیلام جائز ہے اور جب بولی ختم ہو بایع بیچنے نہ بیچنے کا مختار
ہے کیونکہ یہ بولی بایع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کیطرف سے ہے ہاں جبکہ بایع نے اولا
اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روپیہ کو ہے پھر خریدار نے قبول کر لیا بیع تمام ہوئی اور بیع دیکھا نہ گیا
تو خیار رویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چند امر ہوتے ہیں ۱ آخر بولی پر ضرور ختم ہو جائیگا
لیکن اگر قیمت حسب رضای بایع نہو تو بحیثیت خریدار اپنے نام چھڑا لے مگر بیع ضرور ختم ہو
یہ شرط لغو ہے اور جو مال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اوسکی بیع صحیح نہیں ۲ نیلام کرنیوالا
اجرت ضرور لیگا نیلام ہو یا نہو یہ شرط جائز ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ اجیر ہے اثر مرتب ہو یا نہو
اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب بھی جائز ہے ۳ اگر بایع نے خود خرید لیا تو اجرت نصف ورنہ
کل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجارت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی ہاں بطور وعدہ بیشی
کمی کا اختیار ہے اور بایع کا خود چھڑا لینا اور نیلام نہونا ایک ہی نمبر ہے ۴ یہ کہ اگر بایع نقد روپیہ
لے تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور بعد میعاد کے لے تو اجرت فی صدی ہے یہ شرط تب درست
ہے کہ بایع قبل نیلام ایک صورت اختیار کرے جیسا کہ بیع میں ہے کہ نقد میں یہ چیز عہ کو اور قرض
میں عہ کو اور ایک امر طے ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجہول اور معاملہ فاسد ہو جائیگا
پس اگر نیلام کرنے والے نے یہ شرط مشتہر کردی ہو اور قبل نیلام کوئی امر قرار پا چکا
ہو تو اجرت مجہول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اجرت مثل جو اشتہار سے زائد نہو عائد ہوگا قیمت
بڑھانیکے غرض سے بایع کا یا کسی دوسرے شخص کا بولنا فریب اور ممنوع ہے اور نہ فسخ بیع کرو ۵ استصناع
کوئی چیز بنوانا ہے جسمیں مال مسالہ کاریگر کا ہو درست قابل پایا جانے انیکے آدمی اون چیزوں کو

بنوایا کرتے ہیں جیسے جوتا - ٹوپی - وغیرہ صرف مہلت دیجاوے نہ مدت تاکہ سلم ہو جاوے تو درست ہے
پھر یہ امر رجوع کر سکتا ہے نہ واسو رعذر یہ قول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک دونو
مختار ہیں جب امر مصنوع کو دیکہے کاریگر کو کسی اوسکو ہاتہ بیچنے کا اختیار نہ ہا اگرچہ اس سے پہلے
مختار تہا اور اوسی بیچڑ اوگر دوسرا بنا تو دیا ہو اوسکو وہی لازم ہو بنوانے والے کو خیار رویت حاصل
ہو اور یہ بہہ مختار ہو واضح رہے کہ آجکل استصناع بہت مروج ہو اور بہت سی چیزیں بنوائے جاتی ہیں
چونکہ کمیاب چیز کا بنوانا ضروری امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جاتی ہیں اونمیں بہی کبہی کوئی
صنعت خاص یا طرز مطلوب یا بنا فرع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سبکا استصناع داخل ضرورت
و شامل تعامل ہو صحیحین میں منقول ہو کہ آنحضرت سے منبر چوبی بنوایا جاوے اوس زمانہ میں معروف
یا شایا کسی کو معلوم بہی ہوگا بنظر ضرورت وکثرت معاملات استصناع میں تعین مدت سی بہی
چارہ نہیں اسلئے کہ اگر مدت معین ہو تو وقت وصول معلوم ہو نہیں کسقدر خرابیاں ہونگی اور
اگر مدت قصیر مشروط ہو تو ایسی چیزیں جو جلد بن سکتی یا مطلوب نہیں وقت ہوگی لہذا
تعارف وعدم تعین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور مصنوعات کی دو قسمیں ہیں ۱ جسکی لینے
نہ لینے سی صانع کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شی بکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
ویسی کوئی چیز ہی یا خاص طور کی نہیں بنوائی گئی اور کاریگر بدون فرمایش بہی اوسی بنایا اور
بیچا کرتا تہا تو اس میں مشتری کو خیار رویت حاصل ہے ۲ جسکی واپسی سے کاریگر کا کہلا ہوا نقصان
ہو خواہ بک نہیں سکتا ہے خواہ قیمت کم ملیگی ہے خواہ اسقدر روپیہ اوسمیں صرف ہوا کہ
فی الحال نہ وصول ہو تو بیچ پانی کے انتظار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان وحرج ہوگا ہے
خواہ یہ بدون فرمایش ایسا مال کبہی نہ بناتا تہا علی ہذا القیاس ایسی شکلوں میں بدون حجت بنوانے
والے کو خیار رویت دینا سد باب استصناع ہو اور اسی پر اقوال فقہا دلالت کرتے ہیں کیونکہ وہ
استصناع میں تعامل کو شرط فرماتے ہیں اور تعامل اسیطرح جاری ہے ہاں یہ امر کہ تعامل اس
زمانہ کا حجت نہیں تب ہی کہ مخالف قیاس یا مثبت امر جدید ہو اور یہ اون چیزوں میں ہے
جنکا صحیح نمونہ لیا گیا ممکن ہو اور اگر نمونے پر فیصلہ ہو تو خیار رویت ساقط ہوگا ایسے
مالوں میں جلد شرائط کا طے کر لینا بلکہ لکہہ لینا ضرور ہے مگر اکثر تجربے کار رنگون یا ... ...

کہ بعض چیزونکی نسبت ایک معاہدہ ہوجاتا ہے کہ اسقدر مال باقساط و اوصاف و قیمت معلوم
مقامات معلوم پر موجود کیا جاوے پس ۱ اگر کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور مبیع بائع کے
پاس یا بازار مین موجود ہو اور مقدار اور وصف وغیرہ ممکن ہے تو بیع سلم ہو ۲ اگر مبیع بنوایا
جاوی تو استصناع ہو اگرچہ مدت طویل ہی ہو ۳ اگر مبیع نہ معین ہے نہ بنوایا گیا ہو بلکہ صرف نمونے
وغیرہ پر فیصلہ ہوا ہو تو یہ معاہدہ بیع و شرا ہے اور قضاءً لازم مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ ہم یہ صندوق
تمسے خریدینگے اور بکر نے بیچنے کا وعدہ کرلیا اب اگر ضروریات بیع کی رعایت اور تفصیل کردی گئی ہو
اور موانع اور مفاسد سے خالی ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دونون پر لازم ہے اور اگر باہم کسی عوض پر صلح
کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہوگا پس جب منظور ہو کہ مال مرہون یا مغصوب یا غیر مقبوض
یا ناتیار یا غیر معین بیچا جاوے تو بیع انکی جائز نہین اسلئے کہ مبیع کا معین کرنا شرط ہے مگر خرید و فروخت کا
معاہدہ صحیح ہے اسلئے کہ نہ اسمین کسی اصل شرعی کی ممانعت ہے نہ بے ایسی معاہدونکی کارروائی
ممکن اور ولائل اسکے شرط معلقہ مین گذر گئے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت مال مطلوب ہے اور اوسکا
ملنا بدون ایک مدت دراز کے ممکن نہین یا یکبار خرید لینا یا کل قیمت دیدینا اور انتظام و نگرانی
کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور امرا اور بڑے بڑے تاجرونکو ایسے معاہدونکی ہمیشہ ضرورت
رہتی ہے جو لوگ ملکی انتظامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور مخلوق کی حاجت سے
واقف ہین وہ کبھی ایسے معاہدات کی صحت مین شک نہین کرسکتے اگر اس معاہدے مین تعداد
کل مبیع کی معین نہو بلکہ یون قرار پائے کہ جبتک زید بیمار رہے ہم تولی شربت انار روز دیا کرو
یا جس قدر اس تقریب مین صرف ہو اس صورت مین ہر روز بیع جدید ہوجایا کریگی اور زید
بطور وعدہ دیانتاً پابند ہے قضاءً مجبور نہین ہوسکتا اور عقد بیع اور معاہدۂ بیع مین یہ فرق ہے
کہ مبیع بعد بیع کے ملک مشتری ہوجاتا ہے قبضہ ملے یا نہ مشتری جسوقت چاہے اسکے ثمن دیکر لے سکتا ہے
بائع موجود زندہ ہو یا نہ اور ان حقوق مین جو بائع کے ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہوے
اس مبیع کو کچھ تعلق نہین اور اوس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع حلال اور معاہدہ بیع
مین وہ مال نہ مبیع قرار دیا جاتا ہے نہ مشتری کو اوس سے کچھ تعلق نہ اوسکے مرنے کے بعد ورثا پر
دعوی ہے اور نہ در صورت قبضہ پانیکے تصرف جائز ہے مسئلہ زید نے ایک چیز بکر سے خریدی

ورنہ ابھی ثمن دیا نہ قبضہ پایا پھر کسیوقت کسیطرح سے زید قابض ہوگیا اور اوسی استعمال مین لایا تو یہ
رف زید پر حلال ہے اور بکر کو سوائے ثمن کے واپسی کا حق نہین اور معاہدہ بیع کیصورت مین یہ تصرف حرام
ا اور بکر کو حق واپسی حاصل اگر معاہدہ کرنیوالا وفاے عہد نکرے تو درصورت امکان و قدرت تکمیل کرالی
ینگی اور درصورت مجبوری خواہ مدعی انتظار کرے یا معاہدے سے درگذری کسی اور قسم کا تاوان عائد
وگا اور نظیر اسکی بیع سلم ہے جبکہ مسلم الیہ مجبور ہو اقالہ یعنی بیع تام و صحیح ہوجانے کی بعد ایک یا دونو کی
خواست سے برضامندی مبیع و ثمن واپس کرنا ۱ جو ثمن دیا تھا اوس سے بیشی کمی نہوگی مگر جبکہ
بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہوجائی ۲ ثمن باقی ہو یا نہ مگر مبیع کا بعینہ موجود ہونا ضرور ہے مگر بیع مقایضہ
ن ایک طرف سے مال کا باقی رہنا کافی نہین اسلیے کہ دونو طرف مال ہے ۳ اگر قیمت بیش و کم ہو سکے
مبیع ہلاک ہوا یا قابل رد نرہا تو یہ بیع جدید ہے اقالہ نہین کلیہ جن معاملات مین مالی معاوضہ ہے جیسے
یع - اجارہ - مزارعت - بیع فضولی کی اجازت - ڈگری بری کرنا معزولی وکیل وقف پنچایت
تقسیم - یہ سب معاملے تعلیق و شروط فاسدہ سے فاسد ہوجاتے ہین اور جنمین معاوضہ مالی نہین
بلکہ محض احسان ہے جیسے قرض - ہبہ - وصیت - شرکت - مضاربت - اقالہ یہ شروط اور تعلیقات
فاسدہ سے فاسد نہین ہوتے (کنز) مسئلہ جب مبیع بک گیا اور قبضہ مین آنیسے پہلے کچھ زیادہ ہوا
ثلا درخت مین پہل آگئی یا جانور کے بچہ پیدا ہوئے وہ مالک خریدار ہے (مجلہ) مسئلہ ملک بعد ثبوت کے
پھر مرتفع ہوجاے مگر جسقدر تصرفات کئی وہ باقی رہینگی اور جو منافع اوٹھائی وہ حلال ہونگی جیسے
مبیع مستحق نکلا یا اقالہ کیا گیا تو جو فائدے اس سے حاصل کیے گیے وہ سب حلال ہین پس جبکہ زید
نے ایک گھوڑا عمر سے خریدا اور چندے اوسپر سوار ہوا کیا پھر بکر کو ہبہ کردیا بکر کے پاس وہ گھوڑا مر گیا
بعد ازان خالد نے دعوی کیا کہ مین اصلی مالک ہون اور عمر نے فریب یا لاعلمی سے بیچا تھا اب زید کو
جو منافع جو حاصل کیے حلال ہین اور وہ تصرف یعنی ہبہ وغیرہ جائز اور قیمت گھوڑے کی عمر کے ذمہ
عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو دلایا جاتا اور عمر سے قیمت
دلائی جاتی دلالی اور اوسکی اجرت جائز ہے (درمختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت لے
اوسکا طرفدار و خیرخواہ ہو اور دونو سے اجرت لینا یا فریب سے خریدار کیطرف ہوکر درپردہ بائع
کا خیرخواہی کرنا مغالطہ اور ممنوع ہے دلال پر تقاضا ہوسکتا ہے کہ ثمن یا مبیع وصول کرادے

مشتری اگر مبیع واپس کرے تو بایع دلالی پھیر سکتا ہے اور اگر خود بلا بیع مال واپس لے یا کوئی اور
وجہ شرعی ہو تو دلالی واپس نہین ہو سکتی (عقود الدریہ) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیے دیجاتی ہے یا اپنے ظلم سے بچنے اور حفاظت حق کے واسطے یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہوتا ہے
اور لینے والا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا دخیل کار جسکو اس معاملہ خاص مین بوجہ اپنے منصب وغیرہ
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنے اس امر خاص مین کچھ مداخلت نہین ہے جیسے دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید نے عمرو سے رشوت لی کہ بکر کے دعوے مین تجھے
بری کردونگا یا اپنے آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا جس سے میرے آقا کو تیری
طرفداری لازم ہو یا تیرے دعوے کی حقیقت یا مدعی کی دروغ گوئی کا یقین آجاوے یا ایسا عہدہ یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے مستحق کا ضرر ہے دلوا دونگا یا اپنے آقا کے حقوق واجبہ
کے مطالبے اور محافظت مین تجھسے اعراض کرونگا یا ایسے کامون مین کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے دینے والے دونو ملعون ہین اسلیے کہ یہ محض ظلم ہے اور سب
معین اور مرتکب انکا ظالم ہین دوسرا ان حقوق کے ادا کرنے پر رشوت لینا جو اسپر اصالتاً یا نیابتاً وقت سبب
الادا ہین جیسے زید نے عمرو سے رشوت لی کہ تیری تنخواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا اور حقوق
واجبہ جو میرے ذمہ ہین یا ایسے شخص کے ذمہ ہین جسنے مجکو ان امور کے انتظام اور نگرانی پر معین
اور دخیل کیا ہے دلوا دونگا اس صورت مین عمرو مظلوم اور بری ہے اور زید راشی و ملعون ہے
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہین جسنے زید کو اس امر خاص مین مداخلت نہین دی ہے اور
زید پر انکا دلوا دینا شرعاً واجب نہین ہوا ہے تو جو لیا دیا جاویگا وہ اجرت اور حلال ہے
ایسے امور مین حق السعی جو اسکے ذمہ واجب نہین جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت وغیرہ
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اوسکی خبیث اور حرام ہونے مین
کیا شک ہے جیسے جان بوجھ کر کسیکی جھوٹی دعوی کو ثابت کرا دینے کی کوشش یا کسی ظلم کر

[illegible]

تقویت یا ایسی تدبیرین جس سے کوئی امر ممنوع مقصود او رمرتب ہو اگر اوسکو اس امر کے
اطلاع نہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ زید کاذب و ظالم ہے اور تدبیر مو سعی مین کوئی امر
خلاف شرع نکیا ہو بلکہ محض وکالت یا دلالی کے طور پر عمدہ تقریرون اور عاقلانہ کوششون
ور مستحکم تدبیرون سے سعی کی ہو تو اس اجرت کے حلال ہونے مین کچھ شبہ نہین اگرچہ زید باعتبار نیت
ور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گواہ یا وکیل کو اپنے سچے بیان کے یقین دلانے یا ثابت
کرنے یا مخالف کے اعتراض یا حاکم سے شبہونکے اوٹھانے یا بگڑے ہوے عنوان کے بنانے کے لیے اپنی
تقریر کو الفاظ مفید اور عنوان شایستہ سے ظاہر کرنا جبتک کذب محض نہو جائز ہے اسلیے کہ
اثبات حق مین کوئی شخص ملزم نہین ہو سکتا اور امر حق کبھی بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور مشکوک
نظر آتا ہے اوسوقت ایسی الفاظ اور عبارات سے جو اوس حق کو ثابت کرین تقریر کرنا اگر ممنوع
ہو تو بنا ر وکالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائین **وقف** اسکی تعریف مین فقہا مختلف
ہین امام صاحب کے نزدیک جو مال وقف کیا جاے وہ واقف کی ملک سے نہین نکلتا اور صاحبین کے
نزدیک جناب باریتعالی کے ملک مین آجاتا ہے لیکن بالاتفاق منافع اوس مال کا حق واقف ہو واقف
کسی خاص امر خیر کے لیے وقف کرے تو وہ اوسی کام مین صرف ہونگے ورنہ عموماً خیرات مین صرف ہون اور
وقف خاص مین جب مصارف وقف باقی نرہین تو تمام فقرا مستحق ہو جاینگے اور جب کہ متولی وقف
فاسق و غیر متدین نہو وقف کے مالکا باقی رکھنا لازم اور اوس سے ایسے منافع جو اصل مال کو
ہلاک نکرین اون لوگونکو جائز ہین جنکے حق مین وقف کیا گیا پس وقف کے جانور دوہنا دودہ اور بال
فروخت کرنے پھل پھول خشک لکڑیان بیچنا بحسب وصیت واقف صرف کرنا جائز ہے بلکہ
متولی وقف کو ایسی وقت بلا عذر توقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزین خراب یا کم قیمت ہو جائین
اوسکا لوکے خریدار ہے اور وہ اصل مال ہو جو بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہے بیچنا
جائز ہے جیسے سوکھے درخت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جبکہ ضرورتین نہون (عالمگیری
بحر الدر) اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بکسکتا ہے جیسے ایک باغ یا مکان وقف ہو اور
منافع اوسکا اوسکی مرمت کو کافی نہ ہو اور نہ بے مرمت اوسکا باقی رہنا ممکن ہے اوسوقت مین ایک
حصہ فروخت کرکے باقی کے حفظ و بقا مین صرف کرنا روا ہے مسئلہ جبکہ مسجد شکستہ ہو اور کوئی اوسکی مرمت

کا متکفل نہو تو اولاً وہ چیزین جو خارج مسجد مین جیسے حجرے وغیرہ اور آخر کو بعض حصہ اوسکا اوسی مرمت
مین جو اوسکی بقا اور حفظ کے لیے ضروری ہون صرف کی جائین یا بیچکر اونکی قیمت سے مرمت کیجائے
مسئلہ ایک شکستہ مسجد کو دوسرے شکستہ مسجد سے مرمت کرنا یا ایک درست مسجد مین دوسرے شکستہ مسجد
کی چیزین بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسمین علما مختلف ہین سنا ہی جناب استاذ عم فیضہ سے
کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اوسکی حفاظت نہو سکے تو دوسری مسجد آباد مین بوقت حاجت سخت
صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے حیلہ عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور حکماً اسکی دو صورتین ہین ا
اول ممنوع جبکہ ظاہر ریت کی نیت ہو اور حقیقت مین حق اللہ یا حق العباد کا کچھ خیال نکیا جاوے دوم
مشروع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنے کا قصد کیا جاوے یا ضرورت
یا اضطراب ہو یا ابتلاے حرام یا اور کوئی بڑا نفع پایا جاوے اور حیلے دو قسم کے ہوتے ہین ۱ تغیر عنوان
جیسے گیہون اور جو ملا کر بمقابلہ گیہون یا جو کی بیش و کم بیچنا یا دوسرے شہر سے زیور یا چاندی سونا منگایا او
الغرض سقوط خیار یا تقابض البدلین بایع سے کسی معتمد کو وکیل کر دیا ۲ تجدید عقد جیسے نفع رہن
کا مرتہن کو معاف کر دیا یا بعد بیع اثمار درخت کو ایکمدت تک بطور ہبہ یا اجارہ دیا پس ۱ زید نے
مکان رہن رکھکر راہن سے مفت رہنے کی اجازت لے لی یا نہایت مختصر کرایہ مقرر کر لیا ۲
نے عہ روپیہ بکر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمتی عسہ کی دی یا ستر ہ تولی چاندی اور تین گنڈے
جیسے اٹھارہ روپیہ کو بیچکر باہم مقاصہ کر لیا تو یہ معاملہ بلحاظ ورعایت ادای ربوا دیانتا موجب …
ہین اور اگر کسیے اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت مین علانیہ حرام سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو کوئی ہر …
نہین مسئلہ زید نہایت بیمار ہے یا اوسے قرضخواہون نے تنگ کیا ہے یا مصارف ضروری کے …
سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہین مگر ایک مکان رکھتا ہے جسکا بیچنا خواہ نہایت مضرت …
یا قیمت پوری نہین ملتی اور کوئی شخص بیوجہ او رہنفاکیدہ وگرو نہین رکھتا ایسی اضطرار کی حالت مین …
پہلے مکان رہن رکھا بعد ازان حق سکونت ہبہ کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد ازان رہن رکھا
تو عند اللہ بہ امید عفو ہے ۳ زید کے پاس ہزار کا مال بیوع فاسدہ یا ربوا یا رشوت وغیرہ کا جمع
ہے اوسنے الکہزار قرض لیکر اس مال سے ادا کر دیا پس اگر بہ نیت دفع اتہام و طعن ظاہر ہے …
ماخوذ ہوگا اور اگر قرضدار رہتا اور کوئی صورت ادا کی ممکن تھی یا کسی امر خیر مین اوسکو اعانت

ی گناہی ہوا اسی مال کے کچہ نہین ہے یا کوئی کافر مسلم ہوا یا فاسق نے توبہ کی اور ابہی
بت ایمانیہ ایسی نہین کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت حاجتمند کی اعانت مقصود ہے
س مال کی زکوۃ ادا کرنا ہو ان صور تو نمین بمجبوری اس حیلی کے اجازت ملسکتی ہے و کل
رہا لوی ہے ماہ صیام مین سفر کیا کہ روزہ نہ رکہنا پڑے ین ایام سر ما مین بدنیت قضا کرلو جائے
بنک گنہگار ہوگا اور اگر ضرورت واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تفریح سفر کرے مگر نیت خبیث
د تو مضائقہ نہین ہے بخوف وجوب زکوۃ مال تجارت مین ہو تجارت کی نیت نکی یا دو ایک مہینے
پلے سے نیت فسخ کر ڈالی یا دو نصاب مال تہا قریب ختم سال ڈیڑہ نصاب کسی معتمد کو ہبہ کر دیا
دلی مال خرید لیا ان سب صورتو نمین اگر ضروری یا اتفاقی مضمون ہے تو بری ورنہ ماخوذ ہوگا
ردا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین مرض الموت یعنی جس مرض مین بدون صحت کے انتقال کرے
ں اگر زید بیمار یا زخمی ہوکر اچہا ہو گیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مرگیا یا بعد صحت پہر وہی مرض
د کر آیا تو پہلا مرض مرض الموت نہین اگر مریض کے چند وارث ہین اور ایک کے ہاتہ کوئی شی بیچی
یع دوسرے ورثا کی اجازت پر موقوف رہیگی اور غیر وارث کی ہاتہ بیچے تو اوسکا حکم حکم وصیت
ہے یعنی جسقدر ثلث سی زیادہ ہو خریدار ادا کرے یا بیع فسخ کر دے مثلا زید مریض ہوا اور ایک
ان جسکی قیمت پانسو تہی دو سو کو عمرو کے ہاتہ بیچکر مرگیا اور بعد تجہیز و تکفین کل چہ سو کا مال
ید کا متروکہ بچا مگر کمی قیمت مکان جو تین سو ہے ملا کر نو سو ہوے اب عمرو کو وہ مکان اوسی دو سو کو
جائیگا اسلیے کہ کل متروکہ زید نو سو ہے جسکی تہائی تین سو ہوے اور ثلث مال تک وصیت جائز
ر اگر اسی صورت مین وہ مکان ایکسو چالیس کو لیگا تو کل متروکہ نو سو ساٹہ ہوا بقایا سی ترکہ چہ سو
کی قیمت تین سو ساٹہ کل نو سو ساٹہ اسکی تہائی تین سو بیس عمرو کو بطور وصیت چہوڑ
یے جائینگی باقی چالیس ادا کرے یا مکان پہیر دے ایسی ہی اگر بائع قرضدار ہے اور مال متروکہ
ای قرض کو کافی نہین تو وہ روپیہ جو عمرو نے قیمت مکان سے کم دیا ہے اگر باقیات قرض سے کم یا
ماوی ہے تو بالکل ادا کرے اور اگر زیادہ ہے تو اوس زیادتی کی ایک تہائی چہوٹ جائیگی مثلا
ید مریض نے ایک باغ عمرو کے ہاتہ بیس روپیہ کو بیچا اور قیمت اوسکی چالیس تہی کمی قیمت
یس ہے اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے اوسکے مال متروکہ سے فاضل ہے اب عمرو کو

بدون پورا روپیہ ادا کیے مکان نہین مل سکتا اور اگر فاضلات قرض پانچ تھے تو یہ پانچ قرضخواہ
لینگے باقی رہے پندرہ اسمین سے دس حق ورثا ہو اور پانچ عمر کو کم ہونگے کل مکان پچیس کا ہوا
ہان اگر کوئی قرضخواہ یا وارث نہو یا ورثا یا قرضخواہ معاف کردین تو عمر کو کچھ نہ دینا پڑیگا وکالت وکیل
یعنے نائب یا گماشتہ یا ملازم یا دوست یا عزیز جو کسی معاملہ کا کسی کی طرف سے مجاز ہو وکیل ہے اور دو ہونگے وکیل و موکل
عاقل و بالغ و آزاد ہونا شرط ہے (ہدایہ) بعد بیع کے اگر بایع کو معلوم ہوا کہ موکل نابالغ یا مجنون
یا غلام ہے تو مختار ہے کہ بیع قائم رکھے یا فسخ کرے وکیل یا موکل کا مرجانا یا مجنون یا غلام یا مرتد
ہوجانا یا اصل معاملہ کا جسکے لیے وکیل کیا تھا تمام یا معدوم ہوجانا یا خود موکل وکالت کو زائل اور وکیل کو
معزول کرتا ہے اطلاع دیجاوے یا نہ (عالمگیری) وکیل تین چیزون کا پابند ہے احکام موکل سے عرف
و مصلحت سے تعارف اہل معاملہ سے جبکہ زید نے بکر سے کہا کہ ایک فرش پانچ روپیہ کا بنوا دو بکر نے
چھ روپیہ کو خریدا یا پردے بنوا دیے یا بسترے یا چکین کا فرش بنوا دیا ان صورتو مین یہ معاملہ موکل پر
لازم نہین وکیل کیطرف منسوب ہوگا مگر جبکہ مخالفت میں بھلائی کہا تھا مدہ ہو اور عرف اور غرض کے خلاف
نہو جیسے یوں فرش چار کو خریدا تو موکل مستحق اور ذمہ دار ہے (عالمگیری) اور وکیل ملزم نہوگا البتہ
جبکہ زید نے عمر کو ایک چاقو قیمتی دو روپیہ کے خریدنے کا وکیل کیا اور عمر دو روپیہ کو دو اوسی قسم کے
چاقو لایا اب زید مختار ہے کہ دونو چاقو دو روپیہ کو لے یا واپس کرسکا اسلیے کہ عمر نے گو بڑا عمدہ کام
لیا مگر کیون الگ ہو چاقو ایک روپیہ کو نلیا جسمین موکل کی غرض حاصل اور ایک روپیہ واپس ہوتا
(ماخوذ ہدایہ) البتہ اگر ایسا ہو کہ بایع بدون دونو چاقو خریدے علیحدہ بیع نکرے اور وہ دوسرے
مقام پر اس قیمت پہ نہین ملتا تو منزل ہو رہے کہ موکل معاملہ وکیل پر مجبور کیا جاے وکیل نہ
دوسرا وکیل کرسکتا ہے نہ بعد تعیین کے معزول مگر باجازت موکل (ہدایہ) ایک ہی شخص بایع و
مشتری کا وکیل نہین ہوسکتا (ہدایہ) پس وکیل کو جائز نہین کہ اپنے وکالت سے ذاتی معاملہ
موکل سے کرے چونکہ وکالت بہ باب امانت اور تدین سے ہے موقع تہمت سے بچنا لازم ہے
لہذا ایسے شخص سے معاملہ جو عرفاً اسکی طرف منسوب ہو جائز نہین جیسے ماں باپ اولاد وغیرہ
مگر صاحبین کے نزدیک بقیمت مثل جائز ہے جب وکیل اوس مال سے معاملہ نکرے جو
اوسی موکل نے دیا تھا موکل کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ اپنی طرف منسوب کرے یا نکرے (ہدایہ) مثلاً

زید نے بکر کو ایک اشرفی یا من بھر جو بغرض خرید پارچہ دی بکر نے اپنے مال سے کپڑا خریدا یا وہ اسکو
بھیجا اور اسکی قیمت سے خرید کیا اب زید اوسکے لینے نہ لینے کا مختار ہے (ہدایہ) مگر جبکہ وکیل کو ایسی
تعمیل یا قرض کی اجازت دیگئی ہو وکیل ابتدا امین ہے اور جب شرط کی مخالفت کرے یا جب
موکل مبیع طلب کرے اور وکیل دینے سے انکار کرے اگرچہ یہ انکار اسلیے ہو کہ موکل ثمن دیدے مگر
لیکن ضامن سمجھا جائیگا (ہدایہ) بیع مال اگر خود بھی تلف ہو تو اوسے دینا پڑیگا جب زید نے بکر کو ایک
معین گھوڑی کے خرید کا موکل کیا بکر کو اپنے لیے خریدنا نہ چاہیے کفیل وکیل نہیں ہو سکتا۔ وکیل کو
خیار رویت و رد عیب کا مشتری کیطرح اختیار ہے مگر جب مبیع موکل کو سپرد کیا وکیل کا اختیار
زیادہ اختیارات موکل کو حاصل ہونگے رسول پر تقاضا ہو سکتا ہے نہ وہ کسیطرح کا اختیار
رکھتا ہے صرف درمیانی اور پیغام رسان ہے (ہدایہ) مال مباح میں شراکت اور وکالت باطل ہے
کیونکہ یہ امور استحقاق اور روایت سے متعلق ہیں اور مال مباح میں قبض و تقدیم سے حق حادث
ہوتا ہے بخلاف اجرت کے کہ اوسکی منافع مستاجر کیطرف رجوع کرتے ہیں **باب الربوا** سود
لینا دینا حرام قطعی ہے اسکا منکر کافر اور مرتکب سخت گنہگار و فاسق ہے قال جل شانہ وحرم
الربوا وقال الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس وقال
یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات وقال یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم
مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ولعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل
الربوا وموکلہ وشاہدیہ وکاتبہ (تیسیر الوصول) وقال لیاتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل
الربوا فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ او غبارہ (ابو داؤد) سود جسطرح قرآن و حدیث سے حرام
ہے ایسی ہی عقل بھی اسکو برا سمجھتی ہے اور کبھی اسکی جواز کا فتوی نہیں دیتی کیونکہ بیع اسلیے
موضوع ہے کہ بائع و مشتری نفع کے ساتھ اپنے حاجت کے اسباب حاصل کر سکیں اگر جانبین کا
نفع نہ ہوتا تو باہم تاجر و مخیر معاملے کیا صورت تھی اور حاجت نہ ہوتی تو غیر تاجر کو خرید و فروخت
کیا ضرورت تھی اس صورت میں معاملات بیع و شرا کا بالکل عدم ہو جاتے اور اس حکمت
الخیر اور مدبر منتظمہ میں خرق آتا مگر نفع اور حاجت کا یقینی ہونا ضرور نہیں بلکہ احتمال بھی کافی
ہے کیونکہ بیع و شرا مدبر معاش ہے اور تدبیر کا یقینی ہونا ضرور نہیں بلکہ حاجت کا احتمال

تو کُھلا ہوا ہے کہ اسیکو نقد کیسیکو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بہی مسلم ہے کیونکہ دو مختلف
چیزونمین بیشی وکمی وبرابری معلوم نہین ہوسکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کی اعتبار
سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجہتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہوگیا اور ربوا مین دونو شرطین مفقود
ہین پس غرض بیع کی باطل ہوئی اور عقل ایسے بیہودہ بلکہ مخل مقصود عقود کو کسیطرح نہین
پسند کرسکتی علت ربوا کی دو چیزین ہین ۱ اتحاد قدر ۲ اتحاد جنس یعنے ذات اس اعتبار سے
کل مالونکی چار قسمین ہین ۱ متحد القدر والجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آہن بمقابلہ آہن
۲ متحد القدر فقط جیسے چاندی سونا آہن مس۔ سرخی چونا ۳ متحد الجنس فقط جیسے
تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ ایک ہی قسم اور قیمت کی ہون ۴ مختلف
الجنس والقدر جیسے زعفران گیہون یا لوہا اور انیٹ وغیرہ پس شکل اول مین فضل ونساء دونو
حرام ہین اسلیے کہ جو زیادتی بے عوض ہو وہ ربوا ہے اور نقد مین تو زیادتی حقیقۃً موجود ہے
اور قرض مین حکماً زیادتی ہے اسلیے کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شے قرضاً لیکر دیتے
کو بیچتے ہین نقد مین (۱۵) کو بخوشی دیتی ہین اور شکل دوم وسوم مین فضل حلال ہے کیونکہ
بدون قدر وجنس کے کمی بیشی معلوم نہین ہوسکتی اور نساء حرام ہے اسلیے کہ نقدیت سے شبہ
زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوا مین شبہ بمنزلہ حقیقت ہے بخلاف فضل کے کہ اوسکا شبہ نقدیت
سے ضعیف ہوکر ساقط ہوگیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچہ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی اسکے عوض
متصور ہو لغو ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حکمی اور مشتبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی ومتعین ہے شکل چہارم
مین فضل ونساء دونو حلال ہین اور احکام ربوا ایسی مالونسے متعلق ہی نہین **کلیات اتحاد**
جنس سے ایک ہی قسم کی چیزین مراد ہین جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانورونکے گوشت
کھالین مختلف درختونکے پہل پہول۔ لکڑیان۔ مختلف جواہرات جیسے الماس۔ یاقوت۔ زمرد۔ سونے
یا لوہا۔ تانبا پیتل۔ رانگا۔ گاڑہا۔ تنزیب۔ نین سکہ۔ گلبدن۔ اطلس۔ یا مختلف کتابین گلستان
بوستان۔ میزان منشعب۔ مختلف عطر۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہین مگر وہ چیزین جو نہ عددی
متقارب ہین نہ کیلی نہ وزنی اس حکم مین داخل نہین بلکہ اونکا قرضاً بیچنا دوسرے وجہ سے منع ہے
جسکا ذکر بیع مقائضہ مین کیا گیا اعتبار اوصاف واضح رہے کہ ہم جنس اشیا مین جو فرق اور

ہ ل وصعت کی اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمین ہین ۔ اختلاف جیسے اکثر ہیوے ۔ علم جو مقامات
نفل وغیرہ سکے اعتبار سے مختلف ذوالقدر یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہین انمین وصعت کے
اعتبار سے باہم بیشی وکمی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید یا ردی یا سواے
لیسی یعنی وہ وصف جو ہمارے صناعت خاص سے پیدا ہوی ہون پس اگر اونمین اصل و مادہ
بنیہ باقی رہے اور کوئی شی سواے صناعت کی ایسی زیادہ نہوی ہو جسکی ملانیسے کچھ بڑا اثر پیدا ہو
یسے سوت اور کپڑا یا ریشم اور اطلس یا لکڑی اور لوہے اور تانبے اور چمڑے وغیرہ کے اشیا یا تیل اور
یہ سب باہم ہم جنس ہین اسلیے کہ اصل و مادہ بعینہ موجود ہے اور سواے صناعت کے کچھ زیادتی نہین ہوی
اگر اصل و مادے پر کوئی شی زیادہ ہو گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روئی اور سوت اور کپڑا
رس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب یا انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہین اسلیے کہ انکی اصل بعینہ باقی نہین رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز مین مل جاے
تبہی اوسکا اعتبار ہوگا اسلیے کہ ہر حال سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے
حالت اونکی یعنے ثمنیت کسی حال مین باطل نہین ہو سکتی بخلاف اور اشیا کے کہ وہ حالت ترکیب
مین دوسرا حکم پیدا کرتی ہین پس جائز نہین کہ کھوٹی اور کھری چاندی یا سونے کی باہم بیع و شرا مین
بیشی وکمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور ریل دو حصے دوم قدر اسمین اتحاد شرط ہے یعنی
دو چیزین ایک پیمانی یا باٹ سے تولی جائین باہم متحد القدر ہین پس چاندی سونا ۔ لوہے ۔ تانبے
ہم قدر نہین ایسی ہی کیلی و وزنی مین اتحاد نہین ہو واضح رہے کہ ہر شے مین ایک ادنی مقدار
ہوتی ہے جسکا معاملہ مین لحاظ و حساب ہوتا ہے اور اوس سے کم کا حساب نہین ہوتا اور
اسی ادنی مقدار کی اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس بھوسا ۔ لکڑی ۔ کانسی ۔ کوئلا وغیرہ ہموزن
ہین ۔ اور ہر قسم کے اناج جو تولی جاتی ہین ہموزن ہین ہر قسم کی مٹھائیان روغن زرد شہد
بھی ہموزن ہین ۔ لوہا ۔ تانبا ۔ سیسا ۔ پیتل ۔ رانگا ۔ وغیرہ ہموزن ہین چاندی سونا ہموزن
ہے ہر روغن خوشبو ہموزن ہے عطر ۔ مشک ۔ عنبر ۔ زعفران ۔ وغیرہ ہموزن ہے الماس
وقت ایک میزان ہے ایسی ہی کیلی چیزین بھی مختلف و متحد ہین اور صرف میزان کا متحد ہونا
کافی نہین اسلیے کہ بعض انکی بالکل متمیز نہین شریک صنف مین جیسے لوہا ۔ چاندی اور بعض لگانا

تو کھلا ہوا ہے کہ کسیکو نقد کسیکو مال کی ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ دو مختلف
چیزوں مین بیشی و کمی و برابری معلوم نہین ہو سکتی پس ہر شخص اپنی رغبت یا حاجت کے اعتبار
سے اپنے معاملے کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ امر مسلم ہو گیا اور ربوا مین دونو شرطین مفقود
ہین پس غرض بیع کی باطل ہوئی اور عقل السیم بیہودہ بلکہ مخل مقصود عقود کو کسیطرح نہین
پسند کر سکتی علت ربوا کی دو چیزین ہین ۱ اتحاد قدر ۲ اتحاد جنس یعنے ذات اس اعتبار سے
کل مالونکی چار قسمین ہین ۱ متحد القدر والجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آہن بمقابلہ آہن
۲ متحد القدر فقط جیسے چاندی سونا آہن مس ۔ سرخی چونا ۳ متحد الجنس فقط جیسے
تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ وہ ایک ہی قسم اور قیمت کی ہون ۴ مختلف
الجنس والقدر جیسے زعفران گیہون یا لوہا اور انیٹ وغیرہ پس شکل اول مین فضل و نسا دونو
حرام ہین اسلیے کہ جو زیادتی بے عوض ہو وہ ربوا ہے اور نقدین تو زیادتی حقیقۃ موجود ہے
اور قرض مین حکماً زیادتی ہے اسلیے کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شے قرضاً ایکروپیہ
کو بیچتے ہین نقدین (۱۵) کو بخوشی دیتے ہین اور شکل دوم و سوم مین فضل حلال ہے کیونکہ
بدون قدر و جنس کے کمی بیشی معلوم نہین ہو سکتی اور نسا حرام ہے اسلیے کہ نقدیت سے شبہ
زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوا مین شبہ بمنزلہ حقیقت ہے بخلاف فضل کے کہ اوسکا شبہ نقدیت
سے ضعیف ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقدکی اسکے عوض
متصور ہو لغو ہے کیونکہ زیادتی نقدکی حکمی اور مشتبہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم
مین فضل و نسا دونو حلال ہین اور احکام ربوا ایسی مالونسے متعلق ہی نہین **کلیات اتحاد**
جنس سے ایک ہی قسم کی چیزین مراد ہین جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانورونکے گوشت
کھالین مختلف درختونکے پھل پھول ۔ لکڑیان ۔ مختلف جواہرات جیسے الماس ۔ یاقوت ۔ زمرد ۔ سونے
یا لوہا ۔ تانبا پیتل ۔ رانگ ۔ گاڑہا ۔ تنزیب ۔ نین سکھ ۔ گلبدن ۔ اطلس ۔ یا مختلف کتابین گلستان
بوستان ۔ میزان منشعب ۔ مختلف عطر ۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہین مگر وہ چیزین جو نہ عددی
متقارب ہین نہ کیلی نہ وزنی اس حکم سے داخل نہین بلکہ اونکا قرضاً بیچنا دوسرے وجہ سے منع ہے
جسکا ذکر بیع مقائضہ مین کیا گیا **اعتبار اوصاف** واضح رہے کہ ہم جنس اشیا مین جو فرق اور

بہ ل وصف کی اعتبار سے آتا ہے اوسکی دو قسمین ہین سے اخلاقی جیسے انگریزیوں سے - علم جو متعلقات
نفل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف والقدر یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہین انہین وصف سے کے
اعتبار سے باہم بیشی وکمی ممنوع ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید یا ردیا سواہ
لیسی یعنی وہ وصف جو ہمارے صنعت خاص سے پیدا ہوی ہون پس اگر انمین اصل و مادہ
عینیہ باقی رہے اور کوئی شئ سوای صناعت کی ایسی زیادہ نہوی ہو جسکی بلا انمین کچھ اثر پیدا ہو
جیسے سوت اور کپڑا یا ریشم اور اطلس یا لکڑی اور پیہر اور تانبہ اور کھچڑ ہی وغیرہ کے اشیا یا تیل اور
یہ سب باہم عجنس ہین اسلیے کہ اصل و مادہ بعینہ موجود ہے اور سوای صناعت کی کچھ زیادتی نہین ہوئی
اگر اصل و مادی پر کوئی شئ زیادہ کی گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روئی اور سوت اور کپڑا
رس اور شکر اور مٹھائی یا انار سیب یا انگور اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر
جنس ہین اسلیے کہ انکی اصل بعینہ باقی نہین رہی مگر سونا چاندی اگر کسے دوسری چیز مین مل جائے
بہی اوسکا اعتبار ہوگا اسلیے کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و معتبر ہوتا ہے سے
حالت اونکی یعنے ثمنیت کسی حال مین باطل نہین ہوسکتی بخلاف اور اشیا کے کہ وہ حالت تبدیل
دوسرا حکم پیدا کرتی ہین پس جائز نہین کہ کہوٹی اور کہری چاندی یا سونیکی باہم بیع وشرا مین
بیشی وکمی کرین مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور میل دو حصہ دوم قدر اسمین اتحاد شرط ہے یعنی
دو چیزین ایک پیمانی یا باٹ سی تولی جائین باہم متحد القدر ہین پس چاندی سونا - لوہے - تانبہ
ہم قدر نہین ایسی ہی کیلی و وزنی مین اتحاد نہین ہو واضح رہے کہ ہر شے مین ایک ادنی مقدار
تی ہے جسکا معاملہ مین لحاظ و حساب ہوتا ہے اور اوس سے کم کا حساب نہین ہوتا اور
ی ادنی مقدار کی اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس بہوسا - لکڑی - کانشہ - کوئلہ وغیرہ ہموزن
نا - اور ہر قسم کے اناج جو تولی جاتی ہین ہموزن ہین ہر قسم کی مٹھائیان روغن زرد شہد
کی ہموزن ہین - لوہا - تانبا - سیسہ - پیتل - رانگا - وغیرہ ہموزن ہین چاندی سونا ہموزن
ہر روغن خوشبو ہموزن ہے عطر - مشک - عنبر - زعفران - وغیرہ ہموزن ہے الماس
وت ایک میزان ہے ایسی ہی کیلی چیزین بہی مختلف و متحد ہین اور صرف میزان کا متحد ہونا
نہین اسلیے کہ بعض انکی بالکل میزان مین شریک نہین جیسے لوہا - چاندی اور بعض انکا

ایک ہی ترازو اور باٹ سے تلتی ہیں مگر اونکی مقدار ملحوظ میں اختلاف ہی مثلاً جو ادنی مقدار لوہے تانبے
مین ملحوظ و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی مین غیر محسوب ہی اور جو شیرینی مین محسوب ہے وہ غلہ مین
غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس مین ملحوظ ہی وہ چاندی سونے مین نہین ایسی عطر و مشک مین جو مقدار
معتبر ہے روغن خوشبو مین نہین ہے دیکھو عطر وغیرہ کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے اور امتحانا ایک
مقدار مستعمل ہو جاتی ہے کبھی چاندی سونے مین ایسا نہین ہوتا اور جسقدر چاندی سونا امتحانا
کسوٹی یا گلانے مین ضایع ہوتا ہے الماس مین ایسا نہین ہے مگر تمیز و فرق ایسے اشیا کا بذریعہ
غور اور کمال تفقہ سے متعلق ہی سوم گز مقدار شرعی نہین کیونکہ گز سے طول و عرض معین ہو جاتا مگر
مساوات ذاتی حاصل نہین ہوتی چہارم جب عمدہ اور بری چیز ونکا باہم مبادلہ منظور ہو تو وہ مخلص
جو حدیث سے منصوص ہی یہ ہی اشعار جیسے گندم سے بدلین گندم کو بیش و کم کچھ بری بھلی مین نہو
جو منظور بیش و کم کا طور ہو سیاہ گندم کی تولا کچہ اور ہو تا تر انتفع بہر نہ ہو معیوب ہو دوسرے کے عوض مین
ہو محسوب ہو سیم و زر مین جو غش زیادہ ہو ہو بیچ جسطور سے ارادہ ہو ہو ایسی ہا ونمین جب مبادلہ
ہو ہو اور تخمینہ پر معاملہ ہو یا نہ تلے یا سے بیری اگر طعام ہو ایسی بیع و شرا مین تجہہ حرام مسئلہ عالمگیری مین
کا ایک چیز کے عوض تیل یا ایک خوشبو ہو دوسرا لی خوشبو کا باہم بدلہ نہین چاہیے کہ خوشبو ایک مین زیادہ ہی اگر اموال
مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہین اور ہر شخص کو نفع اوٹھانیکا حق ہے انمین بعض وہ ہین
جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد پل یہ قابل ملک
اور قبض نہین اور بعضونمین قبضہ و ملک مقصود ہی جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشکار گھاس وغیرہ
انمین تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد مین بیٹھ گیا یا راہ مین چلا جاتا ہے یا
ظرف وضو او ٹھا لیا یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن مین کر لیا یا خشکار پکڑ لیا یا گھاس کھود لی اب دوسرے کو
ممانعت و مزاحمت کا حق نہین ہے کیونکہ آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہی خرمی یا اشکر وغیرہ کہ

[illegible]

[illegible]

عہ اور نہ بسبب غصب زمین کی حرام مگر جو پانی بارش یا کنوئین یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ مین محفوظ کیا جاے وہ

مباح مین لانا ہی جاسکتے ہین اتمد بحقیقی سے ملک مین آجاتا ہے (عالمگیری) مگر جب وہ شی
مشاع بینہ ضیافت کے لیے مباح کی گئی ہو تو اوسی کام مین صرف ہوگی جیسے طعام دعوت کا جماعت
کو کہانا نہ کہ لیے مباح کیا جاتا ہے پس جائز نہین ہے کہ طعام دعوت مین دوسرے کو خود شریک کرلے
یا ہو چیز لیجائے یا بیچے مگر باجازت مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوسی
دعوت مین شریک نہ ہو دی اور یہ بہی اختیار نہین کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کہانا اوٹھا لی جبکہ حقیقی علیحدہ
ہون (مجمع البرکات) کیونکہ وہ خاص اوسیکے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسینے
ایک جماعت کو مباح کی اور حصہ نکیے تو امام صاحب کے نزدیک یہ ہبہ جائز نہین (شرح وقایہ
مباح کی جیسا کہ دعوتون ہوتا ہے تو اوسکا استعمال سبکو جائز ہے بدون قبض و ملک کے
مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلا کسی تنگ راہ مین ایک طرف سے چھکڑا اور دوسرے طرف سے
آتا ہی اب چھکڑے اسکے پہیے بیچ مین لگ گئے ہو سوار ہے یا ایک گاڑی وسط راہ مین جاتی ہے جس سے
کے راہگیر کو نکل جانے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہین ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایکطرف
اگر کوئی دوسرا اوسکی گاڑی کو ضرر نہو سکا ضرر عام یعنی سوائے متعارف فائدونکے کسیکو ایسے کرنے
مباح یا عام کا حق نہین ہے جس سے عموما مضرت ہو جیسے راہ مین کوئی بدبو یا نجاست پہینکنا
بدی یا موذی جانور چھوڑنا یا ایسا بیہودہ عمل کرنا جو موجب حرج و تکلیف ہو یا تالاب مین
کوئی چیز ڈالنا جس سے سب مچھلیان مرجائین یا پانی بدبو بدمزہ ہوجاوے یا جنگل کی گہاس
ہوجاوے یا صفت متعین اسطرح کہانا جس سے خواہ مخواہ دوسرونکو تنفر ہو اور طبیعت مالش
استحقاق عام ممتنع ہین اور مباح اصول کا بیچنا اور اجارے پر دینا قبل ملک جائز نہین مگر جبکہ
نے قبضہ کرلیا اور بیچا تو اوسی خریدنا پہر بیچنا روا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسے پل تالاب نہر سڑک چراگاہ
حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہوا مسئلہ کہ اسپر زمین مین جو اور پا اوسی تخمو
مملوک اور قابل بیع ہوجاویگی (حموی) مسئلہ جتنی جانور کسی کے مکان مین رہین یا بچہ
تو صاحب مکان مالک ہوگا بلکہ جو پکڑ لیوے مالک ہے ہان کسیکو یہ حق نہین کہ اونکو شکار کرے
اوسکے گہر مین کسی قسم کی مداخلت کرے اور بیلچہ اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا

ایک ہی ترازو اور باٹوں سے تلتی ہیں مگر اونکی مقدار ملحوظ میں اختلاف ہے مثلاً جو ادنی مقدار لوہے یا نبی
میں ملحوظ و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہے اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلہ میں
غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں ملحوظ ہے وہ چاندی سونے میں نہیں ایسی عطر و مشک میں جو مقدار
معتبر ہے روغن خوشبو میں نہیں ہے دیکھو عطر وغیرہ کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے اور اسقدر ایک
مقدار مستعمل ہوجاتی ہے کبھی چاندی سونے میں ایسا نہیں ہوتا اور جسقدر چاندی سونا امتحاناً
کسوٹی یا گلانے میں ضایع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسے اشیا کا بہت
غور اور کمال تفقہ سے متعلق ہے سوم گز مقدار شرعی نہیں کیونکہ گز سے طول و عرض متعین ہوجاتا ہے
مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چہارم جب عمدہ اور بری چیز ونکا باہم مبادلہ منظور ہو تو وہ مخلص
جو حدیث سے منصوص ہے یہ ہے اشعار چنانچہ گندم سے بدلیں گندم کو بیش و کم کچھ بری بھلی میں نہو بلکہ
ہوجو منظور بیش و کم کا طور ہے سو بیچ گندم کو تو لا کچھ اور ہے تا تو ا تقیع پھر ہو معیوب ہے دوسرے کے عوض میں
ہو محسوب ہے سیم و زر میں جو غش زیادہ ہو ہے بیچ جسطور سے ارادہ ہو ہے ایسی ہی تو نہیں جب مبادلہ
ہو ہے اور تخمینہ پر معاملہ ہو یا نہ تلجائے تیری اگر طعام ہے ایسی بیع و شرا میں تجھپر حرام مسئلہ عالمگیریہ میں ہے
ایک چیز کے دو تیل یا ایک خوشبو ہے دوسری خوشبو کا باہم برابر نہیں بیچنا کہ خوشبو ایک میں زیادہ ہے اگر اموال
مباح یعنی جنکا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اوٹھانیکا حق ہے انمیں بعض وہ ہیں
جنکا دوام اور بقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارع عام جنگل دریا مسجد سبیل بمقابل ملک
اور قبض نہیں اور بعضوں میں قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشکار گھاس وغیرہ
انمیں تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
ا طرف وضو او ٹھالیا یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشکار پکڑ لیا یا گھاس کھود لی اب دوسرے کو
ممانعت و مزاحمت کا حق نہیں ہے پہلا آدمی مستحق اور قابض ہوگیا ایسی ہی خرمی یا شکر وغیرہ کہ

[illegible]

[illegible]

عہ اور زمین بسبب قبضہ زمین کا حرام مگر جو پانی بارش یا کنوئیں یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ میں محفوظ کیا جاسے وہ

ورس ۔ نثار میں لٹائی جاتی ہیں تو بغیر قبض سے ملک میں آجاتی ہیں (عالمگیری) مگر جب وہ چیز
خاص شخص کے لیے نثار کی گئی ہو تو اوسی کام میں صرف ہوگی جیسی طعام دعوت کا جماعت
خاص کے واسطے نثار کیا جاتا ہے اس میں جائز نہیں ہے کہ طعام دعوت میں دوسرے کو خود شریک کرے
یا بچا ہوا جیسا لے جانے یا بیچے مگر باجازت مالک (عالمگیری) یا کسی سائل یا خادم کو یا اوسکو جو اوسی
خوان میں شریک ہی دی اور یہ بھی اختیار نہیں کہ دوسرے شخص کے سامنے سے کھانا اوٹھالے جبکہ حصے علیحدہ
ہوں (مجمع البرکات) کیونکہ وہ خاص اوسکے لیے ہے اگرچہ صاحب دعوت مختار ہے مسئلہ اگر کسی
نے ایک جماعت کو ہبہ کی اور حصے نکیے تو امام صاحب کے نزدیک یہ ہبہ جائز نہیں (شرح وقایہ)
اور اگر مباح کی جیساکہ دعوتیں ہوتا ہے تو اوسکا استعمال سب کو جائز ہے بدون قبض و ملک کے
مگر مصلحت و ضرورت کی رعایت ہوگی مثلاً کسی تنگ راہ میں ایک طرف سے چکڑا اور دوسری طرف سے
ہوڑا آتا ہے اب چکڑی کے پہیے میں لگنے ہیں سوار پریشان یا ایک گاڑی وسط راہ میں جاتی ہے جس سے
پیچھے کے راہگیر کو نکل جانے اور اپنی متوسط رفتار کا موقع نہیں ملتا پس ضرور ہے کہ گاڑی ایک طرف
کر دیجائے اگر کوئی دوسرا اوسکا گاڑی کو مضر ہو تو اسے ازراہ عام بیٹھو سوائے متعارف فائدہ کے کسیکو ایسے کسے
انتفاع یا کام کا حق نہیں ہے جس سے سب کو ضرر ہو جیسی راہ میں کوئی بدبو یا نجاست پھینکنا
یا درندے یا موذی جانور چھوڑنا یا ایسا بیہودہ عمل کرنا جو موجب حرج و تکلیف ہو یا تالاب میں
ایسی کوئی چیز ڈالنا جس سے سب مچھلیاں مر جائیں یا پانی بدبو بدمزہ ہو جاوے یا جنگل کی گھاس
خشک ہو جاتی ہے پھونک دیتے ہیں اسطرح کھانا جس سے خواہ مخواہ دوسروں کو تنفر ہو اور طبیعت مالش
کرے یا استحقاق عام ممنوع ہیں اور مباح اصول کا بیچنا اور اجارہ پر دینا قبل ملک جائز نہیں مگر جبکہ
کسی ظالم نے قبضہ کر لیا اور بیچا تو اوسی خریدنا پھر بیچنا روا ہے یا کسی شخص نے اپنی محنت و صرف
خاص سے ایسے مقامات تیار کیے تو معاوضہ اوسکا صحیح ہوگا جیسے پل تالاب نہر سڑک چراگاہ
وغیرہ اسی حق عام ساقط اور تصرف و معاوضہ جائز ہے مسئلہ گھاس اپنی زمین میں بوئی یا اوسے محفوظ
رکھے تو مملوک اور قابل بیع ہو جائیگی (حموی) مسئلہ چشمہ یا جانور کسی کے مکان میں رہیں یا بچہ
دیں تو صاحب مکان مالک نہوگا بلکہ جو پکڑ لیوے مالک ہے مگر کسیکو یہ حق نہیں کہ اوسکے شکار سے
لیے اوسکے گھر میں کسی قسم کی مداخلت کرے اور اگر یہ مکان اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا

جیسے کبوتر ونکی چھتری تو بعًا مالک ہو جائیگا (کنز الدقائق) رکاز وہ مال جو زمین یا ویرانہ یا پہاڑ سے نکلے پس اگر یہ خلقی ہے جیسے جواہر - موتی - لوہا - سیسہ - چاندی - سونا - وغیرہ اسی معدن کہتے ہین اور اگر وضعی ہے یعنے کسینے دفن کیا ہو تو کنز ہے اور کنز کی تین قسمین ہین ۱ اسلامی جیسے کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکہ یا علامت مخصوصہ اہل اسلام ۲ کنز کفر جیسے کوئی نشانی کفر کی ہو ۳ مشتبہ یعنے کوئی ایسی علامت نہو جس سے تمیز و تخصیص ہو سکے اور یہ بعضونکے نزدیک کنز اسلام کی حکم مین ہے اور بعض کے نزدیک کنز کفر کے حکم مین ہے اور وہ مقام جہان کنز یا معدن نکلے چار قسم کے ہونگے ۱ مباح جیسے پہاڑ جنگل ویرانہ ۲ عشری ۳ خراجی یعنے وہ زمین جنپر بحقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہو ۳ مملوک کھیت یا باغ وغیرہ ۴ محفوظ جیسے گھر اور احاطہ وغیرہ پس مباح و عشری و خراجی مین معدن ہو یا کنز کفر پانیوالیکا حق ہے اور خمس حق بیت المال ہے اور مملوک و محفوظ مین معدن مالک کا ہی اور خمس واجب نہین ہان ایک روایت مین ارض مملوک مین بھی خمس ہے اور کنز کفر اوسی ملیگا جسی اول فتح مین سلطان نے مالک بنایا ہو یا اوسکو ورثہ لین ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی معروف نہو لیگا اور وہ موجود یا مسلمان نہو تو دہقان قابض لے ورنہ حق بیت المال ہے اور کنز اسلام ہر حالمین لقطہ ہے یعنے وہ پڑا ہوا مال جسے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کر کے اگر غنی ہو تو تصدق کردے اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو اوسے اختیار ہوگا کہ مال لے یا ثواب خمس او نہین جو زمین سے جو پگھل سکتی ہین جیسے چاندی سونا لوہا تانبا وغیرہ اور کسی مین نہین آور حربی مستامن اگر باذن امام زمین کھودے اور کچھ پائے تو

بحسب شرط باطل ہوگا ورنہ نہ (عالمگیری) سوم حقوق محضہ یعنی جو کسی فعل یا بدل کے سبب معاوضہ وغیرہ
مین واجب ہوئے ہون بلکہ محض شرع یا سوا عید یا عرف یا عنوالبا جاریہ یا قدامت یا قرابت وغیرہ
پر مبنی ہون پس یہ حقوق خواہ مالی ہون جیسے مہر میراث وغیرہ خواہ غیر مالی جیسے امامت کرنے اور
خطبہ پڑھنے اور اذان دینے کا حق یہ سب سات قسم کے ہین ۱ محض دفع ضرر جیسے حق شفعہ ۲ غیر
مستقل جیسے نفقات ۳ متعلق بغیر جیسے وظائف امامت ۴ متعلق بملک غیر جیسے حق علو
و حق مرور وغیرہ ۵ فارغ جیسے حق تصنیف ۶ غیر موجود و غیر مملوک جیسے مواعید قبل از وقت
غیر موکد جیسے اموال غنیمت جو دار الاسلام مین نہ لائی گئے ہون پس ۱-۲-۳-۴-۶-۷
مین انتقال ہے نہ معاوضہ اور (۷) مین ضمان بھی نہین اور (۳) مین انتقال و معاوضہ
شرط پر جائز ہے کہ وہ لوگ جنسے اس حق کا تعلق ہے تسلیم کرلین اور (۵) مین مطلق انتقال و معاوضہ
صحیح ہے ہر چند تفصیل اور انضباط انکا مشکل ہے مگر مختصر کچھ ذکر کیا جاتا ہے ۱ حق شفعہ کا عوض
اور انتقال ناجائز ہے (ہدایہ) کیونکہ محض دفع ضرر جوار کے لیے مشروع ہے (شامی) اور جب شفیع
بعوض یا بلا عوض دست بردار ہو پھر اوسی حق حاصل نہین ہو سکتا اسلیے کہ اختیار سے اوسکے
ضرر باطل ہوئی اور اس حق مین انتقال نہین بلکہ اسقاط ہے والساقط لا یعاد ایسی ہی مخیرہ کا حکم ہے (شامی)
اور تقسیم زوجہ مین بھی یہی حکم ہے (شامی) اگر اسمین رجوع کا حق باقی ہے اسلیے کہ یہ حق وقتاً فوقتاً
حادث ہوا کرتا ہے پس جو اسقاط حق موجود پر ہے حق حادث پر اوسکو ہی اختیار باقی ہے
۲ نفقات ۳ میراث ۴ سے لا شفعون ہا ۵ ان مین انتقال باطل ہے یعنو دوسرے کو اس و ...

[illegible]

[illegible]

جیسے کبوتر ونکی چھتری تو معًا مالک ہوجائیگا (کنز الدقائق) رکاز وہ مال جو زمین یا دریا یا پہاڑ
سے نکلے پس اگر یہ خلقی ہے جیسے جواہر - موتی - لوہا - سیسہ - چاندی - سونا - وغیرہ اسی معدن
کہتے ہین اور اگر وضعی ہے یعنی کسینے دفن کیا ہو تو کنز ہے اور کنز کی تین قسمین ہین ۱ اسلامی جیسے
کوئی علامت اسلامیہ ہو جیسے کسی مسلمان بادشاہ کا سکہ یا علامت مخصوصۂ اہل اسلام ۲ کنز کفر جیسے
کوئی نشانی کفر کی ہو ۳ مشتبہ یعنی کوئی ایسی علامت نہو جس سے تمیز و تخصیص ہو سکے اور یہ
بعضونکے نزدیک کنز اسلام کے حکم مین ہے اور بعض کے نزدیک کنز کفر کے حکم مین ہے اور وہ مقام
جہان کنز یا معدن نکلے چار قسم کے ہونگے ۱ مباح جیسے پہاڑ جنگل ویرانہ ۲ عشری خراجی یعنے
وہ زمین جنپر بحقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہو ۳ مملوک کھیت یا باغ وغیرہ ۴ محفوظ
جیسے گھر اور احاطہ وغیرہ پس مباح وعشری وخراجی مین معدن ہو یا کنز کفر پانیوالے کا حق ہے اور
خمس حق بیت المال ہے اور مملوک ومحفوظ مین معدن مالک کا ہے اور خمس واجب نہین
ہان ایک روایت مین ارض مملوک مین بھی خمس ہے اور کنز کفر اوسی ملیگا جسکو اول فتح مین
سلطان نے مالک بنایا ہو یا اوسکے ورثہ لین ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلے کوئی
معروف نہوگا اور وہ موجود یا مسلمان نہو تو دہقان قابض لے ورنہ حق بیت المال ہے اور کنز
اسلام ہر حال مین لقطہ ہے یعنے وہ پڑا ہوا مال جسے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کرکے اگر غنی ہو
تصدق کردے اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو
اوسے اختیار ہوگا کہ مال لے یا ثواب خمس اون چیزون مین ہے جو پگھل سکتی ہین جیسے چاندی سونا
لوہا سیسہ وغیرہ اور کسی مین نہین اور حربی مستامن اگر باذن امام زمین کھودے اور کچھ پائے تو

حسب شرط مالک ہوگا ورنہ نہ (عالمگیری) سوم حقوق محضہ یعنی جو کسی فعل یا بال کے معین معاوضہ وغیرہ
مین واجب ہوتے ہون یا کہ محض شرع یا سوا عید یا عرف یا ضوابط جاریہ یا قدامت یا قرابت وغیرہ
پر مبنی ہون پس یہ حقوق خواہ مالی ہون جیسے مہر میراث وغیرہ خواہ غیر مالی جیسے امامت کرنے اور
خطبہ پڑھنے اور اذان دینے کا حق یہ سب سات قسم کے ہین (۱) محض دفع ضرر جیسے حق شفعہ (۲) غیر
مستقل جیسے نفقات (۳) متعلق بغیر جیسے وظائف۔ امامت (۴) متعلق بملک غیر جیسے حق تعلی
و حق مرور وغیرہ (۵) فارغ جیسے حق تصنیف (۶) غیر موجود و غیر مملوک جیسے مواعید قبل از وقت
تحریر ہو کر جیسے اموال غنیمت جو دار الاسلام مین نہ لائی گئے ہون پس ۱-۲-۳-۴-۶-۷
مین انتقال ہے نہ معاوضہ اور (۷) مین ضمان بھی نہین اور (۳) مین انتقال بمعاوضہ
بشرط جائز ہے کہ وہ لوگ جنسے اس حق کا تعلق ہے تسلیم کرلین اور (۵) مین مطلق انتقال بمعاوضہ
صحیح ہے ہر چند تفصیل اور انضباط انکا مشکل ہے مگر مختصر کچھ ذکر کیا جاتا ہے حق شفعہ کا عوض
اور انتقال ناجائز ہے (ہدایہ) کیونکہ محض دفع ضرر جوار کے لیے موضوع ہے (شامی) اور جب شفیع
بعوض یا بلا عوض دست بردار ہو پھر اوسی حق حاصل نہین ہو سکتا اسلیے کہ احتیاج سے تقریر
ضرر باطل ہوئی اور اس حق مین انتقال نہین بلکہ اسقاط ہے والساقط لا یعود ایسی ہی مخیرہ کا حکم ہے (شامی)
اور تقسیم زوجہ مین بھی یہی حکم ہے (شامی) مگر صحیح یہ ہے کہ حق باقی ہے اسلیے کہ یہ حق وقتاً فوقتاً
حادث ہوا کرتا ہے پس حق موجود اسقاط حق موجود پر ہے حق حادث پر اوسکو وہی اختیار باقی ہے
نفقات میراث سے و لا شفعہ ہما شارح نین انتقال باطل ہے بعوض و دوسرے کو اس عوض یا اس کا نشان سکو پہنچا

عوض ہو باطل ہے اسلیے کہ ان سب کا مدار نسب اور قرابت پر ہے اور وہ غیر مستقل بالمال ہے نقود و صلح جائز ہے
اور معاوضہ لازم ہے اور جب مال معین و معرز پر ثابت ہو جاوے تو اوس مال کا مستقل کر دینا بھی جائز ہے
جائز ہے وظائف سلطانی سے اور تنخواہیں جو بعوض خدمت رعایا کے ملا کرتی ہیں [illegible] حق امامت حق
خطبہ خوانی حق موذنی حق نکاح خوانی وغیرہ انکا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا سلطان
و متقدیان وغیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول وظائف میں اسناد حسن
اور دلائل مرجحہ سے حق تصنیف یہ مسئلہ نیا اور کثیر الشیوع ہے اور قول سلف الصالحین پایا نہیں جاتا
مگر میرے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور یہ شبہ کہ جب مصنف نے کتاب بیع یا ہبہ
کی تو مالک ہر قسم کے تصرف کی اختیار [illegible] مرتفع ہو بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اوسکے [illegible]
ہر طرح کے تغیر کا کامل اختیار ہے اور چھاپنا افراد سے کتاب کی منافع بعد نقل منتہی ہو گئی اور قابل
عوض ہونا اسلیے کہ جب ہم کو حق منع مسلم ہے پس اجازت دینا اوس حق کا انتقال سے
اور اسقاط ہے مستلزم عوض تو ہے جب زید نے عمرو مصنف سے کہا کہ اگر تم [illegible] اور ہمارے تمام عالم
[illegible] کی چھپائی سے منع کر دو تو ہم اسقدر مال دینگے اب یہ اجازت عمرو کی مخصوص زید کی نسبت
اور ممانعت اوسکی تمام عالم کی نسبت کیا اسبات کا یقین ہے جو مستحق معاوضہ سمجھا جاوے اور یہ شبہ کہ
اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کہاں سے پیدا ہوا صحیح نہیں اسلیے کہ جب عمرو نے زید کو
اجازت اور اختیار تام دیا تو زید اپنے حق کی محافظت پر مختار ہے اور اسیطرح اوسی اپنے حق کو
چھوڑ دینے کا بعض یا کل میں اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص [illegible]
علوم کے واسطے اشد ہے اور تعامل اسکا شائع اسلیے کہ ہر مصنف یا کسی امر کے موجد کو دو دقتیں پیش
آتی ہیں ۱ اگر نہ چھپوائی اور شائع نہ کرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
بخلاف سلف کہ عادت نقل و کتابت کی رکھتے تھے ۲ اگر چھپوائی اور غیر مقبول ہوئی تو نقصان
ظاہر ہے اور مقبول ہوئی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لینگے اور وہ اوقات کا رہ جاتے ہیں کہ چھاپ
طبع اول ختم ہو نہیں پاتا [illegible] ہیں پس اس تجارت کو نقصان ہوگا اور منافع اسکے
ایجاد و اختراع [illegible] و صنائع میں [illegible] حکمت شرعیہ [illegible] نظر سے دیکھ
اور اگر کوئی شبہ عدم جواز پیدا بھی ہو سکے تو دلیل جواز کو [illegible] تعامل [illegible] اور تصرف

بنظم و نسق ملک و امانت سے متعلق ہے بے سبب حصہ کو بیع نہ کیا جائے سلیک سے انعامات و احسانات کو
تو یہ بہ قبل و عدہ کے جو اور نہ قبل قبض مملوک ہیں پس انکا پورا کرنا مستحسن اور دینا لازم ہے
تھا اگر اور جب خود حق دار کوئی شی نہین تو انتقال بعوض کیسا اسیطرح شاملات غنیمت جو دار الاسلام
ن نہین آیا حکم عدم مین ہے اور جب دار الاسلام مین لایا گیا تو قبل تقسیم مملوک نہین شے حق وراثت
شفیل ہے حق شرب سے حق علو سے حق خدمت و ملازمی سے حقوق زمینداری انکی بیع جائز نہین
لیکن اگر صرف حق ہے اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق مجرد غیر مملوک ہے جسکا عوض نہین
شامل ہے اور اگر ملک بھی ہے تو یہ منافع بھی اجارہ مین محسوب ہونگی وہان بتعاً بیع جائز ہونگی جیسے
بعول لیا اب اوس پر جو غیر مملوک ہے اور اوس گھر کے رہنے والا اودھر سے چلتا تھا یا پانی
بیطرف بہتا تھا یا بہنے والا ہے تو اس مشتری کو بھی یہی حقوق حاصل ہونگے یا گھر بیچا اور اوپر کچھ بنا
ہوا تو اب اوپر کا استثنا معنی علو جائز ہے اور اگر اوپر کچھ نہین تو استثنا جائز ہے نہ بیع تنبیہ عدم جواز سے
مطلب نہین کہ یہ معاوضات حرام ہین بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار پا جائین تو معاوضہ حلال اور
سائر غیر لازم ہوگا اسلیے کہ محض وعدہ ہے تحقیق ان مسائل مین یہ ہے کہ جو فقہا نے حقوق مجردہ کو معاوضہ
جائز قرار دیا ہے اس سے وہ حقوق مراد ہین جو مجرد ہین ملک سے اور اونکے احکام کی تفصیل مذکور
ہے مگر یہ مسائل محل التاویل اور مختلف فیہ ہین اور ارفق و اولی یہ ہے جو عاجز نے منضبط کیا اسلیے
و حاجت و مطابقت اصول اسمین زیادہ ہے واللہ اعلم صلح من وجہ بیع ہے اسلیے کہ بعد
انعقاد صلح دعوی ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق نکلا تو بقدر استحقاق دعوی
کے ذمہ عائد ہوگا مثلاً زید نے صلح مین دو مکان دیے ایک مستحق نکلا اوسکی قیمت لوٹا کر دے اور
ل مین رد عیب اور تعیین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ اموال محرمہ سے نہو مگر مبدل
مین کوئی شرط نہین اسلیے کہ وہ ساقط کیا جاتا ہے اور جب حقوق کی مقدار یا ثبوت مین اختلاف ہو تو
بقدر کم یا زیادہ دیا جاسکے عفو و احسان ہے مگر کسیکو واپسی کا حق نہین اسلیے کہ مدعی گویا اپنا حق کم
یا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کرکے ذمہ پاک کرتا ہے اسصورت مین واپسی کیونکر ہو سکتی ہے مسئلہ
ن مالی جس قسم کا ہو اوسی قسم کا عوض نہ لینا چاہیے تاکہ شبہ ربوا سے بچے مثلاً زید و عمرو نے ایک کھیت
ہون کا بویا اور صرف زید نے اوسکو کاٹ لیا اب ایک مقدار غلہ پر صلح ہوئی تو گیہون نقد ہون یا قرض

له کسی زاد سے علیحدہ حق ۱۲ کله پانی پینیکا حق ۱۲ سله پانی بہنیکا حق ۱۲ کله بالائی مکان وغیرہ بنانے اور رہنے کا حق ۱۲

لینی جائین اور دوسرا قسم کا غلہ نقد دینا جائز ہے ہان اگر یہ کہا گیا کہ اسقدر لینگے باقی بیشی و کمی جانبین سے عفو و ساقط ہے تو سنت ادا نہین حق تعلیم استاد و مرشد و والدین کا کسیطرح ساقط نہین ہوتا ہمیشہ واجب الادا ہے اسلیے کہ یہ اللہ کے حقوق سے ہین جو اوسنے اپنے بعض بندون کے طرف منسوب کر دی مسئلہ اگر استاد یا باپ نے کہا کہ بیٹے تعظیم یا خدمت یا تو ہمین یہ معاف کر دی تو بھی ایسے فعلون سے جو حد تحقیر تک پہنچ جائین گنہگار ہوگا اور اگر صرف ترک خدمت کرے تو سعادت سے محروم رہیگا تصرفات جائزہ

بغیر وہ چیزین جنمین مالک کا اذن شرط نہین اسکی تین قسمین ہین ۱ وہ انتفاع جو نہ مقبوض ہے نہ مملوک جیسے چراغ کی روشنی عطر وغیرہ کی بو آگ کی گرمی کسی چیز کا تماشا کسی آواز کا سننا ۲ وہ جو باوجود مملوک و مقبوض ہونیکے بحکم انسانیت و مروت امتناع سے مستثنیٰ ہین جیسے پانی آگ روزمرہ کی ضروری استعمال کی چیزین جنکا سوال عار و ممنوع ہے نہ انکا محمود ۳ وہ اشیا ربندلہ جو باعتبار اتحاد و مروت و روابط و قرابت کے بدون اجازت باہم مستعمل ہوا کرتی ہین اسمین اشیا نفیس و حسین کا اعتبار نہین بلکہ اس امر کا ظن غالب ہونا چاہیے کہ باعتبار رسم و عادت کے مالک بہ ہنا و رغبت جائز رکھیگا یا نہین یا مالک نے سمجھا اجازت دیدی ہو غرضکہ بقدر ظن رضا و اجازت کے استعمال جائز ہوگا پہلی قسم مین نہ ملک ہے نہ حق منع اور دوسری قسم مین باوجود ملک منع نکرنا چاہیے و یمنعون الماعون آیت ہے تیسری قسم مین اجازت عادی کا اعتبار ہے اور سہولت اور عرف کو لحاظ سے غلبہ ظن قائم مقام اجازت کے کیا گیا فریب وہ امور جو اہل معاملہ کے اوس امید اور خیال کے منافی ہون جو انکو کسی قرینے یا بیان سے حاصل ہو مثلاً شہد آٹھ آنے سیر قرار پایا اور خریدار نے کہا کہ اسمین میل ہے بائع نے دوسرا شہد نکالا اور کہا اگر عمدہ منظور ہے تو روپیہ سیر لیجیے اس تقریر سے خریدار خالص ہونیکا خیال ہوگا یا تازی مٹھائی اوپر رکھی اور باسی تلی کر دی جس سے کل مٹھائی تازی نظر آتی ہے یہ سب امور داخل فریب ہین مگر جبکہ بوجہ ارزانی قیمت یا کمال رواج و شہرت یا ضرورت صناعت یا تجارت وغیرہ کسی قسم کا میل یا عیب کیا جائی اور بوقت استفسار خلاف بیانی نہو اور نہ خود یہ کہے کہ اسمین کچھ نقصان نہین اور نہ یہ کہے کہ مین اسکی خرابی سے خبردار نہین تو باعتبار عرف اور شہرت کے فریب نہوگا مشتری مطلع ہو یا نہو جیسے گوٹا اسمین ریشم بضرورت ہوتا ہے یا جڑاو زیور جسمین ٹانکا ضرور ہوتا ہے یا گیہون پیسنے کے لیے روٹی آبدار ہونیکے لیے تر کرنا یا ترکاریان سیراب رہنے کے لیے تر کرنا یا دودھ مین بوجہ ارزانی

رت یا نی ملانا یا شہد مین کوئی شے ملانا جبکہ عرف مین زیادہ نہو تو فریب نہین ہی کیونکہ ہر شخص اسکی
بت جانتا ہی اور قیمت خالص کے علیحدہ و گران ہی مگر جبکہ کنایۃً یا صراحۃً انکار کیا گیا یا خلاف کیا گیا
یب ودرو غگوئی سے خالی نہین یا جو چیزین اکثر ایک ہی صفت کی بکا کرتے ہین اسکے خلاف بیچا
لیجئے تھان جو نئے بکا کرتے ہین اب کسی نے کچہ استعمال کرکے دہلوا کر بیچا یا رفو کرا کر بیچا فریب ہی
آمیزش یا فریب سے غرض اصلی یا وصف مقصودہ بدلجائے یا میل اصل مبیع یا عرف سے زیادہ ہو
ہی ہر نقصانات فریب بائع پر عائد ہونگے اگر مبیع بالکل بدلگیا ہے تو بیع باطل اور اگر کچھ ناقص
وخیار عیب حاصل ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور ایسی چیز ونکی ملاوٹ سے جو نقصان ہون بائع کے ذمے
ن بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ بائع نے عمداً فریب کیا مثلاً عرق بادیان کے نام سے کوئی اور شے دیا اور عرق
ل خراب دیا جس سے تمام دوا ناقص ہوگئی پس بائع کل دوا کی قیمت کا ذمہ دار ہے مگر وہ نقصان
باوس دوائے خراب شدہ کی استعمال سے پیدا ہو ذمہ بائع نہین ہی[1] مگر وہ جو کسی جوہر فا
یر و غیر معتبر ہون جیسے روٹی کے ساتھ چوکر یا گیہون کے ساتھ کچھ اور ناقص چیزین ملا دیا دھوکہ سے بیچا
یت مشکل ہی معاف نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من غشنا فلیس منا رواہ مجاہد[2]
بنے جیسے فریب کیا وہ ہم مین سے نہین ہے یعنے مسلمان کامل نہین ہی نعوذ باللہ منہا متفرقات
لے جس چیز کا تجربہ خلاف مقصود یا خلاف عرف ہو جیسے دری - تھان - چادر - ظروف
یوانات وغیرہ انہین وصف کے اعتبار سے تب ثمن[3] بیش یا کم ہوگا جب یون
ہا جائے کہ یہ برتن فی سیر ایک روپیہ یہ کپڑا فی گز آٹھ آنے کے حساب سے بیچا اور کل
مقدار ہے تا کہ مبیع مجہول نرہے اب اگر وہ برتن یا کپڑا تول ناپ مین کم و بیش ہو تو قیمت بھی
حساب گھٹ بڑہ جائیگی مگر مشتری کو اختیار ہوگا کہ لے یا نہ لے کیونکہ کمی مین شاید مبیع خلاف مرضی ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... کاتب ... [illegible]

[illegible] ... اور ... ہے اور ... [illegible]

[illegible] ... فی الغرر ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... پس اگر ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... مسافت ... [illegible]

[illegible] ... اور ... تحریر بیعنامہ وغیرہ ... مشتری ... [illegible]

[illegible] ... جیسے گندم ... [illegible] ... اسی طرح ...

[illegible] ... مساوات کا ... اشارہ ... بائع ... مشتری ... [illegible]

[illegible] ... شخص ... اگر ... [illegible] ... اور

[illegible] ... [illegible] ... صغیر کے

[illegible] ... سب اختیارات حاصل ہیں (ہدایہ کتاب البیوع) مسئلہ زید کو بکر نے ایک مکان

[illegible] ... وکیل کیا اور عمرو نے ایک مکان بیچنے کا وکیل کیا اب زید عمرو کا مکان بکر کے ہاتھ بیچ نہیں [illegible]

[illegible] ... اقرار ہے اور ... اسکے ذریعے سے باطل ... ضرور ہے کہ بائع مالک یا وکیل

[illegible] ... جو مال ... خیار عیب یا خیار رؤیت یا خیار شرط کی وجہ سے واپس کیا جاوے

[illegible] ... مشتری ... (عالمگیری) مگر جبکہ بائع نے ... کر لیا ہو [illegible]

[illegible] ... مشتری ذمہ دار ہے اور جس چیز کے لیے بار برداری [illegible]

ضرور ہے ... اس مقام پر ... [illegible] ... جس مقام کا اقرار کیا گیا

[illegible] ... جائز ہے ... ہلاک ہو جائے پر ضمان (عالمگیری) [illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible] سے یہ ملک مشتری کی ہے [illegible] اگر ایسی چیز [illegible] باہر سے آگئی ہے جیسے دفینہ زمین سے

[illegible] دو بال [illegible] مگر [illegible] پیشہ [illegible] درسونا چاندی میں نکلی

[illegible] مال مشتری کا ہے کفایہ [illegible]

[illegible] کا مالک [illegible] اوسی [illegible] پر مجبور کرنا چاہیے اسیطرح [illegible]

[illegible] کی بکری پر ریشم [illegible] (خزانۃ المفتین) [illegible]

[illegible] بیچنے [illegible] (قاضیخان) [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] چاہیے [illegible] (حاشیہ جامع [illegible]) [illegible] اور [illegible]

[illegible] تو فتوی [illegible] حرام گوشت جانور اور حشرات [illegible] کام آیا [illegible]

[illegible] جائز فرمایا اور [illegible] کی کہ اگر اوس سے دوا مقصود ہے تو جائز

[illegible] کہ [illegible] سے انتفاع جائز [illegible] میں [illegible]

[illegible] کہ [illegible] وغیرہ بلا کراہت جائز ہے اور [illegible] کا بیچنا [illegible] ہے

[illegible] وقت ضرورت [illegible] جائز ہے تو اور جانور [illegible] قسم کا

[illegible] جائز [illegible] لباس وغیرہ جائز نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] سانپ وغیرہ [illegible]

[illegible] تعارف اور حاجت [illegible] اور اس زمانے [illegible]

[illegible] عالمگیری [illegible] اور بیچنا [illegible]

[illegible]

مسجد مین نجلاؤ اس سے بھی معلوم ہوا کہ سبھی مواضع مخالفت کے اور صورتون مین ایسے شیؤن سے
نفع منع نہین اور دوسری صورت جواز نفع جواز بیع ظاہر ہے ١٦ جس چیز کا علیحدہ بیچنا منع ہے اوسکا استثنا
بھی منع ہے جیسے پیٹ کا بچہ یا درخت بیچکر وہ پھل جو آئندہ نکلینگے نہ بیچنا (مجلہ) ١٧ کوئی چیز خرید کر ثمن
ادا کرنے سے پہلے بایع کے ہاتھ کم پر بیچنا جائز نہین مگر جبکہ استعمال وغیرہ سے ایسا فرق آجاوے جس سے
قیمت کم ہو ١٨ جو چیزین اصل غرض مبیع سے متعلق ہین جیسے کنجی قفل مین یا جزو مبیع ہین جیسے
جلد کتاب کی یا تابع مبیع ہین جیسے مکان کی کیلین یا گھوڑے کی لگام وغیرہ یہ سب چیزین مبیع کے ساتھ
بے ذکر کئے بک جاتی ہین مگر جبکہ صراحتًا علیحدہ کر لیے جائین یا عرف خلاف ہو اور جو شے تبعًا داخل ہے
ثمن اوسکے مقابل مین تقسیم نہوگا یعنے بیشی یا کمی سے قیمت بیش و کم نہوگی جیسے مکان بیچا اور کیلین
اوکھاڑ لین تو ثمن کم نہوگا البتہ مشتری کو خیار حاصل ہے کہ پورے دام دے یا مکان پھیر دے اسلیے کہ
یہ بمنزلہ وصف کے ہے اور وصف کے فوت ہونے سے خیار حاصل ہوتا ہے ثمن بیش و کم نہین ہوتا مسئلہ
کھیتی زمین کی بیع مین اور پھل درخت کی بیع مین داخل نہین اور درخت زمین کے بیع مین داخل ہے
(عالمگیری) ہر چند ان تینون چیزون مین معنی تابعیت کی موجود ہین اور مستقل قیمت رکھتی ہین مگر
درخت کو زمین سے اتصال قرار ہے اور دوام سے جانب تابعیت غالب ہے اور پھل اور زراعت کا اتصال
قرار نہین لہذا یہ مستقل مقصود سمجھے گئے مسئلہ برگ زعفران اور گلاب اور وہ پتے جو پھل کی طرح
خرید و فروخت کے ہون پھل کے حکم مین داخل ہین (عالمگیری) ١٩ صرف درخت بیچا جائے تو بایع کو
حق ہے کہ فورًا اپنی زمین خالی کرالے اور خریدار درخت کاٹ لیجائے مگر برضاے جانبین درخت
زمین مین لگا رہنا بھی جائز ہے لیکن اس شرط کو عقد مین داخل کرنا مفسد بیع ہے ضرور ہے کہ بیان کر دیا جاوے کہ
درخت کہان سے کاٹا جائیگا ورنہ عرف پر حکم ہوگا لیکن جب کچھ تعیین نہوئی اور عرف پر عمل کرنے مین
مضرت ہے مثلًا کسی دیوار کی بنا وغیرہ کو زیادہ کھودنے سے نقصان ہے تو بقدر مضرت غیر معتبر ہوگا
(عالمگیری) مثلًا ایک درخت بیچا گیا جو دیوار یا کسی دوسرے کھیت یا درخت کے قریب ہے اور عرفًا یہ
تھا کہ بالکل جڑ نکال لیجاوے اور اس صورت مین دیوار یا کھیت یا درخت یا کنوئین کا نقصان ہے تو
اوسیقدر زمین کھودی جاوے جس سے مضرت نہ پہنچے اور بصورت عدم ضرر بالکل کھودا جائیگا
٢٠ زمین بیچی تو کھیتی پکی ہو یا کچی زمین خالی کرا لینے کا مشتری کو اختیار ہے اور یہی حکم ہے پھلونکا

۲۱ ثمر خام یا کچی کھیتی بیچنا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں ۱ قبل ظہور (یعنی پھل ظاہر نہوا) ۲ بعد ظہور پکنے سے پہلے ۳ جب پکنا شروع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیع ناجائز ہے اسلیے کہ بیع معدوم ہے اگر اس قسم کے پھل بیچنا ہو تو کل باغ معہ زمین اجارہ پر دیدے اور مدت وہ معین کرے جسمیں غالباً پھل پک جائیں اسصورت میں کوئی مضائقہ نہیں اور شکل دوم میں اگر کاٹ لینے کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا کہ پکنے تک درخت پر پھل رہینگے تو اسمیں جمہور عدم جواز کا حکم دیتے ہیں مگر حلوائی اور فضلی نے جواز پر فتوی دیا ہے اور یہ استحسان مروی ہے محمد سے اور ترجیح دی اسے شامی نے اور فتوی نقل کیا عالمگیری نے اور ہدایہ و قاضیخان میں ہے کہ اگر اپنے حد تک پہنچ گئے ہوں تو امام محمد رح کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اسلیے ہے کہ قلیل و معدوم کثیر و موجود کی تابع سمجھے جائینگے اور یہی حکم ہے گلاب کا اگرچہ اسکے پتے وقتاً فوقتاً کھلا کرتے ہیں (امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے ۱۲) کہا شامی نے کہ ہمارے زمانہ میں سخت ضرورت ہے اسکی اور روکنا آدمیوں کا عادت سے مشکل ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ ۱ صرف پھول آیا اور پھل بکنے لگے ۲ نہایت چھوٹے چھوٹے پھل بشرط ترک اسکی عدم جواز میں کوئی شبہ نہیں ہاں اگر چھوٹے پھل بیچکر بائع بخوشی یہ کہدے کہ جو پھل اور پیدا ہوں یا جو نمو انمیں آئے وہ ہمنے تمکو عفو کیا یا تا پختگی اثمار قطع نکرو تو باتفاق جائز ہے اور اگر بعد ظہور اثمار بیع واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضائے عرف یہ قرار پایا کہ پکنے تک پھل درخت رہینگے اور مشتری پھلوں کی محافظت وغیرہ کے لیے درختوں پر قبضہ رکھیگا تو اسکے جواز میں اختلاف ہے جیساکہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیع جائز ہے ۲۲ زید نے ایک شی خریدی اور قبضہ کر لیا اور قبل ادائے قیمت مر گیا اور سوائے اس شی کے اور مال نہیں تو بائع اور دوسرے قرضخواہ برابر ہیں (مجلہ) اور اگر بائع نے مبیع نہیں دیا اور ثمن وصول کر لیا اور مر گیا تو مبیع مخصوص حق مشتری ہے دوسرے قرضخواہ اسمیں شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ مبیع معین و موجود ہے اور ثمن غیر معین ہے اور ذمہ پر ثابت (مجلہ) ۲۳ ایجاب و قبول کسی خاص طریقے سے قرار دینا موجب فساد بیع ہے جیساکہ زمانہ جاہلیت میں تھا کہ مال چکھا یا پھر بائع نے بجائے قبول کے مال مشتری کی طرف پھینکدیا یا مشتری نے (قیمت اور پتھر کنکری) پھینکدی یا ہاتھ رکھدیا ایسی ہی اس زمانے میں دو امور بیچا رہے ہیں جسکے سبب منع ہے کیونکہ انمیں انکار یا نزاع کا احتمال باقی ہے ۲۴ جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسے وہ مرسل الیہ کے قبضے میں نہیں آتا اور درصورت ہلاک بھیجنے والا ذمہ دار ہے جیسے حوالہ کہ محتال القبض حوالہ نہیں کر سکتا

ف ۲۱ بیع ثمر در ساخت خام ف ۲۲ مشتری کا بیع چھوڑ کر مر جانا ف ۲۳ ایجاب و قبول بطور خاص ہو ف ۲۴ ریل یا ڈاک میں مال کسکے ذمہ داری میں ہے ف یعنے جب پھل پکنے لگیں ۱۲

[illegible] شوہر سمجھتا [illegible] اگر مرض البیع کا علم [illegible] ذمہ داری سے بچا
[illegible] مرض البیع [illegible] کے ہاتھ وغیرہ [illegible]
[illegible] عیب [illegible] ہو گیا پھر مشتری [illegible] اور کچھ جواب نہ دیا اور [illegible]
[illegible] اگر [illegible] اچھی قیمت پر بیچ ڈالی تو یہ بیع [illegible]
[illegible] اگر مشتری مفقود الخبر ہو تو بیع نافذ ہوگی [illegible]
خرید اول کیطرف رجوع کریگی پھر اگر مشتری مدعی ہو اور بیع جائز نہ رکھی اور مبیع لی واپس
ہو [illegible] بائع جوابدہ ہوگا کیونکہ یہ نقصان اوسکی [illegible] بدعہدی سے ہوا ہے [illegible] زمین
یا مبیع مستحق نکلے تو مستاجر و مشتری اجیر و بائع پر رجوع کرسکتا ہے اور صاحب حق کو [illegible]
کرسکتا اگر زمین پر مکان بنالیا یا باغ لگایا اور وہ زمین مستحق نکلے پس اگر بائع [illegible]
اوس سے [illegible] بحق مدعی اگر زمین [illegible] صاحب حق کو دیا [illegible] امام [illegible]
روایت کی ہے [illegible] زمین کا بھی یہی قول ہے کہ خریدار [illegible] نقصان یا
[illegible] اپنا نقصان بھر لے اور اگر لکڑی وغیرہ [illegible] تو بائع [illegible] زمین کی قیمت
[illegible] جیسا [illegible] مشتری نے جو مال لگایا
[illegible] نقصان [illegible] ذمہ بائع [illegible] قیمت خرید [illegible] اسکا اسصورت
سو متعلق ہوگا چنانچہ فقہا فرماتے ہیں کہ اگر ایسی چیز مستحق نکلے [illegible] مشتری [illegible]
طعام بعد کھانے یا پکانے کے اور کپڑا [illegible] قطع کرکے قیمت اسکی ذمہ مشتری ہے اور حق مشتری
پس اسصورت میں ہر چند مبیع قابل رد ہو مگر جو چیز مبیع سے متصل ہو گئی یعنے مزدوری وہ لائق
پس نقصان اسکا ذمہ بائع ہے [illegible] مسلمانوں کا مال [illegible] اگر کافر غالب ہوں تو [illegible]
وہ مال کسی کے ہاتھ بیچیں اور یہ خریدار دارالاسلام میں لائے [illegible] صاحب سے [illegible]
[illegible] بعوض قیمت خرید مشتری سے دلایا جائیگا [illegible] شرح [illegible]
[illegible] ناجائز [illegible] سے [illegible] مالک [illegible]
[illegible] مشتری مالک اور انتقال [illegible]
[illegible]

[illegible]

بیع اور وہ مینا ہو جیسے ... مالک کی رضامندی [illegible] کے اور [illegible] اور یہ واقع ہیں یا
وہ مال ہوا اٹھا لانے [illegible] قیمت معلوم ہو کہ [illegible] نہیں ہوسکتے ہیں کسی معاوضہ
لینا [illegible]
واپس کرسکتے [illegible] اجازت کا انتظار [illegible] قرض سے لے تو
نقصان [illegible] نہیں [illegible] اگر کوئی والا سپرد
[illegible] اور قیمت [illegible] کا مطالبہ اور [illegible] بیع نہیں البتہ اگر
بطور بیع یا ہبہ یا عوض [illegible] قیمت پانیکا مستحق تھا نہ مسلمان شراب یا
بیچے تو اوسکا مال کسی معاوضہ میں لینا جائز نہیں اسلیے کہ یہ چیزیں اونکی ہی میں مال ہیں
اگر بایع اوسکا کافر ہو تو جائز ہے مگر [illegible] بیع [illegible] یا رشوت یا ربا [illegible] کفار جمع کریں اوسکا
نہیں ہے پس شراب فروش [illegible] سے روپیہ [illegible] لینا جائز اور مسلمان ہو تو [illegible]
بلا تعیین قیمت خریدنا یا یہ کہ برابر سودا لیا جاوے اور بوقت حساب قیمت جوڑی جاوے [illegible]
اگرچہ متعارف واقع ہو کیونکہ شرط بیع یعنی تعیین ثمن [illegible] مفقود ہے [illegible]
متقارب ہوں اور بطور قرض لیجائیں تو مضائقہ نہیں مگر [illegible] اوسی چیز [illegible]
ہے اور بایع کو کسی قسم کا عذر نہیں [illegible] سکتا اور بعد حساب بطور بیع [illegible] قیمت [illegible]
تو مضائقہ نہیں مگر اسمیں [illegible] ضرور ہے کہ [illegible] اشیا ایسی ہوں جنمیں قرض [illegible]
شخص جانتے ہوں کہ قرض لیا [illegible]
[illegible] آٹا [illegible] کے حساب [illegible] جائز ہے [illegible] بیع بوقت خرید معلوم [illegible]
ہے اسصورت میں وزن [illegible] کی بھی ضرورت نہو گی اسلیے کہ بیع وزن [illegible] سے نہیں [illegible]
[illegible] جب باعتبار [illegible] مشتری [illegible]
[illegible] اور اگر [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible]

بیع ناجائز ہو (عالمگیری) ۳۴ نقد اور دین کی قیمت مین تفاوت جائز ہے مگر اسطرح بیچنا کہ ا
نقد دوگے تو دس روپیہ اور قرض لوگے تو پندرہ روپیہ قیمت ہو اور خریدار نے کچھ تصفیہ نہین کیا اور معا
ہوگیا جائز نہین ہاں اگر ایک قیمت معین ہوگئی تو جائز ہو زید نے بکر کے ہاتھ ایک مال وسکو بیچا
قبل وعدہ ثمن مانگا بکر نے کہا آٹھ روپیہ کم کرو تو اسیوقت وعدہ دن پہ کمی ابرا ہو اور صحیح ایسی ہو
بکر سے ایک کتاب کی تحریر کا فی جزو ۳ اجرت پر فیصلہ کرلیا پھر بکر سے اجرت قبل وقت مانگی
کہا کہ اگر ۲ جزو کے حساب سے راضی ہو تو کیا مضائقہ اور زید راضی ہوگیا یہ بھی جائز ہے ۳۵
غلہ فروش چھکڑے غلے کے بدین شرط مول لیتے ہین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت و
معتبر ہوا اور اوسپر مشتری اول کا نفع مرتب کیا جاوے مثلاً زید ایک چھکڑا غلے کا لایا اور عمرو نے ک
چھکڑا ہمنے اس شرط پر مول لیا کہ جس نرخ سے غلہ تمہارا بازار مین بکے گا اوس سے آدھ سیر
فی روپیہ ہم زیادہ لینگے اور جسقدر شام تک بکیگا وہی وزن خریدار تمکو منع دیا جائیگا اور
بھی تولکر بحساب مذکور ہم لینگے یہ بیع بوجہ جہل مبیع و ثمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کرلیں
کے وقت بائع و مشتری اول یا انکا وکیل موجود رہین تاکہ ایک ہی وزن و قبضہ پہلے بنسبت مشتری اول
مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جاوی تو مضائقہ نہین البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان نکو
کل کی لازم نہوگی ۳۶ جس چیز مین ذمہ داری نہین اوسکا نفع حرام ہے لا ربح ما لا یضمن ۳۷
کرنے سے پہلے بائع کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو بیع فسخ ہو جائیگی (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک
تو قیمت عائد ہوگی ۳۸ مشتری کی موت سے مدت ادای ثمن باطل ہو جاتی ہے اور بائع
سے باطل نہین ہوتی مسئلہ زید نے عمرو سے ایک مکان بوعدہ دو ماہ خریدا ایک مہینے
مرگیا اب عمرو زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہو اور اگر عمرو مرگیا تو اوسکے ورثا زید سے نہین
عقود الدریہ) ۳۹ زید نے زمین بیچکر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہگئی بعد چندے و
ہوئی یہ مال مشتری کا ہو اسلیے کہ جڑ بحسب معنے بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریغ
نہوتی ۴۰ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدے اور قیمت کا
اگر اوس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہانتک کہ ایک دوسرے سے
بھی نہین کرسکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہو ۴۱ زید نے بکر سے ایک بار سٹہ کرلیا کہ فلا

قسم کی کاغذات اس قیمت پر چھاپ دیا کرونگا اور برابر کاغذ چھپوائی جاتے ہین اور کچھ گفتگو قیمت
درمیان نہین آتی اسصورتمین کاغذات معینہ کی بیع جائز باقی فاسد ہے مگر معینہ سے وہ
کاغذ مراد ہین جو اون دونونکی نزدیک ایک ہی قیمت کے ہین اگرچہ عبارت وغیرہ بیش وکم ہو
سو اسلیے کہ وہ تغیر معتبر ہے جس کا اثر قیمت پہ پہنچے ورنہ نہ ٤٢ زید نے بکر سے ایک چیز خریدی
یہ قرار پایا کہ جو قیمت بازار ہوگی یا جو بایع مانگیگا یا جو مشتری دیگا یا جو فلان شخص معین کر
یا جو بیجک مین لکھا ہوگا دیا جائیگا بیع فاسد ہے ٤٣ زید نے بکر سے اس شرط پر مال خرید
اگر قیمت بازار سے گران ہوگی تو قیمت کم یا مبیع واپس کرونگا بیع فاسد ہے ٤٤ زید
ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لگائی اور مالک نے دو روپیہ مانگی پھر زید یہ کہتا ہوا لیگیا کہ
ایک ہی روپیہ دونگا اور بایع مزاحم نہوا اگرچہ کہتا رہا کہ مین دو ہی روپیے لونگا اسصورتمین رضامند
ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہے ایسی ہی اگر مزدور سے اختلاف رہا اور کام تمام
تو وہی اجرت جو آمر نے معین کی ملیگی غرضکہ تسلیم معقود علیہ بایع و مزدور کے طرف سے دلیل رضا
٤٥ زید نے بکر کو خط لکھا کہ فلان موضع مین ہزار روپیے کو بیچتا ہون بکر نے قبول کیا اور جواب
مگر وہ خط زید کو نملا یا خط نہ لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کر لیا بیع منعقد ہوگئی اسلیے کہ اثر قبول
مرتب ہوتا ہے جب دوسرا اوس سے مطلع ہو یہ قبول بمنزلہ نیت کے ہے ٤٦ زید نے بکر کے ہاتھ
اوس قسم کا مال بیچا جو اوسکی پاس متعدد موجود ہے اب زید نے بخوف ارزانی نرخ بکر سے وعدہ
کہ اس مقدار سے قیمت کم نکرنا یا بکر نے زید سے ایسا معاہدہ کرالیا یا یہ قرار پایا کہ سوائے تمہارے ہم
کسی کے ہاتھ نہ بیچینگے یا فلان مدت تک یا فلان شہر مین نہ بیچینگے یہ سب شروط فاسد ہین اگر اصل عقد
مین داخل ہین تو بیع فاسد اور اگر بطریق وعدہ ہین تو وفا دیانتًا واجب ہے نہ قضاءً ٤٧ زید
بکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بکر اوس سے سو روپیہ ماہانہ یا سالانہ کا مال لیگا یا ہزار روپیہ
کا مال بدفعات لیگا تو اوسکی چند صورتین ہین ١ یہ شرط داخل عقد ہے ٢ داخل نہین ہے
مال سب ایک قسم کا ہے جسمین حاجت قیمت و پسند جدید کی نہین ٣ مال مختلف اقسام کا ہے جنکی تعد
و تعیین دشوار ہے اور یہ شرطین جیسا ویسے کسی دوسرے غرض کی گئین یا کسی غرض پر مبنی ہین جیسے ارزانی
قیمت یا معاملہ قرض وغیرہ پس شکل اولین مطلقًا بیع فاسد ہے اور شکل دوم مین اگر بغرض

بیع ناجائز ہو (عالمگیری) ۳۴ نقد اور ادھار کی قیمت مین تفاوت جائز ہے مگر اسطرح بیچنا کہ
نقد لوگے تو دس روپیہ اور قرض لوگے تو پندرہ روپیہ قیمت ہے اور خریدار نے کچھ تصفیہ نہین کیا اور معا
ہوگیا جائز نہین ہے اور اگر ایک قیمت معین ہوگئی تو جائز ہے زید نے بکر کے ہاتھ ایک مال اوسکو بیچا
قبل وعدہ ثمن مانگا بکر نے کہا اگر [illegible] روپیہ کم کرو تو اسیوقت دیدون یہ کمی ابرا ہے اور صحیح ہے ایسی ہی
بکر سے ایک کتاب کی تحریر کا فی جزو ۴؎ اجرت پر فیصلہ کر لیا پھر بکر سے اجرت قبل وقت مانگی
کہا کہ اگر ۳ جز کے حساب سے راضی ہو تو کیا مضائقہ اور زید راضی ہوگیا یہ بھی جائز ہے ۳۵
غلہ فروش چھکڑے غلے کے بدین شرط مول لیتے ہین کہ غلہ آخر بازار تک بکا کرے اور آخر قیمت و
معتبر ہو اور اوسپر مشتری اول کا نفع مرتب کیا جائے مثلاً زید ایک چھکڑا غلے کا لایا اور عمرو نے ا
چھکڑا ہمنے اس شرط پر مول لیا کہ جس نرخ سے غلہ تمہارا بازار مین بکے گا اوس سے آدھ سیر یا
فی روپیہ ہم زیادہ لینگے اور جسقدر شام تک بکیگا وہی وزن خریدار تمکو وضع دیا جائیگا اور ا
بھی تول کر بحساب مذکور ہم لینگے یہ بیع بوجہ جہل مبیع و ثمن ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں ا
کے وقت بائع و مشتری اول یا اونکے وکیل موجود رہین تاکہ ایک ہی وزن و قبضہ بہ نسبت مشتری اول
مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جاے تو مضائقہ نہین البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان نہ
کی تو لازم نہوگی ۳۶ جس چیز مین ذمہ داری نہین اوسکا نفع حرام ہے لا ربح مالا یضمن ۳۷
کرنے سے پہلے بائع کے پاس مبیع ہلاک ہوا تو بیع فسخ ہو جائیگی (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک
تو قیمت عائد ہوگی ۳۸ مشتری کی موت سے مدت ادا ثمن باطل ہو جاتی ہے اور بائع
سے باطل نہین ہوتی مسئلہ زید نے عمرو سے ایک مکان بوعدہ دو ماہ خریدا ایک مہینے
مرگیا اب عمرو زید کے ورثا سے روپیہ فوراً لے سکتا ہے اور اگر عمرو مرگیا تو اوسکے ورثا زید سے نہین
(عقود الدریہ) ۳۹ زید نے زمین بیچکر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہگئی بعد چندے و
ہوئی یہ مال مشتری کا ہے اسلیے کہ جڑ بحسب رضاے بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریغ
نہوتی ۴۰ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدے اور قیمت کا
اگر اوس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہانتک کہ ایک دوسرے سے
بھی نہین کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہے ۴۱ زید نے بکر سے ایک بار سطے کر لیا کہ فلا

قسم کی کاغذات اس قیمت پر چھاپ دیا کرونگا اور برابر کاغذ چھپوائی جاتے ہین اور کچھ گفتگو قیمت
درمیان نہین آتی اسصورتمین کاغذات معینہ کی بیع جائز باقی فاسد ہے مگر معینہ سے وہ سب
کاغذ مراد ہین جو اون دونونکی نزدیک ایک ہی قیمت کے ہین اگرچہ عبارت وغیرہ بیش وکم یا مخالف
ہو اسلیے کہ یہ تغیر معتبر ہے جسکا اثر قیمت پر پہنچے ورنہ نہ مسئلہ ۳۴۲ زید نے بکر سے ایک چیز خریدی اور
یہ قرار پایا کہ جو قیمت بازار ہوگی یا جو بایع مانگیگا یا جو مشتری دیگا یا جو فلان شخص معین کردیگا
یا جو بیجک مین لکھا ہوگا دیا جائیگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۳۴۳ زید نے بکر سے اس شرط پر مال خریدا کہ
اگر قیمت بازار سے گران ہوگی تو قیمت کم یا مبیع واپس کردونگا بیع فاسد ہے مسئلہ ۳۴۴ زید نے
ایک چاقو کی قیمت ایک روپیہ لگائی اور مالک نے دو روپیہ مانگی پھر زید یہ کہتا ہوا لیگیا کہ مین
ایک ہی روپیہ دونگا اور بایع مزاحم نہوا مگر کہتا رہا کہ مین دو ہی روپیے لونگا اسصورت مین رضا حقیقی
ثابت اور بیع جائز اور ایک ہی روپیہ واجب ہے ایسی ہی اگر مزدور سے اختلاف رہا اور کام تمام ہوگیا
تو وہی اجرت جو آمر نے معین کی ملیگی غرضکہ تسلیم معقود علیہ بایع و مزدور کے طرف سے دلیل رضا ہے
مسئلہ ۳۴۵ زید نے بکر کو خط لکھا کہ فلان [illegible] مین ہزار روپے کو بیچتا ہون بکر نے قبول کیا اور جواب لکھا
مگر وہ خط زید کو نملا یا خط نہ لکھا صرف اپنی جگہ پر قبول کرلیا بیع منعقد نہوگی اسلیے کہ اثر قبول کا
مترتب ہوتا ہے جب دوسرا اوس سے مطلع ہو یہ قبول بمنزلہ نیت کے ہے مسئلہ ۳۴۶ زید نے بکر کے ہاتھ
اوس قسم کا مال بیچا جو اوسکی پاس منعقد موجود ہے اب زید نے بخوف ارزانی نرخ بکر سے وعدہ لیا
کہ اس مقدار سے قیمت کم نکرنا یا بکر نے زید سے ایسا معاہدہ کرالیا یا یہ قرار پایا کہ سوائے تمہارے اور
کے ہاتھ نہ بیچینگے یا فلان مدت تک یا فلان شہر مین نہ بیچینگے یہ سب شروط فاسد ہین اگر اصل بیع
مین داخل ہین تو بیع فاسد اور اگر بطور وعدہ ہین تو وفا دیانتًا واجب ہے نہ قضاءً مسئلہ ۳۴۷ زید نے
بکر کے ہاتھ بدین شرط مال بیچا کہ بکر اوس سے سو روپیہ ماہانہ یا سالانہ کا مال لیگا یا ہزار روپیہ
کا مال بدفعات لیگا تو اوسکی چند صورتین ہین ۱ یہ شرط داخل عقد ہے ۲ داخل نہین مگر
مال سب ایک قسم کا ہے جسمین حاجت قیمت و پسند جدید کی نہین ۳ مال مختلف اقسام کی ہین جنکی تعین
و تعیین دشوار ہے اور یہ شرطین چاہے بدون کسی دوسرے غرض کی گئین یا کسی غرض پر مبنی ہین جیسے ارزانی
قیمت یا معاملہ قرض وغیرہ پس شکل اولین مطلقًا بیع فاسد ہے اور شکل دوم مین اگر یہ غرض

شرط ہی تو وعدہ ہے اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط صادق ہے اور واجب التعمیل اور شکل سوم
مین ہر سوال وعدہ ہے اسلیے کہ شرط صادق واجب العمل ہے اور امر مجہول کی تعمیل غیر ممکن اور
وجوب امر مشکوک الوجود کا تکلیف مالا یطاق ہے اور یہ تکلیف مرتفع ہے اگر ایسے سوال یون ہو جاوے
کہ اوسکی قیمت و قسم و مقدار مبیع و ثمن معین ہو جاوے پھر مشتری مدت معین مین باقساط معینہ
لیا کرے تو حسب معاہدہ بیع مضائقہ نہین ہے ۸ زید نے عمرو سے ایک کتاب کی ہزار جلد خرید
جو بالفعل تیار نہین پس بعد تیاری بیع بطور شرط معلق لازم ہوگی ۹ عادت ہے
بسند لیا چیز دینی کہا اور بعد قبض کچھ زیادہ لینا) اور عمدہ اسوال مین دستوری لیا کرتے ہیں
پس اگر عاقدین مین شرط یا شہرۃ معلوم اور تعداد معین ہو تو لگانا جائز ہے اور دستوری جزو ثمن
ہے یعنی فی روپیہ ایک آنہ دستوری ٹھہری تو جب زید نے سولہ روپیہ کا مال لیا یہ سمجھا گیا کہ پندرہ
کا ثمن قرار پایا تھا اور اگر یہ قرار پایا مگر عرف معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر بایع
... [illegible] افزونی مبیع و کمی ثمن ... [illegible] شرط ایسی گفتگو ملنے
سوال ... [illegible] ... مشتری ... آسے تو بیع صحیح و لازم ہوگی
اسلیے کہ بعد ایجاب و قبول کسی نزاع اور شور کا اثر مترتب نہین ہوتا ۵ جن چیزونکی ناپ
تول یا شمار مین زیادتی یا اصطلاح عام معروف ہے وہ چیزین اوسی حساب سے لینی گی
خربزہ جسکی نسبت ... سمجھی جاتی ہے یا آم جسکا سیکڑہ ... [illegible] کا سیکڑہ
... کا سمجھا جاتا ہے لیکن ... مقدار افزونی معین نہو جیسے گوشت ... جھکتا ہوا یا
یا ایسی اور چیزین تو بیشک زیادتی کی نسبت مشتری کو دعوی کرنا خواہ ظلم ہے خواہ ...
یا بیع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسے اختیار ہے لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرور ہے
کہ مقدار قرار دادہ سے زیادہ لے اور یہ گمان کہ بایع کچھ کم تولتے ہین اسلیے زیادہ لیا جاتا ہے محض
ظن ہے اسلیے کہ ... [illegible] کیونکہ جو وہ مقدار کمی کے معلوم نہین ۵ جانور حرام ہو
اور ... اور اوسکا چمڑا اور ذبح ہو گیا ہو تو اوسکا گوشت چمڑے بیچنا جائز ہے سو
آدمی اور خنزیر کے ۷ زید نے گوشت ۲ سیر مول لیا اور موضع قطع
معین نکیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع تعیین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

میں مضائقہ نہیں اور اگر شیرینی جا بجا ایک تھالی میں ہو خرید ہو مقام معین کرے یا نکرے بیع صحیح ہے اسلیے کہ شیرینی سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گوشت مثلاً بدن کا اگر کسی جانب سے قطع نہ معین کیا تو بیع باعتبار عرف صحیح ہوگی اسلیے کہ تھان کے دو کنارے ہوتے ہیں ایک نہایت عمدہ اور دوسرا اوس سے کم اور عرفاً اسی طرف سے کپڑا اوتارا جاتا ہے پس جانب قطع معلوم ہوئی مسئلہ ۵۳ زید نے تھان یا ایک ٹکڑا [illegible] اگر [illegible] حساب سے مول لیا اب کنارہ تھان کا با قیمت زید کو لینا چاہیے اسلیے کہ عرف یہی ہے کہ تھان کے کنارے کی قیمت نہیں ہوتی مگر جہاں کپڑا بکنے میں ایسا عرف نہو وہاں بائع کو نہ دینے اور قیمت زیادہ لینے کا اختیار ہے مسئلہ ۵۴ باپ اور بعد اوسکے دادا یا وہ شخص جو نابالغ کا ولی قرار دیا جاوے اوسکی طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کھلا نفع ہو اور خود بھی یہ لوگ یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ غبن فاحش نہو اور اپنا مال بھی یتیم کے لیے خرید سکتے ہیں جبکہ صغیر کی حاجت یا منفعت ہو البتہ اگر باپ بدچلن اور فاسق ہے تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے (عالمگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیا پر لازم اور جملہ مسلمانوں کے لیے موجب حسنات ہے جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا ترسی سے معاملہ کرے اور اوسکا مال ناحق نہ خود کھاوے نہ ضائع ہونے دے مسئلہ ۵۵ جب کوئی چیز مثلی واجب الادا ہو تو قیمت دینا جائز نہیں مثلاً زید نے عمرو سے ایک [illegible] سو روپیہ کو یا بعوض دس من گیہوں کو خریدا یا گھی یا شکر یا غلہ اوسکا غصب کر لیا اب روپیہ یا گیہوں یا گھی یا شکر یا غلہ دینا چاہیے مگر جبکہ وہ شے معدوم ہو جاوے یعنی ملنا ممکن نہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے مسئلہ ۵۶ زید نے ہندوستان میں ایک کتاب چار روپیے کو بیچی اور روم میں مشتری سے تصفیہ ہوا کہ چار روپیوں کی قیمت لیلو اب قیمت باعتبار مکان و زمان بیع واجب ہوگی پس اگر ہندوستان میں چار روپیے کا سو ماشے سونا اوسدن ملتا ہے تو وہی [illegible] ماشے لیگا نہ بیش و کم (شامی) مسئلہ ۵۷ زید نے مال بیچکر یہ شرط کی کہ اسکی قیمت کے روپیے کے عوض تمکو فلاں مال دیگا وہ مال معلوم ہو یا مجہول شرط فاسد ہے اگر داخل عقد ہے اور بعد ختم بیع قیمت قرار دادہ لازم ہوگی مسئلہ ۵۸ اگر دونوں نے تمسخر اور ہزل میں بیع کی منعقد نہوگی اور نکاح اور طلاق اور عتاق ہو جاویگا مسئلہ ۵۹ مدیون نے کوئی مال دائن کے پاس بھیجدیا کہ بقیمت بازار مجھ سے حساب کرلو اور قیمت دونوں کو معلوم ہو تو بیع جائز ہوگی ورنہ نہ (شامی) مسئلہ ۶۰ ہندی اور

تمسک اور شی اقرار اور برات سلطانی اور وہ چیزیں جیسا خصین کر دفتر میں مرقوم اور خزانہ سے وصول
ہوتی ہین انکا بیچنا جائز نہیں اسلیے کہ خود مال متقوم نہیں اور اصل روپیہ مقبوض ہے نہ مقدور
التسلیم اور وظائف وغیرہ میں اگر بیع حق آئندہ کی ہوئی یعنے اسقدر روپیہ چھوڑ دیا وآئندہ سے تم لیا کرنا
تو یہ حقوق ابھی خود موجود نہیں وقتاً فوقتاً حادث ہوتے جائینگے اور اگر کچھ روپیہ پایا ہوا بیچا تب بھی
بیع دین ہے اور بیع دین کو مدیون ہی کی بابت جائز ہو (شامی) ۶۱ زید نے بکر سے کچھ روپیہ لیکر بکر
متعلقیان وظائف کو سامنے پیش کیا اور سفارش کی کہ آئندہ سے یہ پایا کرے میں دست بردار ہوا
اور حاکم نے منظور کر لیا اسصورت میں زید نے جو کچھ بکر سے لیا وہ بطور وعدہ وغیرہ احسان ہے
نہ قیمت بخلاف اسکے کہ زید نے عمر کے ہاتھ ایک شی بیچی اور کہا کہ مبیع بکر کے پاس ہے تم اوس سے
لیلو اور بکر نے دیا اور عمرو نے اوس سے لینا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوئی مگر اصل ذمہ داری
زید پر ہے کیونکہ یہان حق یعنے مبیع موجود و ثابت ہے اور وظائف میں مفقود اور حادث ۶۲
زید نے ہزار کا مال بدین طور خریدا کہ فی ماہ دو سو روپیہ کا لینگے اگر کل مال موجود ہے اور شرط اقساط
صلب عقد میں داخل نہیں تو سب مال بک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کچھ نہ پڑیگا اور
اگر مال موجود نہیں تو یہ وعدۂ بیع ہے البتہ یہ شرط کہ بایع ضرورتاً قرض دیگا وعدہ محض ہے اور یہ
وعدہ کہ اسیقدر روپیہ مشتری کا پیشگی رہیگا بحیثیت بیعانہ صحیح ہے ۶۳ وہ معاملات جنکو جو
اور عدم جواز دونو کی تاویل ہو سکتی ہے اور کسی طرف نص صریح نہ نکلے اور فساد کا خوف نہو لیکن
اگر ابتلائے عام اور ضرورت شدید ہے تو جواز کی تاویل اولی ہے اسلیے کہ اسصورت میں عموماً مسلمان معصیت
سے بچینگے اور فعل اونکی اتباع شرع سے متبرک ہو جائینگے اور خلاف شرع امور کا رواج دنیا سے
اوٹھ جائیگا اور ممانعت مقام اشتباہ میں اگرچہ احوط ہے مگر حرج اور معاملات کا انسداد اور عموماً
فسق کا وقوع اوس سے بھی زیادہ مناسب ہے پس ہماری اسی نوٹ میں اگرچہ ضرورت ہے مگر نص صریح
دال ہے اور منافع رہن کی اجازت میں سود خواری کا انسداد اور اشاعت فساد ہے لہذا انکی
اجازت نہیں ہو سکتی اور جواز ہنڈی و اجارۂ اشجار و معاملات متعلقہ شروط معلقہ وغیرہ کی نہ
نص مخالف ہے نہ کوئی فساد بلکہ ترک انکا مشکل اور معاملات میں مخل اور موجب تفسیق عام
ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور صاحب منتخب مختار الافتاء نے اسکی تصریح کر دی ہے کہ معاملات

وانہ حقوق اور وظائف کا بیچنا ۶۲ شرط خریداقساط وعدہ وفات ۶۳ معاملات مختلف فیہ میں تاویل جواز اولی ہے

میں حکم جواز مختار و اولی ہو ممانعت سے واضح رہی کہ فی الحال تاجر دو تین قسم قسم کے معاملات ہوا
کرتے ہیں جنکی وجہ سے تجارت اور منفعت کی کثرت اور ہر قسم کی آسانی ہو وسعت حاصل ہے مثلاً
۱ اس مال کی قیمت نقد نہ دیجائیگی بلکہ کوئی مال برضاء جانبین لیا جائیگا (قیمت و قسم مال معلوم
ہو یا نہو) یا کوئی کام اسکی عوض کرالینگے ۲ ہمسے قیمت بنرخ بازار لیلیا کرو ہر بار گفتگو کی حاجت نہیں
۳ مدت ادای ثمن بیان نکی اور نہ قرائن و عادت سے معلوم ہے ۴ بیچک پر قبل قبض مال بعد الاشتہ
مال کا مبادلہ مال سے ہو نو فریا بیان کافی ہے ہوا ایک یا دونو مال موجود و تیار نہ تھی ۵ زید زبر سے بذریعہ
فہرست ایسا مال منگایا جسکا نمونہ یا نشان کارخانہ و تمیز و تعیین قیمت نہیں ہے مگر وہ مال بدون تفاوت
حسنا عاں و بحیرہ مساوی قیمت پر لگاکر تا تھا کرنے روانہ کردیا ۶ فلاں قسم کا مال ہمکو کہیں سے منگا
جسقدر ہوگا ہم خرید لینگے ۷ اگر تم خرید و تو ہم منگا دیں یا تیار کرا دیں ۸ یہ مال نہ بیچو ہم اس قیمت پر
خرید لینگے یا اسقدر مال ماہانہ خرید اکرینگے ۹ ہمنے اسقدر مال بیچا تین مہینے میں ادا کرینگے ۱۰ یہ مال اس
قیمت سے لو یا فلاں وقت سے پہلے آیا ہمارے مال بک جانیتک کسی اور کو ہاتھ نہ بیچنا کیونکہ اسمین
ہمارا نقصان ہے ۱۱ اگر ہمسے قیمت زیادہ لوگے یا اسکی قیمت کم کروگے تو ہم تمسے نقصان لینگے غرضکہ یہ
سب معاملات من حیث بیع ناجائز ہیں اسلیے کہ اول میں تسلیم ثمن عقد ثانی پر موقوف ہے اور دوسرے
میں ثمن مجہول اور تیسرے میں مدت ادا غیر معین اور چوتھے میں تصرف قبل قبض اور پانچویں میں بیع
کی بدین اور چھٹی میں مبیع یا ثمن غیر معین اور ساتویں میں بیع غیر مقدور ہے آٹھویں میں
بیع غیر مقدور التسلیم ہے اور نویں میں خرید کا وعدہ ہے اور دسویں میں بیع سے محل ہے
گیارہویں بارہویں میں الزام ضرر ہے کیونکہ بائع اپنی مال کے بیچنے میں بعض امور کا پابند ہوتا ہے
ملکی ملکیت ناقص آتی ہے مگر جبکہ یہ معاملات صلب عقد میں داخل نکیے جائیں اور کوئی
فساد شرعی نہو جیسا کہ شکل ۲ و ۳ میں تو اگر اونمیں محض جہالت ہو جیسے شکل اولمیں یا ثمان
الزام ضرر ہے جیسا کہ شکل ۱۱ و ۱۲ میں تو وعدہ ہے اور وفا کرنا عند اللہ واجب ہے ورنہ شروط
ملحقہ سے ہے اور قضاءً لازم الضرر یزال والمسلمون عند شروطهم کیسیئے یہ معاہدہ سمجھے تو
دری کرے یا نکرے کوئی الزام من حیث بیع نہوگا **تبرعات** لینے بلا معاوضہ
سانا کسیکو کچھ دینا اسکی دو قسمیں ہیں اول محض احسان و مروت جیسے ہدیہ ہبہ دعوت عاریت

اور صدقہ بہشت میں باعتبار نیت و عمل کے ثواب ہے اور لینا دینا اسکا عموماً جائز ہے مسلم ہو یا کافر فقیر
ہو یا غنی … زکوٰۃ - قربانی - فطرہ - نفقات واجبہ - نذر
کفارہ … غنی کو انکا لینا نہ چاہیے اور جبتک حالت اضطرار نہو سوال
کرنا حرام ہے اسکی احکام مختصر بیان کرتا ہوں ہبہ جسکو اپنا مال ہمیشہ کو لیے بلا عوض دنیا میں
قبول شرط ہے اور جبتک قبضہ نہ پاوے مالک نہیں ہوتا واہب کو ایسی ہبہ کا اختیار ہے مگر جبکہ فوت
ہو جاوے … مال ہلاک یا زیادہ ہو گیا جیسے مکان گر گیا یا خام بچہ منوا لیا گیا جس جامہ
موہوب لہ کا ضرر رہا … مناسب وقت تک توقف لازم ہو گا مثلاً زید نے عمر کو ایک
… اور … اگر عمر نے کشتی پر مال لادا اگر … کسی مجمع یا بازار میں گیا …
… میں … کشتی … یا عمر بازار سے گھر میں واپس نہ آئے یا …
… ہبہ کا دیا گیا ہو تو وہ ہبہ بالعوض کہلائیگا اور بعد … ایک
… زید نے بکر سے شرط کی کہ تو میرا فلاں کام کر دے یا اپنی کسی حق سے …
… مکان ہبہ کردوں اگر بکر نے شرط پوری کی تو زید پر ہبہ لازم اور واپسی
… ہبہ کا پھیر لینا جائز اور مکروہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے العائد
فی ہبتہ کالکلب … موہوب کا خریدنا مکروہ ہے مگر جبکہ کمال … اتحاد کی وجہ
… ہبہ … بغرض حاجت روائی و اعانت موہوب لہ بنرخ مناسب
… اقارب و احباب میں جنمیں کمال ربط کی وجہ
… اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہو … سوال ممنوع ہے
موہوبہ کا استعمال … انبساط کا نتیجہ اور موجب ازدیاد محبت
اور آنحضرت نے اکثر … کھانا وغیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی لفظ بولے جائیں جو
سوال یا ہبہ … دلالت کرتے ہوں تو انپر … حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
حدیث میں وارد ہے کہ خرچ کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہے اور موجب اجر عظیم
غنی کو صدقہ لینا جائز نہیں … سوال … محتاج کسب پر قادر ہو یا جسکو پاس ایکدن کی قوت موجود ہو
اسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے دعا مانگے

۲ عاریت اپنا مال ہر چند دیں سکتے لیکن کسی کو اباحت کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت
اگر معین و موقت ہو تو شرط سے زیادہ تصرف نکرے ورنہ عند اللہ ماخوذ اور در صورت کسی نقصان کے
ضامن ہوگا اور تعین اور موقت نہون تو جبتک مالک طلب نکرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو
بھی مستعار دیں سکتا ہے اگر وہ شے اختلاف استعمال سے خراب نہو مالک کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مال
واپس لے اگر موقت میں قبل وقت وعدہ خلافی ہو آن جبکہ وہ ایسی ضررتون مین ہو جنکا ذکر یہ
ہین کہ اگر زمین بغرض زراعت لی تھی اور کھیت ابھی تیار نہین تو عمال یا زمین باجرت مثل
وقت واجبت تک مستعیر کے پاس رہیگی مسئلہ زمین موہوب پر باغ لگایا یا مکان بنایا تو اگر زمین
موقت تھی اور مالک نے قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین نتھی ان صورتون مین مالک زمین
کو معہ باغ یا مکان کے لے لے اور مستعیر کو قیمت ادا کرے اسلیئے کہ اسنے اوسکو مغالطہ دیا مگر یہ کہ مستعیر اپنا
عملہ کھود لینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کچھ نقصان نہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو
ضرور ہے کہ مستعیر اپنا عملہ لیجائے اگر زمین کا نقصان نہو ورنہ قیمت کٹی ہوئی درختون اور کندی ہوئے
عملہ کی ملیگی اسلیئے کہ مالک پر کچھ الزام نہین ہے (یہ سب ہدایہ سے ماخوذ ہے) جن چیزونسے بدون
ہلاک عین نفع نہین مل سکتا جیسے روپیہ پیسا غلے انکی عاریت نہین وصیت مین شرط ہے کہ
۱ موصی حربی نہو ۲ وارث نہو ۳ تہائی مال سے زیادہ وصیت نکی ہو تو بعد موت موصی بعد
تکفین و ادائے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تہائی مال سے زیادہ کے اور وارث راضی
ہوگئے یا اور کوئی وارث نہین تو بیشک بقدر وصیت ملیگا ورنہ وہی تہائی ملیگی احکام سکہ جات
سکہ ایسا حکم نافذ ہے جسکو ذریعے سے سکوک ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے پس اگر سکہ کا ثمن
اصلی یعنی چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے مین کچھ کلام نہین اور اگر ثمن حکمی یعنی صرف
سکہ کے وجہ سے باصطلاح عام یا بحکم سلطان ثمن قرار پایا ہے تو اوسکی دو قسمین ہین اول
مال متقومہ جیسے فلوس وغیرہ وغیرہ کہ اگر وہ ثمن نرہین تب بھی قیمت انکی قیمت رہے جو
قریب ہے دوم اموال مبتذلہ جو بنفسہ کوئی مال نہین اور جب رواج نرہے تو بنسبت ثمن بالکل
منعدم ہو جاتین جیسے شامی نوٹ پس سکہ اول یعنی فلوس وغیرہ ثمن صحیح ہین اور جملہ احکام
ثمن اصلی انپر مرتب ہونگے مگر اسلئے تقابض البدلین قبل الافتراق شرط نہوگا (عالمگیری) ۲۳

اگر اسنے کہ خریدا اور مبیع پر قبضہ پانیسے پہلے رواج جاتا رہا تو بیع فسخ ہوگی ۔ کسی عوض میں ایسے ہی
واجب ہون اور رواج نرہے تو مفتی ابو یوسف کے نزدیک قیمت یوم قبض اور امام محمد کے نزدیک
قیمت آخر یوم رواج جائز ہوگی (قاضیخان) اور اسی پر فتویٰ ہے (خزانہ) اور امام کے نزدیک
البیع باطل ہو جائیگی (ہدایہ) ہان کچھ نرخ گھٹ جائے تو گذشتہ معاملات میں فرق نہ آئیگا (قاعدہ)
ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقداً بطور تعین خریدنا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ پیسا یک مین وہ
لحاظ نہیں رہتا اب یہ معدود ہو گئے اور علت ربوا سے صرف جنست باقی رہے پس تفاضل
حلال ہوا بخلاف اثمان اصلی کے کہ انمین سکہ کیفیت سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور صحیح یہ ہے کہ ہند
مین پیسونکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گنڈون یا ٹکون یا پیسونکے اعتبار سے مثلاً ایک پیسہ چار ٹکے
یا دو گنڈے یا آٹھ پیسے کے انمین باہم خرید و فروخت مین بیشی کمی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ
کے مقابلہ مین قرضاً یا نقداً جسطرح چاہیے ۔ آنے آدھ آنے یا پاؤ آنے کے اعتبار سے مثلاً ایک
ایک آنہ یا پائی سے بیشی کمی جائز نہیں اسلیے کہ یہ حقیقت مین روپیہ کے جزہین پیسونکا نہ
ارزان ہو یا گران مگر روپیہ کے سولہ آنے ہمیشہ رہتے ہین اسلیے آنے کی کوئی تعداد معین نہین کبھی دو
کبھی تین کبھی چار کبھی پانچ کبھی چھ پیسونکا آنہ ہوتا ہے اور اسلیے دو آنی چونی اٹھنی کہتے ہیں
نصف و ربع روپیہ نہیں کہتے پس جب آنہ بمقابلہ دو آنہ یا ۱ بمقابلہ ۲ بیچا تو گویا پندرہ جز
بمقابلہ سترہ جز بیچے گئے اور یہ قرض مین بیشک ممتنع ہے مگر نقدین بوجہ بنونے جنسیت حقیقی کے منع
نہیں آنے روپیہ اوسکی جز کیطرف منسوب ہین نہ پیسون اور اشرفیونکی طرف اور جب وزن معقود
نہو اور نقد معاملہ کیا جاوے تو یہ سکے اپنی جنس سے متفاضلاً بھی بک سکتے ہین جیسے فلوس سے فلوس
مسی خریدنا اسلیے کہ اب فلوس عددی ہو گئے وزنی نہیں رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور ظرف کی
قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا افضل حلال ہے مسئلہ زید نے صراف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم
گنڈون یا ٹکی یا ۔ پیسے لینگے یہ معاملہ جائز ہے اوسوقت لے یا دوسرے وقت مسئلہ زید نے
صراف سے روپیہ کی ۷ آنے یا ۱۵ آنے لینے کا اقرار کیا تو یہ معاملہ نقدین صحیح ہے اور قرض مین فاسد
تو اصح یہ ہے کہ بحکم سرکار رواج حال ڈبل پیسے پیسہ یا آنے کے حکم مین داخل ہین اسلیے کہ وہ ہمیشہ یا
آنے کو کمتی بیشی کی اونکی حسب حکم سرکار ممنوع اور جرم ہے ہان اگر یہ قید اوٹھ جاوے تو اونکا حکم

بجز فلوس کا ہوجائیگا سکہ قسم دوم یعنے اسوال مبتذلہ بیشک سکیات ناجائز ہے ہین کیونکہ ہو
تا ہی کہ کسی مستحق کو ایسی چیز دیجائے جس سے بدون لزوم شر و طرز ائدہ و سفر کے وہ اپنا حق نہ پا سکے
ان سکونسے نفع کھینچنے کیلیے ضرور ہے کہ یا اوس قلمرو سے سفر نکرے سے فوراً صرف کرڈالے ورنہ انقلاب
سلطنت یا منسوخی حکم کا خوف ہی تیس ایسے سکونکا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو ماخوذ کریگا
بہ بعد تحکم رعایا کی حق مین ضرور ناجائز ہے لیکن سوائے اوس شخص کی جسنے اوسے وضع کیا یا جس سے
دیا یا ہے اور کسیکو تحمل دینا اور بصورت انکار بحکم رواج مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا اموال یتیم وقف
دیگر امور حسنہ کی اجرا و اعانت یا کسی مستحق کی حق مین ایکے لیے جمع کرنا بخوف ظن اضاعت ناجائز ہے
مرتکب ضامن اور نوٹ وغیرہ مین زکوۃ چاندی کی واجب ہو اور تقابض بدلین ساقط اور جس
صورت مین ایسی ناجائز سکے بعینہ واجب الادا ہون اور رواج نرہے قیمت دینا پڑیگی جیسے زید ذالکہ
نے قرض لیا یا کسی معاوضہ یا اجرت مین اسپر عائد ہوا یا اسکے پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
ضائع کردی یا ادائے امانت یا رہن مین تاخیر کی یا ضامن ہوا اور رواج جاتا رہا اب قیمت اوسکو
بالکل ادا دینی ہوگی نہ وہی شے بعینہ کیونکہ اگر وہی کاغذ جو ایک وقت مین ہزار کا مقابل ٹھہرایا جاتا
مستحق بالکل محروم رہیگا اور مدیون پر نفس الامر مین ہزار واجب تہے اور رواج رہتا تو مدیون کو
اور نوٹ کسی مین عذر ہوتا نہ نفع نہ نقصان تہا اب بہی اوسکا نقصان نہین ہے اسلیے کہ
مدیوان سکونمین صرف ثمنیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اونکے لینے مین عذر نہین کرتا پس
جب رواج جاتا رہا اور انسکو ثمنیت مرتفع ہوگئی ثمنیت بہی نرہی اب اگرچہ صورتاً باقی ہین مگر حقیقۃ
ضائع اور ہلاک ہوگئی پس کوئی مستحق کبہی مال بیکار شدہ نہین لیتا جیسے میوہ یا جانور جو سڑ یا مرجائے
مال استرداد نہین رہتا ہان اگر یہ سکے بطور ذمہ داری نہون جیسے امانت یا مال میراث یا ودیعت
ہون وغیرہ تو وہی سکے بعینہ دیجائینگے مسئلہ مستحق کے حکم یا رضا سے کہین جمع کردئے یا روانہ کئے
نے قبضہ سے خارج کردئے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہین بخلاف قسم اول کہ
بعض رواج اور سکہ ہی سے مقصود نہین بلکہ اصل مین مالیت ہو اور ثمنیت عارضی اور جسطرح اثمان
سے حصول اسوال ہین مال سے بہی مال اور ثمن ملسکتا ہو اب اونکی غیر مروج ہونے مین ایسا نقصان
نہین آسکتا کہ بالکل معدوم سمجھے جائین بلکہ بوجہ مخالفت جنس بیشی و کمی کی تمیز مشکل ہے اور سکیات

سلہ جیسے دار حق یوار الشفا و مساجد وغیرہ ۱۲ منہ سلہ ہان جب بدون اس صورت کی حفاظت مشکل ہو یا کوئی بڑا نفع ہو تو مضائقہ نہین ۱۲ سلہ زکوۃ اسلیے کہ یہ جنس روپیہ مین فنا ہو ۱۲ سلہ تقابض اسلیے کہ وہ حکم خاص ہے چاندی اور سونے کی اور وہ نہیں

ناجائز ہے کہ خریدا ہو جسکو چاندی یا سونا مثلاً تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکہ واجب الادا
ہوگی بخلاف فلوس یا نوٹ وغیرہ کے کیونکہ وہ حقیقۃً مقابل مبیع کے ہیں اور نوٹ وغیرہ باعتبار اپنی
قیمت کے ثمن قرار پاتے ہیں **کاغذات زر اول** وہ نوٹ ہیں جو تمام ملک فرنگ میں روپیہ کی
طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینے والا مجبور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ ناجائز ہے اور نوٹ
کی ثمنیت سے ملحق بالک او سمین فنا ہے پس بیشی و کمی اوسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے
جائز ہے کیونکہ اثمان حکمی بالعرض کسی اصلی ثمن کی فرع ہوتی ہیں اور نوٹ روپیہ کے نام سے وضع کیا
گیا ہے اور حقیقت اسکی روپیہ کے اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہو سکتا
جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹہ معین ہے تو بعد منہائی بٹہ وہی
قیمت اصل سمجھی جائیگی اور اگر بٹہ معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو یہ مثل تمسک کے
ہے حکم اسکا اسی صفحہ میں مذکور ہوگا دوم وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور اون کے چار قسمیں ہیں
سوم وثیقے یا نوٹ امانتی ان دونوں قسموں میں بہت تھوڑا فرق ہے انکے بیچنے رہن رکھنے ہبہ کرنے کی
سرکار سے ممانعت ہے اسلیے کہ اصل روپیہ دینے والے کی یہ غرض ہوتی ہے کہ سود اسکا اسکی اولاد کو
نسلاً بعد نسل ملے اور کسی قسم کا انتقال اختیاری و اضطراری اوسکا نہیں ہو چہارم نوٹ سودی جنکا سود نکا
سے ملتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہوا کرتی ہے اور بدون رجسٹری سرکار بک نہیں سکتا پنجم نوٹ قسم اول
جبکہ اونکا رواج نہ ہے یہ چاروں نوٹ مثل تمسک کی ہیں انکا بیچنا ہبہ کرنا رہن رکھنا ممنوع ہے
اگر بیچے گئے ہوں خریدا اور قیمت میں بیشی و کمی ہو ہاں بائع بیچ کچھ بیشی عفو کردے تو مضائقہ نہیں اگر
جسقدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام
اگر مدیون لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پورا ملجاوے پھر نکلے اور ...
بدیون سود کے نام سے دیتا ہے لینے والے کو مضر نہیں مسئلہ زید نے میراث میں عمرو کیطرف سے اسکے
نام نوٹ سودی پایا اب زید کو انکے زر روپیہ کا ملنا جائز ہے اسلیے کہ عمرو پہلے جو روپیہ بطور سود لیا
نہ وہ عمرو کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہوا مسئلہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا
ہے وہ سود ہے اور اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینے والا اصل روپیہ کی نیت کرلے اور دوسرا اسے
مجبور کرے تو یہ نیت معتبر ہو دیانتاً معتبر ہے مسئلہ ہر قسم کی نوٹوں پر زکات واجب ہے مگر سودی نوٹوں میں جو

ور سو روپیہ او میں زکوۃ نہیں بلکہ اصل بالمدین ہے جب یہ نوٹ الیہ مقام پر جائیں جہان ہو واقع
ن تو بھی تمسک کی طرح فروخت نہیں ہو سکتے ہاں اگر اصل مدیون یا اوسکا گماشتہ خرید سکے تو مضائقہ
ن مگر زیادہ لینا منع ہے اور کمی بطور استقاط قرض جائز ہے نہ بطور بیع درمختار و شامی وغیرہ
سلجات کا یہی قیاس ہے اگرچہ کاغذ کے نوٹ ہیں مگر حقیقت میں ایک تمسک یا معاہدہ ہو جو تانبے
ی اور چیز پر کندہ کیا گیا ہے مسئلہ زید نے سو روپیہ کا نوٹ چار اشرفی کو جو ۶۰ روپیہ کی ہوتی ہیں
ایہ معاملہ نقد اجائز ہی اور قرضا فاسد اور اگر یہ نوٹ ۱۰۰ یا ۱۰۱ روپیہ کو خریدا تو قرض اور نقد دونوں
ز نہیں مسئلہ زید نے دس روپیہ کا نوٹ ۱۰ یا ۹ روپیہ آٹھ آنے کو نقد بیچا جائز ہے اور قرض بیچا تو جائز نہیں اور
روں یا ٹکٹوں یا پیسوں کو جسطرح چاہے بیچے جائز ہے مسئلہ زید نے ہزار روپیہ کے نوٹ خریدے
روپیہ یا نوٹ فی الفور دینا شرط نہیں ہاں قیمت مساوی ہو اسٹامپ اسکی دو قسمیں
ے اجرتی جیسے ریل یا ڈاک کی ٹکٹ یہ ایک رسید ہو جسکا روپیہ ایک جائز اجرت میں لیا گیا بیع و شرا
طرح جائز ہو اسلیے کہ حقیقتہً اجارہ ہو اور صورتاً بیع اور یہ عروض میں ہیں ثمن نہیں پس انہیں
ت بدون نیت تجارت کے جائز نہیں بخلاف نوٹ کے پس جب کوئی مانع قوی پیش آئے یا ٹکٹ
ر حصول منافع معینہ بیکار ہو جائیں تو بیع انکی صرف محکمہ ریل و ڈاک میں جائز ہوگی اسلیے کہ
فی الحقیقت فسخ اجارہ ہو سوا اوس شخص کے جسنے زر اجرت لیا ہو دوسرے متوسطین اوسکو
ز نہیں ہو سکتی اور یہ شرط کہ اگر اتنے مدت میں نفع حاصل نکیا جاے تو کچھ حق نرہیگا اگر بصراحت بیا
ن تو صحیح ہو ورنہ لغو ہوگی کیونکہ حق انتفاع قطعی اور منصوص ہے اور شرطا اسقاط صرف
البتہ وہ لوگ جو ایسی قوانین سے خوب واقف ہیں پابند ہونگے کیونکہ سواے شریعت اسلامیہ
حکام کے قوانین عام اور قوی النفاذ نہیں مگر زیادہ نفع اوٹھانا انسے حرام ہے جیسے ٹکٹ
کے ذریعہ سے دوبارہ سوار ہونا یا کسی فریب سے حد معینہ سے آگے نکل جانا یا اعلی درجہ میں بیٹھ
یا بوجہ اجازت سے زیادہ ہمراہ لیجانا یا ٹکٹ کسی فریب سے مکرر استعمال کرنا یا وہ چیز جسکو ممانعت
کی قانونی ہے بھیجنا یا جسکا محصول گراں ہے اوسکو کم محصول والی چیز میں مخفی کر دینا
ثابت نکر دیا جاے کہ ان ٹکٹوں سے ہرگز نفع نہیں اوٹھایا گیا اور یہ کہ اب بحسب قوانین
واجب الرد ہیں اوس وقت تک تردید قیمت لازم نہیں ہے دوم اسٹامپ غیر سود

حکام جبکہ کوئی معتبر معاوضہ نہین دیا جاتا بیع انکی بضرورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارۃً اور
حقیقت مین یہ مال بھی نہین مسئلہ مختار الاختیار مین بعض کا قول یہی نقل کیا ہے کہ اگر مدعاعلیہ
سرکشی و شرارت سے دار القضا مین حاضر نہین ہوتا یا دین جو اوسکے ذمہ ثابت ہوا ادا نہین کرتا تو
قاضی پیادہ نوتسوکار بردار ی کرائے اور خرچ اوس سرکشی سے لو اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
کو خرچہ پیادہ مدعاعلیہ سے لینا جائز ہے اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرعی ثابت نہو مگر جبکہ
دعوی ایسی ظاہر بنا پر ہو جس سے مدعی کے صدق اور مدعاعلیہ کے ظلم پر ظن غالب ہو جائے جیسے
تمسک جسٹری شدہ یا مدعاعلیہ کی طرف تقریر وغیرہ سے ثبت مدعاعلیہ نے بدون کسی معقول عذر کے
ادای حق سے انکار کیا ہو اسوقت تمرد و شرارت مدعاعلیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
کہ ایسے صورت مین مدعی ضرور اپنا حق بذریعہ حکام وصول کریگا اور حسب قانون سرکار اوسے اسقدر
خرچ کا بوجھ متحمل ہونا پڑیگا پس یہ خود باعث نقصان ہوا اسکے نظائر مسائل غرور وغیرہ سے نکل سکتے
ہین لیکن وہی مصارف لینا جائز ہے جنپر بنای دعوی موقوف ہو نہ مصارف زائد جیسے بعض نقول
وغیرہ جو صرف تائید و کلا یا استنباط دلائل کے لیے ہوتے ہین اور احتراز اس سے محتاط ہو واللہ اعلم
ہنڈی و منی آرڈر ہنڈی ایک سند ہو کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ فلان
تاریخ فلان شہر مین فلان شخص کو بمعائنہ اس سند کے اتنی اجرت پر دیا جائیگا اور منی آرڈر کا بھی یہی
منشا ہو مگر یہ حکام کیطرف سے ہوتا ہو انکی جواز اور امتناع مین بہت تاویلین ہین اور اقوال مختلف
اکابر سے اسمین کوئی روایت نہین اسلیے کہ کراہت سفتجہ کی کتب فقہ مین منقول ہے اور ہنڈی
دوسری شے ہے پس قیاس ہنڈی کا سفتجہ پر صحیح نہین ہو سکتا پس ضرور ہو کہ بنظر وسعت معاملات
و کثرت منافع و حفظ اموال و امن و راحت تمام و ابتلاے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
کیجائے کیونکہ شبہ کے بین قرینہ اور مساوی مین وجہ ترجیح ضرور ہے اور قرینہ جواز معاملہ اہل اسلام ہے
اور ترجیح امن و راحت عام ہے کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کردین بلکہ وہ
خواہ قرض ہے کہ دائن نے روپیہ دیکر مدیون سے اوسکے گماشتہ کے نام جو مثلاً کانپور مین ہو حوالہ کرا
یا یہ کہ جہان تم یا تمہارے گماشتے ہون ہمکو روپیہ لینے کا اختیار ہو اب یہ قرض جر نفع نہوا کیونکہ
مدیون سے کسی مقام پر روپیہ لینا یا کسی شخص کے نام دہانید کرا لینا جائز ہے اور فی الحقیقت

ہی و منی آرڈر کسی مقام کے ساتھ خاص نہین بلکہ جہان اوسکے گماشتے ہون روپیہ مل سکتا ہے
جو کچھ دنیا پڑتا ہے وہ اوس کاغذ اور تحریر کا معاوضہ ہے جو مہاجن سے لیا جاتا ہے خواہ اجرت ہے
سمین جو شبہے پیدا ہوتے ہین اونکے جواب یہ ہین شبہ اول اجیر پر لازم تھا کہ وہی روپیہ بعینہ پونہچاوے
جا ۱ یہ یقین نہین ہو سکتا کہ وہی روپیہ نہین دیا گیا ۲ یہ شرط مفسد اجارہ نہین بلکہ اجیر
م ہے پس اسکی مخالفت مین اجیر لازم ہوگا شبہ دوم اجیر پر ضمان نہین ہے جواب ۱ یہ مسئلہ مختلف
ہے ۲ مفسد اجارہ بھی نہین ہان مستاجر کو ایسا ہی کرنا چاہیے ۳ اگر مدعوی خلط وغیرہ ضمان سے
یا مضائقہ ہے شبہ سوم ہنڈی کا روپیہ تاریخ ادا سے قبل بدون سود کے نہین دیا جاتا جواب اجرت
تعیین وقت ظاہر ہے قبل از وقت مستاجر کو کوئی حق نہین اب اگر طلب کیا تو معاملہ جدید ہوا
یہ روپیہ بطور اطمینان مستغرق رہا اور سود کی شرط اس معاملہ سے متعلق نہین غرضکہ یہ سب شروط
رہ نہ اصل عقد مین داخل ہین نہ مضر ہین جسطرح وکیل اور مضارب اگر خود ضامن نہین یا بنا
ین تو ضمانت باطل ہوگی وکالت اور مضاربت مین خلل نہ پڑیگا ہدایہ تیسری نوع ہنڈی اجرت
تی ہے اور جو کچھ دیا جاتا ہے وہ خواہ اجرت تحریر یا حمل وغیرہ ہے لیکن اسکا پیشہ کرنا ایسی لغو شروط سے
ہے اگر بدون اجرت یہ کام کیا جاوے تو موجب انتفاع عام ہوگا پھر اسکی چند شکلین ہین ۱ یہ کہ مین
بھیجا ہون بشرطیکہ فلان تاریخ دیا جاوے ۲ اس سند کو دیکھتے ہی دیا جاوے ۳ یہ کہ مہاجن ہمکو روپیہ
اور وہ روپیہ معہ سود معینہ بذریعہ ہمارے رقعہ کے فلان شخص سے فلان شہر مین فلان تاریخ تک دو
اسمین اگر مکتوب الیہ نے قبول کیا تو جسقدر زیادہ دن گذرینگے سود بڑھتا ہے اور بصورت واپسی
ہی سود جو اول لیا گیا کافی ہے ۴ یہ کہ کسی شخص کے نام بقید تاریخ رقعہ لکھکر حوالہ مہاجن کر دیا
ت بشرط وصول کاتب کو روپیہ دیگا ورنہ رقعہ واپس کریگا یہ سوا ہی شکل سوم کی جسمین قرض
ربوا ہے باقی سب صورتین جائز ہین اور جو دیا جاتا ہے سود نہین ہے اجرت تحریر وغیرہ کی طور پر دنیا

کتاب الدیون

اسکی پانچ قسمین ہین ۱ وہ جو کسی مال یا فعل کے عوض مین لازم ہو جیسے
بیع ۔ یا کرایہ ۔ یا اجرت ۔ یا ضمان مستلفات ۲ وہ جو صرف اقرار یا جزای فعل سے ہو جیسے دیت ارش
ضمانت وغیرہ ۳ جو احسانا قرض دیا جاوے اسمین قرضخواہ ہر وقت تقاضا کر سکتا ہے بخلاف اور
راو کے ین بعد مدت گذرے حق طلب نہین ۴ رہن جو کسی حق کے اطمینان کے لیے مدیون اپنا مال گرو کرے

شے حق اللہ یعنی نذر - کفارہ - زکوۃ قربانی فطرہ وغیرہ آپس میں قرض جبکہ وہ ہر قسم کی مال میں جائز ہے یعنے
اختیار ہو تو جانور یا کوئی اسباب نذر مانی یا اوسکی دینے کا وعدہ کرے اور باقی صورتوں میں صرف اثمان اور
وزنی اور کیلی اور عددی متقارب میں قرض جائز ہے کیونکہ دوسرے اعیان کا معاوضہ کافی ممکن نہیں
اور تعیین میں بھی جہل ہے قرض کا بیع یا ہبہ کرنا جائز نہیں مگر اوسی مدیون کے ہاتھ بیچنا اور ہبہ کرنا اور باہم
مقاصہ کر لینا جائز ہے مسئلہ زید کے سو روپیہ عمرو کے ذمی ہیں اور عمرو کے پانچ اشرفیاں زید پر ہیں جائز
ہے کہ باہم بطریق بیع و شرا کے معاوضہ کر لیا جاوے اور اگر مال عمرو کا زیادہ قرار دیا جاوے تو بقدر زیادتی زید
کے ذمی باقی رہیگا یا حرفت زید قرضدار تھا اب عمرو نے زید سے کچھ مول لیا یا کام کرایا اور اپنا قرض اوسمیں
محسوب کر دیا جائز ہے اسلیے کہ بیع قرضکی مدیون سے صحیح ہے (شامی) لیکن شخص ثالث کے ذمی محسوب نہوگا
مثلاً زید نے عمرو سے ایک شے خریدی اور کہا کہ بکر میرا قرضدار ہے میں روپیہ تیرے اس کا ثمن نہیں ادا کرتا
ہوں اب عمرو و بکر دونوں راضی ہو جائیں تب بھی زید بری اور عمرو مدیون نہ متصور ہوگا ہاں حوالہ
یا ضمانت جائز ہے (عالمگیری) اور ایسے ہی دو شریک ہیں جنکا کچھ مال موجود ہے اور کچھ قرضداروں کے
ذمے اب ایک شخص قرضے لے اور دوسرا شخص مال موجود لے یہ جائز نہیں قرضکو ذریعہ سے کوئی
نفع سود دیا لینا کرنا جائز نہیں استقراض قرض جائز ہے کل ہو یا جزو قرضدار کی ایسی چیز جو اوسکی قرض
کے مثل ہے اگر مل جاوے اور وقت ادا آگیا ہو تو اوس چیز کو اپنے حق میں لے لینا جائز ہے (قاضیخان) قرضدار
جب قرض پر قبضہ کرے پھر قرضخواہ کا دعوی عین قرض پر نہیں رہتا مثلاً اگر گیہوں قرض لیکر قبضہ کر لیا
اب قرضخواہ کو حق نہیں کہ وہ گیہوں لے اور مالک مدیون ہا ایک اندازاوس مقدار کا قرضدار ہے (عالمگیری) القبال سودخور بنیا کا
پیسے اوسکے پاس چھوڑ دینا تاکہ تھوڑا تھوڑا لیا کرے جائز نہیں ہاں سب پیسے وصول کر کے امانت رکھوا دے تو مضائقہ
نہیں پھر قرضکی تین قسمیں ہیں ۱ متعلق بعین شے جیسے زید نے عمرو کے پاس ایک باغ رہن رکھا
یا مکان ایک سال کو لیکر اسکے پردیا اب عمرو کو حق ہے کہ اولاً اوسی چیز سے اپنا حق وصول کرے
تب مالک کو حق تصرف ہوگا چنانچہ تجہیز و تکفین پر بھی مقدم ہے ۲ وہ جو صرف مدیون کے
ذمے ثابت ہیں کسی جائداد سے متعلق نہیں تو اگر مدیون مر گیا اور بحالت صحت ان قرضوں کا
اقرار قاضی کے سامنے کر چکا ہو یا شاہد عادل موجود ہیں یا معائنہ سے ثابت ہوتا ہو تو دین
صحت ہوا اور بلا عذر مدیون کے مال سے واجب الادا ہے ۳ صرف میت کے اقرار ہی سے ثابت ہو

یسی مرض میں جسمیں وہ مرا تو یہ دین مرض ہے اور یہ دین صحیح سے سو خبر ادا ہو ترکہ میں مال مدیون
لازم ہے اگر میت مفلس ہے تو وارثوں پر ادا کرنا لازم نہیں اور اگر ادا کریں تو ذمہ میت سے ساقط ہو جا
ت غیر ہے بہر حال ادا کریں امید عفو ہے اور ادا کرنے کے لیے مال حلال شرط نہیں مگر حصول میں اسکا
ضرور ہے مثلاً اگر زید نے بکر سے دس روپیہ قرض لیے اور کسی مال حرام سے ادا کر دیے تو قرض ادا ہو گیا
جو معلوم ہو تو لینا بچنا ہے اور یہ فعل خالی از گناہ نہیں اسی سے کہ کسی مسلمان کو مال حرام دینا
سم کا مغالطہ ہے کیونکہ اگر وہ جانتا تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کے سو روپیہ عمر مسلم اور بکر
دو نو پر قرض ہیں پھر عمر و بکر سو روپیہ لائے جسمیں سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ سے
ا تھا اور پچاس شراب کی قیمت سو اس صورت میں اگر عمر مسلم اس روپیہ سے زید کا قرض ادا کریگا
زید کو جان بوجھ کر لینا جائز نہ ہوگا اور لیا تو عمر بری ہو جائیگا اور اگر بکر ہندو ادا کرے تو وہ پچاس جو
کی قیمت سے ہیں لے لینا جائز ہے اسلیے کہ یہ اونکے حق میں جائز اور مالک ہیں اور دوسرے پچاس کا جو رشوت
ہ میں لینا حرام ہے اسلیے کہ اسمیں مالک ہی نہیں آگے رہن یہ قرض کی چوتھی قسم ہے جسمیں مدیون
ل دائن کے اطمینان کے لیے اوسکی حوالہ کر دیتا ہے اسمیں ایجاب و قبول اور مرتہن کا قبضہ کامل
ریس ایسی چیز جو راہن کی تعلق سے علحدہ ہو کر مرتہن کے قبضہ میں نہ آسکے رہن نہو سکیگی جیسے نصف
ن یا شاخ درخت وغیرہ اور جسکا بیچنا منع ہے اوسکا رہن رکھنا بھی منع ہے (عالمگیری) اگر رہن اگر
ہو گیا تو قیمت دینا پڑیگی اور اگر خود ضایع ہوا پس اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا بمقدار قیمت
م نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہے تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
زیادتی امانت اور بقدر قرض مضمون ہوتا ہے مرتہن اگر فک رہن کا دعوی کرے تو پہلے مرہون
ضر کرے تعیین مدت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادای زر کی قوت حاصل کرے بخلاف مرتہن
و سے ہر دم واپسی پر قدرت ہے زر رہن میں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتہن کی طرف سے جائز نہیں
اجارہ یا عاریہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بجز اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات
نب راہن قبضہ مرتہن کو مانع ہیں اور از جانب مرتہن ملک راہن کو منافی مسئلہ زید نے عمر و
سے عمر نے بکر کے پاس اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن رکھا تھا وہ مکان گر پڑا یا
یا تو زید کو حق ہے کہ خواہ عمر و خواہ قابض سے اوسکی قیمت وصول کرے کیونکہ یہ سبب اس تصرف

مین غاصب اور خائن ہو گئی ۲ عمرو مفقود الخبر ہوا یا لاوارث مرا یا زندہ ہی مگر شرارت سے سما
نہین کرتا زید کو حق ہی کہ زر رہن ادا کرکے وہ مکان خالد قابض سے لی یا کسی اور قسم کا
کری اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر بہ نسبت قرض عمرو زیادہ ہی تب بھی خالد کو بمقابلہٗ زید نہ
ہو سکتا اپنا دعوی بکر سے کری کیونکہ عمر غاصب اور خالد شی مستحق کا قابض ہے اور یہی حکم ہے
مستعار کا زید نے ایک گھوڑا عمر کے پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیع ہی یا بعد اتمام ع
بکر کو وکیل کیا تو شکل اولین بالاتفاق اور ثانی مین باختلاف زید کو حق نہین ہے کہ بکر کو وکالت
معزول کرے (ہدایہ) منافع مرہون راہن کی مملوک اور مرتہن کے پاس امانتاً محبوس رہتی ہ
اسیا بہین کہ یہ منافع مرتہن کو حلال ہے یا نہین بڑا اختلاف ہی مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی
جناب استاذی و مولائی مسند الاماثل فخر الاکابر ابو الحسنات مولوی محمد عبد الحی عم فیضہ الخفی والجلی
اپنے رسالہ فلک المشحون فیما یتعلق بانتفاع المرتہن بالمرہون مین بدلائل واضحہ تحقیق فرمایا ہی
مملوک راہن ہے پس اگر راہن نے بعد تکمیل عقد و قبضہ تامہ بخوشی اجازت دی تو بطریق ترک
جائز ہے اور اگر اجازت مقصود رہن یا داخل عقد ہی تو کھلا کھلا سود ہی اور بلا اجازت خیانت
غصب ہی اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطعی ممانعت لازم ہے
منہ سے جو چاہین کہین لیکن دلمین رہنکو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور مناف
معاوضہ دین تصور کرتے ہین و واللہ یعلم ما فی الفسکم اگر سو مین دو ایک نیک نیت ہون تو بھی
فتوی نہین ہو سکتا پس اگر راہن نے مرتہن کو اجازت دی تو اوسے اختیار باقی ہے کہ جب چاہ
رجوع کری اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہین پڑ سکتا ہان وہ مصارف جو مرتہن نے با
نفع رہن کیے ہین راہن سے لیسکتا ہی مثلاً زید نے باغ عمرو کے پاس رہن کرکے منافع اوسکا عمرو کو
کر دیا عمرو نے جو کچھ اوسکی پرورش اور عمدگی مین صرف کیا ہی وہ زید سے لیسکتا ہی اگر زید نے قبل از
نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضے مین لایا اور عمرو مرتہن کو نفع لینے سے روکا ورنہ مصـ
مرہون مصارف دو قسم کے ہین سلوہ جو مرہون کی ابقا و اصلاح سے متعلق ہین جیسے د
لباس۔ نوکر۔ باغبان۔ سائیس۔ سینچنا۔ بونا۔ مکان کی مرمت وغیرہ سلا جو حفظ اور ر
سے متعلق ہین جیسے کرایہ مکان و دوا وغیرہ پس مصارف اول راہن کے ذمے ہین اور قسم دو

مرتہن کو ذمی ہنگر ابو یوسف کی نزدیک کرایہ مکان بہی راہن کو ذمی ہے ۱۲ ہدایہ بیان اگر قیمت رہن دین سے
زیادہ ہے یا کچھہ منافع اوسکی حاصل ہوسے تو یہ امانت ہین اور انکا کل خرچ بہی راہن کے ذمی
رہیگا اور مرتہن کو لازم ہے کہ خواہ خود مرہون کی حفاظت کرے یا اپنے معتبر نوکر یا عیال کے پاس رکہوا
غیر کی پاس رکہیگا تو ذمہ دار رہیگا اور جب راہن مرتہن کو نفع حلال کر دے تو کل مصارف ذمہ
مرتہن ہو سکتے ہیں اگر راہن اداے مصارف سے انکار کری یا غائب ہو یا حصول اجازت تک
مرہون کی ناقص یا ہلاک ہونیکا خوف ہو تو مرتہن بمقتضاے قاضی ضروری خرچ کر کے راہن سے وصول
و ہان اگر قاضی نہو تو مرتہن اپنی راے سے وہ کام خرچ کر سکتا ہے ہر چند یہ حقوق مختلفہ قضاے قاضی
پر منحصر ہین مگر ایسی حالت مین مرتہن اپنے حقوق کی محافظت مین مضطر ہے اور مثل حق قائم
کے مستقل و مختار اور راہن ظالم تا حد امکان ہدایہ صفحہ ۵۰۳ آخر باب تصرف و جنایت مرہون
مین امام صاحب کی مذہب سے منقول ہے اسیطرح منافع اوسکی اگر جمع نہ ہو سکین جیسے دودھ میوہ
تو مرتہن بطور فضولی بیع ہو سکتا ہے اور قیمت منافع رہن ہوگا اور جنس سے جو بعوض رہن یا قبضہ اوسمین ہوگا
رہیگا اور وہ رہن محبوس رہیگی البتہ منافع مفقود کی تحصیل نہ اسکو ذمی ہے نہ اوسمین مختار جیسے سکانکو
رایہ پر چلانا کہیت یا باغ کی درستی وغیرہ اور اگر یہ عذر نہو اور مرتہن اپنی راے سے کچھہ خرچ کرے تو وہ خرچ
وہ راہن سے نہین پا سکتا اور وہ منافع جو باقی رہسکتے ہین جیسے جانور کی بچہ وغیرہ تو بیع صحیح نہین مسئلہ
جیسے ایک مکان یا ایک گاے جو پچیس روپیہ کو رہن رکہی اور کرایہ یا دودھ اوسکا تین روپیہ ماہوار ہے اور
مصارف ایک روپیہ ماہوار ہے مکان یا گاے ملک پر سمین چہوٹ جائیگی اسلیے کہ اصل نذر رہن للغرض اور خرچ
کے اور کل آمدنی ہے اب کچھہ مرتہن کا باقی نرہا اسلیے راہن کو مرتہن ہوا اور مرتہن کو راہن سے مرہون
بطور کرایہ لینا جائز نہین (عقود الدریہ) اسلیے کہ راہن نے اگر لیا تو قبضہ مرتہن نرہا اور مرتہن نے
یا تو یہ قبضہ باستحقاق رہن نہوا بلکہ نیابتاً قبضہ ہوا مرتہن اپنے روپیہ کا قبضہ کا دعوی کر سکتا ہے مسئلہ
دیکھو البتہ کا حق نہین یہ شرط کہ اگر اتنے دنون روپیہ نہ دیا تو بیع ہو جائیگی باطل ہے عقود الدریہ مسئلہ
اور مرتہن نے باجازت راہن مرہونکو عاریت دیا اب مرتہن ضامن نہ ہوا اور اگر راہن کی اذن بغیر دیا
رہا تو رہن باطل ہو گیا ہدایہ مسئلہ جاری ہو شہرون میں اکثر مکان یا باغ رہن رکہا جاتا ہے اور بعض شرط
در کسی دن شرط مرتہن کی قبضہ مین نہین دیجاتی ان سب کو تو ہمین پہر قرض ہے اور رہن باطل اسلیے کہ رہن قبضہ

کتاب الاجارات

یعنی بیع منافع پس وہ اجارہ جسمین اصل معقود علیہ مملوک ہوجائے جائز نہین مثلاً ایک بار
اجارہ پر لیا کہ اتنی مدت مین جسقدر اسکی گھاس خشک ہو یا پھل پیدا ہو وہ میرا ہے یا بکری گائے دودہ پینے
کے لیے اجارہ پر لینا درست نہین - ایسے معاملات مین اگرچہ تعداد معقود علیہ کے معلوم ہو ۲ تسلیم ہو
۳ بیع کی اور شرطون سے بھی مخالفت نہو بیع کا حکم دیا جائیگا (یعنی جسمین عین شی مملوک ہو جائے ۱۲) اجارہ مین بیع کے آٹھون شرطین معتبر
لیکن اول جبکہ اجارہ مین اصل شی مملوک نہین ہوتی تھی عمل یا منافع مال اوسکا قائم مقام کیا گیا (ہدایہ
(متعلق شرط چہارم ۱۲) جیسے مکان کرایہ لیا اصل مکان پر کوئی حق نہین کرایہ دار صرف نفع سکونت وغیرہ کا مالک ہے یا کسیکو نوکر رکھا کام لینے
اختیار ہے ذات ملازم پر اختیار نہین آیا ایسی ہی ضرور ہے کہ منافع مال متقوم و مفید بھی ہون پس جو منافع
شرعاً حرام ہین جیسے اجرت زنا و رقص وغیرہ یا جو منافع عبث ولہو ہین جیسے درخت خاص کپڑا خشک کرنے
یا بعض ظروف چاندی سونے کے یا شیشہ آلات وغیرہ صرف دکان و مکان کی زینت کے لیے کرایہ لینا یا جسکا
بدون ہلاک عین نہ ملے جیسے درم و دینار یہ ناجائز ہین دوم منافع غیر محدود ہوتے ہین جیسے مکان کا
سکونت برابر حادث ہوا کرتے ہین اور بیع مجہول فاسد ہے لہذا (متعلق شرط ششم ۱۲) منافع کے بعض متعلقات کے تعیین
منافع کی تعیین کیجاتی ہے (ہدایہ) جسطرح مبیع ظرف وغیرہ سے معین ہوتا ہے مثلاً یہ گھوڑا بعوض ایک
کے دو کوس یا دو دن کے لیے یا یہ زمین بعوض دس روپیہ کے ایکسال کے لیے - یا یہ کپڑا اگر زرد رنگا
تو دو آنہ اور سرخ ہو تو چار آنہ غرض کسی قسم کے تعیین سے رفع جہالت معقود علیہ شرط ہے ورنہ اجارہ فا
ہوگا (ہدایہ) جب کوئی زمین یا جانور اجارہ پر لے تو اون سب امور کی تصریح ہوتا ہے جو اس اجارہ سے
مقصود اور متعلق ہین جیسے اس گھوڑے پر دو آدمی سوار ہونگے یا فلان چیز اس قدر لادی جائیگی اور فلا
مقام تک فلان راہ سے فلان وقت لیجائینگے یا اس زمین مین فلان چیز بوئی جائیگی یا فلان قسم
آدمی بسائے جائینگے - اور اگر بعض متعلقات کی تصریح نکی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اسکی تین صورتین

۱؎ ملازم ...
ساتھ قبول ۲؎ قدرت تسلیم ۳؎ مال ...
... وصف و مقدار ثمن ۴؎ تعیین مبیع
... اہلیت عاقدین ... مدت ادائی ثمن ۱۲ ۵؎
چونکہ بعض شروط مین بھی احکام مختلف ہین
... شرعی ۱۲ ۶؎ یعنی ...
... مثلاً ... روپیہ ۱۲
۷؎ جب کوئی ... ہون اور بعض ...
یا آسمان یا ... اور بعض ... ہون ۱۲

خواہ وہ امر متعارف ہے یا متعارف کی قریب قریب ہو یا بالکل خلاف ہو شکل اول مستاجر کے
ہو جیسے ایک چھکڑا کرایہ پر لیا (اور اوس مقام میں چھکڑہ پر ۲۰ من غلہ لادنیکا عام قاعدہ تھا) اور
ہی ۲۰ من یا کم غلہ لادا گیا اور چھکڑا اوٹھ گیا یا بیل ہلاک ہو گیا یا باعتبار عرف دس کوس چھکڑہ جایا
کرتے تھے اور یہی چھکڑا دس کوس یا اوس سے کم میں ٹوٹ گیا تو کرایہ دار بری الذمہ ہے **المعروف**
کالمشروط شکل دوم میں بقدر تجاوز ذمہ دار ہو جیسے اس صورت میں ۲۵ من غلہ لادا یا
اور ایسی چیز جو مثل غلہ کی ہو لادی اور مثلاً ۴ روپیہ کا نقصان ہوا تو کرایہ دار للعہ روپیہ ادا
کرے شکل سوم میں بصورت نقصان ذمہ دار نقصان اور بصورت عدم نقصان عند البعض ماخوذ
ہو اسلئے کہ اسنے مال غیر میں تجاوز کیا جیسے پتھر یا لوہا لادا یا پندرہ کوس لیگیا یا ۱۰۰ من بار کر دیا
(ماخوذ از عالمگیری) **مسئلہ** جبکہ باہم کچھ تعین نہوا ہو تو اجیر ضرر رسان اور خوفناک امور سوا اپنی ذات اور
مال کو باز رکھسکتا ہے اور مستاجر متعارف کاموں میں محتاج ہے مثلاً محرر سے جملہ امور متعلقہ محرری اور
خدمتگار سے ہر قسم کی خدمت لیسکتے ہیں مگر اختیار نہیں کہ محرر سے خدمتگاری یا معلم سے محرری کرائیں یا
اوسے خوفناک راہ یا سفر کہ جنگ میں بھیجیں مگر یہ کہ اقرار ہو گیا ہو یا ملازم راضی ہو جائے مسئلہ زمین
میں وہ چیز بو سکتا ہے جو اوس میں بوئے جاتی تھی یا اوس سے ضرر نہیں پہنچتا اور خلاف عرف اور ضرر رسان
کاموں کی اجازت صریح مشروط ہے پس اگر مالک نے شخص کو اجازت بھی دی کہ تجکو اختیار ہے جس قسم کا
نفع منظور ہو حاصل کرو تو خلاف عرف اور ضرر رسان امور بدلالت عقلی مخصوص اور مستثنی ہونگی
سوم بیع میں بعد اتمام عقد تسلیم مبیع معاً ممکن ہے لہذا ثمن اوسیوقت واجب الادا ہوتا ہے اور
متعلق بعقد مستقبل
اجارہ میں منافع ... یا حادث ہوتی ہیں صرف عقد سے تسلیم ہو سکتا ہے نہ وجوب اجرت ہاں
اگر پیشگی دیدیا تو حق تردید نہ رہا اسلئے کہ یہ ایک حق ہے اور عوض شرعی میں ادا کیا گیا اور مستاجر
نے اپنا حق خود باطل کیا۔ اجیر جب کام کر چکے اوسوقت اجرت فوراً دیدینا چاہیے اب کوئی
مدت ادا کے لیے معین کرنا رضامندی اجیر پر موقوف ہے کیونکہ جب وہ مستحق ہو گیا تو اوسے
اختیار ہے کہ مہلت دے یا نہ دے چہارم عقد اجارہ بتجدد ہر نفع پر منعقد ہوا کرتا ہے کیونکہ
منافع معدوم ہوا کرتے ہیں اور معدوم کی تملیک ممتنع ہے لہذا بضرورت صحت عقد یہ فرض
کیا گیا کہ حکماً ہر نفع پر ایجاب و قبول جدید ہو جاتا ہے مثلاً جب

ایک مکان ایک سال کے لیے کرایہ پر دیا اب ہر نفع سکونت پر اوسکے قبول کی تجدید ہوگی خواہ مستاجر
نے مدت گذرنیکے بعد سکوت کیا اور مالک نے منع نکیا کیونکہ یہی عقد جدید ہوگیا پنجم عقد اجارہ ایجاب
و قبول کے بعد لازم ہے پس اگر مکان ایک سال کیلئے کرایہ پر لیکر درمیان مین چھوڑ دے یا تو مالک تمام
کرایہ لینیکا مستحق ہے اگرچہ خود قبضہ و دخل نکرے مثلاً ایک شخص نے ایک گھوڑا دن بھر کیلئے کرایہ
پر لیا اور دوپہر سے چھوڑ دیا اب مالک اگر سوار ہوا یا اوسنے اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو
وہی حکم عائد ہوگا اگر کسی نے کسیکو کام کیلئے سوار رکھا یا قبضہ ہونیکے [illegible] متعلق ہے مثلاً [illegible]
جیسے پانی پلانیکو دریا پر لیجاتا یا کسی خوف اور ضرر کے تمام عمر [illegible] پر لیجاتا [illegible] ششم اجارہ
تو ہی سے فسخ ہوسکتا ہو [illegible] مسئلہ عاقدین سے کوئی مرگیا یا عذر صحیح جسکا بیان آئیگا لاحق
تو اجارہ فسخ ہوجائیگا بخلاف بیع کے کہ وہاں دفعتہ بیع مشتری کی ملک مین آجاتی ہے اب یہ نا
ممکن ہے اور منافع آئندہ تو ابھی مستاجر کے ملک مین نہین آئے ورثہ کا کیا ذکر اور تجدید عقد کا
ضروری امر تھا اپنے مقام پر منحصر رہیگا نہ ورثا مستاجر سے متعلق ہوسکتا ہے نہ حالت عذر صحیح
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہوگا اور معاہدہ کا لازم اوسکا معارض
کیونکہ وقوع اور اقتضاء وقوع مین فرق ہے مگر ۱ جبکہ یہ معاہدہ ہوگیا ہو کہ نفع لیا جاے یا نلیا
اجرت ضرور دیجائیگی ۲ اجیر کا کوئی حرج معتد ہوا ہو جیسے زید ایک گاڑی عمر سے باجرت لا
اور بکر نے کہا کہ زید سے معاملہ نکرو ہم اسقدر اجرت دینگے یا عمر نے بکر سے کہا کہ مین دوسری خواستگاری
قطع کرکے تمسے اس شرط پر معاملہ کرتا ہون کہ تم اسکو فسخ کرنیکے مجاز نہو یا عمر و بطلب زید کہین
آیا یا اوسکی فرمایش سے کوئی شی خاص بنوائی اب شکل دوم مین کل اجرت اور باقی شکلون مین
ہرج عمر و بکر سے پانیکا مستحق ہوگا اور یہ شرط اسکے ذمہ لازم اور متممات عقد سے ہے کیونکہ اول اطمینان
سے متعلق ہے اور ثانی آسایش آمر و نفاست معقود علیہ کا سبب ہے جب کسی وجہ سے اجارہ فسخ
یا مدت گذر جائے اور معقود علیہ متعلق ہو تو مہلت مناسب شرط ہے پس اگر زمین یا کشتی یا گھوڑا
کرایہ لیا اور مدت اجارہ ختم ہوگئی یا دونو سے ایک مرگیا مگر ابھی کھیت کچا ہے یا کشتی دریا مین ہے
[illegible] تو ایک مناسب مہلت ضرور دیجائیگی اور اتنے روز کا کرایہ بحساب کرایہ سابق عائد
مالک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہرگز حق نہین [illegible] اسی بنا پر اگر کوئی نوکر یا مزدور ضرورت

عذر کرے یا قطع تعلق چاہیے تو ایک معین وقت تک مہیا کیا جائیگا سپاہی بوقت خیال جنگ یا وکیل
بوقت حضور حکام یا مزدور راہ مین یا کسی خوفناک مقام پر قطع تعلق نہین کر سکتے مگر جبکہ اوسنے بتصریح کہدیا
ہو کہ مجبور ہر وقت اختیار ہے اگرچہ ضرورت ہو ہو آجن اسوا اور عذرات کا ذکر کیا تھا اوسکے فوت طلب کے
جائین یا خلاف شرع احکام دیے جائین مسئلہ جو مزدوری یا نوکری ایسی ہو جسمین ہمیشہ کام کرنا پڑے
یا جو کام لیا جاے وہ بہت کم یا غیر مقصود یا صرف تعلیم و مشق کیطور پر ہو جیسے سپاہی یا بعض اہلکار جنسے
کسی خاص وقت پر کام لینا منظور ہوتا ہے اور جو کچھ کیا کرتے ہین وہ مقصود نہین ہوتا یہ لوگ عین ضرورت کے
اسطرح عذر نہین کر سکتے اسلیے کہ اسی واسطے اونکو مدتون سے اجرت دیجاتی ہے بشرطیکہ وہ کام اونکو منصب کے
شرایط کے خلاف نہو اور یہ بھی معلوم کرا دیا گیا ہو کہ تمکو کسی ضرورت پر اس قسم کا کام کرنا پڑیگا مگر جبکہ مدت معین
یا غیر معین درکار ہو تو البتہ مناسب انتظار کے بعد وہ مختار ہوگا مثلا ایک سپاہی نوکر رکھا اور لڑائی کا
ایسا خیال ہے جسکا وقوع غالبا جلد نہین ہو یا زمین پانچ برس کیلیے کرایہ لی اور ایسا باغ لگانا چاہا
جو دس بیس برس مین تیار ہو اور لڑکی اوسکی بکار آمد ہو یا اور کوئی ایسا کام کیا جو ایک مدت مین
پورا ہوگا یا کشتی کسی مقام پر راہ مین ٹھیرا دی اور مالک اوتر گیا اور کہہ گیا کہ ہم برس چھ مہینے مین
واپس آئینگے تو ایسی صورتون مین انتظار لازم نہین ہے **اقسام اجارہ** اسکی تین قسمین ہین
اول محض منافع اشیا جسطرح مکان یا زمین کرایہ کرکے دینا ایسی چیزین یا استعمال مناسب مین جو معقود
خراب ہون مستاجر سے کچھ تعلق نہین بلکہ بقدر ضرورت مالک سے مرمت کرا لینگے یا اوسکو حق ہے
دوم محض عمل جیسے مزدوری یا نوکری اسمین یہ شرط کہ اسقدر وقت مین یہ کام ضرور
ہو اور اگر وقت یا کام کسی مین کمی ہوگی تو اجرت کم ہوگی مفسد ہے کیونکہ ایک اجرت کے مقابلہ مین
دو معقود علیہ نہین ہو سکتے مثلا وقت سے کام اور اگر یہ قید کام لینے اور تاکید کیلیے ہو اصل عقد
مین داخل نہو اور ایک امر پر کل اجرت اور دوسری پر صرف عتاب کیا جاے جائز ہے جیسے صبح سے
شام تک ضرور حاضر رہو اور اسقدر کام کرو اب تنخواہ باعتبار حاضری ہے تو کام کی کمی بیشی محسوب نہوگی
اور کام پر نظر ہے تو حاضری سے بحث نرہیگی البتہ اگر حاضری کی اجرت علیحدہ اور عمل کا عوض
علیحدہ ہو تو جس امر مین کمی ہو اوسکی اجرت کم ہو سکتی ہے مزدور اجرت مین بال نہین روک سکتا
(ہدایہ) یہ شرط کہ جب نوکری چھوڑنا تو ۱۵ یوم پہلے اطلاع دینا ورنہ ایک مقدار جرمانہ لیا جائیگا نظاہر

مفسد عقد ہی مگر نفس الامر مین متممات عقد سی ہی کیونکہ دفعتاً کنارہ کشی مین بڑا ہیچ اور سخت بدا
اور کمال بی اطمینانی کا احتمال ہی ظاہر ہو کہ صاحب کشتی دریا مین اور صاحب ارض قبل پختگی
مجبور کیے جاتے ہین اسیطرح آقا مرد ہوشیار و معتبر ملنے تک نوکر کو روک سکتا تہا لیکن جبکہ ایسے
ملنا کسی مدت پر موقوف نہ تہا اور مدت غیر معلوم تک پابندی مشکل یا ایک مدت خاص کر تعین ہی
اوسکے قائم مقام ہی اور درصورت مخالفت نوکر تنخواہ ایام موعود سکا اوسی طرح دینا پڑیگی جیسا
ارض زراعت کا نقصان دیتا اور بیع مین مشتری سی شرط کفیل یا رہن یا عقد رہن مین را
وکیل بالبیع کا لزوم مفسد نہین اور مبیع مین یہ شرط کہ اگر فلان وقت تک قیمت نہ دونگی تو
جائز ہی اسی طرح یہ لزوم بہی مخالف و ممنوع نہین ہوسکتا جرمانہ تین قسم ہی ۱ معا
جو کسی صریح شرط کی مخالفت سی عائد ہو ۲ شرط یعنی اگر آیندہ نوکری منظور ہی تو گذشتہ عدول حکم
نسبت جرمانہ دو ورنہ اختیار ہی اسیطرح اور قسم کی سزائین ۳ بجبر یعنی بوجہ فلان مخالفت
جرمانہ لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتین ہین ۱ وہ مخالفت جس سے کچھ نقصان مال یا عا
ہو کوئی شے ضائع کردی یا غیر حاضری یا کسی خود رائی سے کام پورا نہو سکا یا ایسی کام پر نوکر تہا جو
انجام دیسکتے ہین تنہا نہین ہوسکتا جیسے چہاپا صحت کرنا یا دوسرونکا کام اوسپر موقوف ہو
کسی کارخانہ کا مہتمم وغیرہ اس صورتین جرمانہ جائز ہی اور ثبوت اوسکا جواز ضمان سے کتب
مین موجود ہی ۲ وہ مخالفت جسمین سوائے ناخوشی و نافرمانی و شرارت کے کوئی نقصان نہ
اوسکا حکم مثل قسم دوم کے ہی اور قسم دوم بوجہ شرط و رضاے مجرم بوا انتظام و ضرورت
اور سوم محض ظلم و ممنوع ہی نوکر کو اوقات نوکری مین کوئی کام اپنا کرنا جائز نہین مگر ۱ ادای
وسنن ۲ حاجات ضروری جیسے کہانا پینا وغیرہ مگر نوافل باتفاق منع ہین اور جامع مسجد و
بمقدار مناسب اجرت کم ہوگی (عالمگیری) میرے نزدیک اگر دونو مسلمان ہین تو نماز جمعہ و
کا پہلے ہی لحاظ کرکے معاملہ کرین کیونکہ مبادا مزدور طمع مال سے جمعہ ترک کردے اور آقا کو بہی
فرائض و عبادات تخفیف اجرت شان اسلام سے بعید ہی اور یہ قیود تب ہین کہ مالک اور کا
منع کردے یا بوقت اطلاع ؟ خوش ہو یا اوسکے کام مین نقصان کا خیال ہو ورنہ بجسب
و تعامل بلد مضائقہ نہین سبب اور ایسی نوکریان جنمین دوسرے کام مخل نہین ہو آیا جمعہ

رہتی ہے ایسی امور کے واقع نہین جیسے ایک شخص پہرا بھی دیتا ہو اور کچھ پڑہتا یا سیتا ہی **موسوم**
بیع و عمل جیسے کپڑا رنگنا جسمین رنگ کی بیع اور رنگنی کی اجرت ہے اسمین اگر مال مالک کا
ہے اور اجرت مزدوری کی تو اجارہ ہے ورنہ استصناع ہے لیکن اور وصف کی تعین بغرض رفع خلاف
ضرور ہے یہ لوگ بعوض اجرت مال روک سکتے ہین جو مال انکا صرف ہوتا ہے وہ معقود علیہ نہین تا کہ
ہلاک عین لازم آئے بلکہ آلہ و ذریعہ تسلیم معقود علیہ ہے (ہدایہ) **عذرہای فسخ اجارہ**
(۱) مجبوری جیسے گاڑی کرایہ پر لی اور گھوڑا مر گیا گاڑی ٹوٹ گئی حاکم نے ممانعت کر دی خود بیمار
ہو گیا یا وہ مریض جسکے لئے طبیب بلایا گیا تھا مر گیا (۲) **فوت غرض** جیسے مریض اچھا ہو گیا قصد سفر فسخ
کر دیا یا جس صنعت اور جس قسم کا نفع معقود علیہ سے منظور رہتا وہ اسمین نہین ہے (۳) **موت احد
المتعاقدین** اب اجارہ باقی نرہا البتہ ورثا میت اور فریق ثانی راضی ہون تو یہ معاہدہ جدید
ہوا **مسئلہ** جیسا کہ معمول ہے کہ بعد موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قایم
و باقی رہتے ہین اسکا جواز بحکم تعارف ہے اور سکوت قایم مقام رضای جدید لیکن جبتک کوئی
متضمن رضا بدو لفظ فسخ معلوم نہو اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایکسال کیلیے کرایہ پر لیا
دیا یا کسی کو سال بہر کامل کی شرط پر نوکر رکہا یا نوکری کی اب ایک شخص مر گیا تو دوسرے کو مکان
نوکری چھوڑ دینے یا چھوڑا دینے کا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اوسکی رعایت
ہو جائیگی مثلاً کشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہین تو رفع تعلق تک اجارہ باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
سے اگر اقرار تہا کہ بعین ضرورت کے وقت یا بدون مہلت چند یوم نوکری نچھوڑ سکینگے تو اوس ضرورت
مہلت کی رعایت لازم ہو اسلئے کہ یہ شروط اصل اجارہ سے متعلق نہین بلکہ بغرض حفظ حقوق و اموال
و اغراض عاقدین کیجاتی ہین اور یہ حقوق میراث اور ملک ورثا ہوتی ہین **اجارات مشروطہ**
یعنے بشرط ترتب اثر اجرت دیجائیگی جیسے طبیب وکیل عامل جنسے بشرط کامیابی ایک مقدار اجرت کیہ
تصفیہ کیا جاے اگر انمین کسی قسم کا تعین طبیعت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا نہ ہونا کسی کے اختیار مین ہے (جو بعد تعیین کر سکتے ہین ۱۲)
نہ کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تعیین کے
نزاع قائم ہے اسلئے کہ آمر کبتک انتظار کرے اور اگر بوجہ کسی چھپی ہوئی خرابی کی جسکا ظہور مشکل ہے
معزول کرنا چاہے تو اجرت کس اعتبار سے دیجائے اور اگر آمر کو مطلقاً اختیار دیا جاے تو وہ ہر وقت اسکی

معزولی اور حق تلفی پر قادر ہوگا **تسلیم معقود علیہ** کے یہ معنی ہیں کہ مستاجر نفع لینے پر قادر
ہو جاوے مگر جبکہ بعض مدت یا تمام مدت میں کوئی مانع قوی پیش آیا مثلاً مکان غصب کیا گیا
غرق ہوگیا اسکو کرایہ دار بیمار ہوا۔ بقدر حصہ اجرت کم ہوگی (عالمگیری) فسخ اجارہ میں حضور عاقدین شرط
ہے عام ازین کہ خود ہوں یا وکیل انکو یا تحریر **تعیین معقود علیہ** کبھی باعتبار عمل ہوتی ہے
جیسے یہ کام اسقدر کر دو اور کبھی باعتبار وقت کہ جیسے صبح سے شام تک موجود رہو اور کام کرو اسطرح
اجیر ہر تمام وقت متوسط قوت سے کام کرنا اور کام نہو تو حاضر رہنا لازم ہے مگر خالی وقتوں کی دو صفات
نہیں ہوسکتی **تصرفات و اجارات فاسدہ** اجارہ شروط فاسدہ سے فاسد ہو جاتا
اور شروط فاسدہ کا ذکر بیع میں ہو گیا لیکن معقود علیہ ایسی چیز ہیں جو بیع کیطرح واپس ہو سکے
پس جبکہ بوجہ جہل اجرت اجارہ فاسد ہوا تو اجرت مثل دلائی جائیگی اور اگر دوسری وجہ سے فساد آیا
تو اجرت قرار دادہ اور اجرت مثل سے جو کم ہو وہی دلائی جائیگی اجماعاً مسئلہ کثیر الاکل تک پہونچ گیا
ورنہ مر اجارہ فاسد ہوا ہاں یوں کہا جاوے کہ اجارہ ہر حال میں صحیح اور زیادتی بطور انعام و شرط معلق
معین ہو یا یہ کہو کہ اگر کل نہ سید و گے تو نہ لینگے گر صاحبین ایسی شرطیں استحساناً جائز رکھتے ہیں اور علماء
نے اسکو ترجیح دی ہے درختوں کے اجارہ کو فقہا نے باتفاق منع فرمایا ہے اور وجہ اسکی سلف عدم
عدم حاجت قرار دی ہے میں کہتا ہوں کہ عدم تعامل حجت نہیں خصوصاً امور میں
نصوص قولی و فعلی دونوں سے ثابت ہوں باقی رہی حاجت وہ ہمارے زمانہ میں اشد ہے کیونکہ
زمانہ میں نہ ہوا اور جب درخت باجارہ لیا اور جو پھل کچھ خریدے تو وہ اوس پر نہیں پکنے دیتا
شجر سے استفادہ منافع شجر ہے اسلیے کہ منو ایک قوت ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہے نہ ہلاک عین شے
زراعت کی زراعت جائز نہو اور یہ شبہ کہ درخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ بغیر تابع
بلا اتفاق کے اجارہ پر ہو وارد ہوتا ہے جو باتفاق جائز ہے اور جبکہ شجر اعیان سے ہے تو اوسے تابع قرار
نہیں دیا گیا ضرورت ہے اور امام محمد سے شرط ترک اثمار مروی ہے (ہدایہ) آلی اجارہ میں جہل سے فسخ
نسبت ہو لیکن جبکہ زید نے عمرو کو ایک مکان جاڑے میں سو روپیہ سالانہ کرایہ پر دیا ہے بشرطیکہ جسقدر مرمت
یا ہر اسکی تعمیر میں خرچ ہو وہ ہو تمہارے ذمہ ہے پس اگر تعمیر اور تعداد اور لاگت معین اور معلوم
تو خیر ورنہ اجارہ فاسد ہے کیونکہ مرمت و تعمیر کے احوال مختلف ہیں اور اس صورت میں جو بنایا جاوے وہ مالک

درتحقیق اجارہ

مالک ہے اسیطرح یہ تعمیر درست داخل اجرت ہے اور اگر یون کہا گیا کہ مکان یا دکان اپنی طرف سے بنوا لو جو عام رہنے والے
کرنے ہوں وضع خاص معین کریا نہ کی اجارہ جائز ہے اور کرایہ حق زمین کا ہوگا اور عملہ ملک مستاجر اور شرط
دوام نہو تو بھی مالک کرایہ نہیں بڑھا سکتا اور نہ مستاجر کم کر سکتا ہے اور بغیر رضامندی مستاجر اگر زمین
والیس لیجاوے تو قیمت عملہ مع اجرت تعمیر ذمہ مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کرنا موجب فساد ہے جیسے
دو پہر حاضر رہو اور اسقدر کام بھی کرو اور ان دونوں قسمون میں کمی ہوگی اجرت کم کر لیجاویگی مباح
مالونکا اجارہ اسکی دو قسمین ہین ۱ مباح مال کو اجارے پر دینا یہ باطل ہے ۲ مباح مال
حاصل اور جمع کرنے پر کسیکو باجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام ـ دریا ـ جنگل
پہاڑ ـ شکار وغیرہ کو اجارے پر دینا جائز نہین مگر جبکہ ایسی چیزین اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے
جیسے نہر کھودے پل بنایا چراگاہ بنائی مسکلہ دریا یا شاہراہ کا بند کردینا بغرض رفاہ عام یہ مقتضاء انتظام
جائز ہے جیسے ناو کا پل بنا جیسے کشتیوں کی راہ بند ہوجاتی ہے یا پل کیوجہ سے دوسرے گھاٹ روک
دی جاتے ہین اگرچہ یہ مقام نہ مملوک تو نہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی کا بنایا جاوے تو بڑا اجر ہے
پس بغرض نفع عظیم و راحت عام کے یہ مداخلت ظلم نہین اسیطرح پہاڑ کے پتھر جنگل کی لکڑی ـ دریا
کا پانی ـ صحرا کی سبزیات ـ ہر قسم کے شکار اور جسقدر چیزین مباح ہیں وہ نہیں ان مقامات مین پائی
جاتین اونمین عام خلائق برابر مستحق اور جو پہلے قبضہ کرلے وہ مالک ہے مگر جبکہ حاکم وقت محافظت اور انتظام
کرے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جدل ظلم و تعدی سے روکے تو ایسا
محصول جو قیمت کے قریب نہو جاوے اور ایسا تحکم و قبضہ جو حد مالکیت تک نہ پہنچے اور ان
مقامونکو عام اباحت سے خارج نکرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام سے جو چیزین
جو کچھ حاصل ہو اسکی چار قسمین ہین ۱ معاوضہ جیسے خرید فروخت وغیرہ مگر لازم ہے کہ یہ معاوضہ
اوسکی خدمت کی جنس سے ہو جیسے ایک شخص نوکر کپڑا بیچنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوائے
مصارف خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کپڑا خرید فروخت نکرے ۲ بسبب ... اپنے ایسی چیز
سے جسکو معینہ خدمت سے تعلق نہو جیسے میراث ہبہ وغیرہ ۳ بسبب شرکت مشتبہ یعنے جسکو اوس
کی طرف بھی منسوب کرسکے جیسے خاص تجارت کیوجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہوگئی اور کچھ
نفع ہوا اسمین اولاً لحاظ تجارت اور ثانیاً رعایت ذات اجیر دونون ہین تو اسمین تنقیح ظن ہے

عمل کرے اور ضروریات مثل طعام و دعوت وغیرہ پر جا لیوین اسکو حق ہی ۲ بحسب خدمت و حکم [illegible]
حاصل کرے وہ ملک آقا ہی پس جبکہ آقا نے حکم دیا کہ دریا سے موتی نکال یا جنگل سے لکڑی کا جمع کر یا
پکڑ تو اگرچہ یہ چیزین اولاً ملازم کے قبضے مین آئینگے لیکن وہ قبضہ حقیقت مین آمر کا ہی اور روایا
اسکی ارشاد نبوی علیہ السلام ہی لیکن ہماری عرف کے اعتبار سے معلمین اس کلیے مین داخل نہین اس
کہ جب معلم ملازم ہوا اور دوسرے لڑکے بھی اوسکے پاس پڑھتے ہین اور کچھ اوسے دیتے ہین تو ہر چند یہ آمد
معاوضہ اون نہین وقتون یا اوسی محنت کا ہی جسکی تنخواہ اوسکو دیجاتی ہی اور بیشک بوجہ تعلیم
دوسرے شاگردون کے کچھ حرج بھی ہوتا ہی مگر بوجہ عرف کے ایسا ہی سمجھا جاتا ہی کہ گویا اوسکی اجازت
ہوگئی ہی اور ایسے جبکہ نوکر رکھنے والا ممانعت کر دیتا ہی تو اونکو ایسے حقوق نہین رہتے اور دوسرے
ملازمین کا بھی ایسا ہی قیاس ہی **متفرقات** اجارہ مین خیار رویت و خیار عیب و خیار
شرط حاصل ہی (عالمگیری) اور تفصیل اسکی مثل تفصیل بیع کے ہی مگر ایسے اجارہ مین جنکا دیکھنا
اولاً ممکن نہین صرف بیان یا نمونہ کافی ہی جیسے کپڑا رنگوانا و دہلوانا سلوانا وکیل سے کام لینا
طبیب سے علاج کرانا ۲ اجارہ مین نفع موجود و مقصود ہوتا ہی اور بیع مین ملک پس جو چیز
نہین بیچی جا سکتی ہی اوسکا اجارہ بھی صحیح ہی (عالمگیری) جیسے بچہ شتر و اسپ بک سکتا ہی کیونکہ
ملک مال ہی نفع [illegible] تجارت موجود ہی مگر اجارہ جائز نہین کیونکہ انتفاع موجود نہین جیسے
سواری وغیرہ [illegible] اگر کوئی نفع خاص ملسکے [illegible] نہین جاری ہو اجارہ جائز ہی مثلاً
زید نے [illegible] ایک مکان کرایہ پر لیکر بکر کو کرایہ پر دیا [illegible] اجارہ پر دینا جائز نہین اگرچہ
شخص بھی [illegible] جیسے زید نے عمرو [illegible] کرایہ لیکر بکر کو دیا اب بکر وہ مکان زید کو نہین
دیسکتا ۵ [illegible] منع ہی جیسے [illegible] کرایہ پر دیا اور عمرو نے اوسکی [illegible]
اپنا مکان زید کو دیا ۶ ایسے شخص کو کرایہ پر دینا جس [illegible] فساد کا احتمال ہو بحسب تفصیل بیع
منع اور [illegible] ہی جیسے طوائف یا قمار [illegible] یا شراب فروش کو مکان یا دوکان کرایہ پر دینا ۷ غیر مقدور
التسلیم یا بعض معقود علیہ کو اجرت قرار دینے سے اجارہ فاسد ہوتا ہی جیسے دس من گیہون فلان مقام تک
لیجاؤ اوسمین ایک من اجرت تمہاری ہی اور نو من ہمارا اسلیے کہ حقیقت مین مزدور نو من گیہون
لیگیا اور دس [illegible] اجرت پائی [illegible] متعذر ہی کیونکہ اجرت وہ گیہون ہین جو

اجیر لیجائی اور یہ امر مستاجر کے اختیار مین نہین اور اگر یہ کہا کہ دس من گیہون لیجاؤ تو ایک من
گیہون اجرت دینگے یہ جائز ہی اسلیے کہ اب دس من پورے اجیر کو لیجانا اور بعد وصول اپنی اجرت طلب
کرنا لازم ہی اور مالک کو اختیار ہی کہ جو گیہون چاہی ادا کرے اور شکل اول مین اجیر خود مختار رہتا اور
ابتدا سے مالک کا حق منقطع ہو گیا تھا ایسی ہی سوت بننے کو دیا اور کہا کہ بعد تیاری اس قسم کا
اسقدر سوت یا کپڑا دیا جائیگا جائز ہی اور اگر کہا کہ ربع یا نصف خود لیلو ناجائز ہی ۸ ہر چہ یعنی مزدور
یا سواری بلائی اور قرار پایا کہ یہ کام کیا جائے یا نہ اجرت ضرور دیجائیگی لازم الادا ہی ۹ اجرت
تعلیم علوم دین یا اعمال یعنی ادعیہ و اذان وغیرہ جائز ہی اور واجب الادا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ اور فرمایا اضربوا لی سهما (رواہما بخاری) اور یہ معاوضہ
صرف و حبس وقت کا ہی ذکر پاک سبحانہ تعالی کا عوض نہین ایسی گواہی کی اجرت بمقابلہ صرف وقت
جائز ہی ١٠ اقرار موت جائز ہی حدیبیہ مین اصحاب رضی اللہ عنہم سے موت پر بیعت ثابت ہی مگر اس
عقد کی غرض یہ نہین ہی کہ مر ہی جاؤ بلکہ کمال ثابت قدمی و سعی و جوانمردی لازم ہی پس نوکرے
فوج کی اور انکا اقرار کہ سربازی اور جان نثاری کرینگے جائز و صحیح ہین بشرطیکہ جائز معرکون مین
لڑین اور ظلم و کفر کی اعانت نہو اور تا بہ امکان کوشش و شجاعت اونپر لازم ہوگی نہ مر جانا ١١ نوکر کو
آقا کی تعظیم اور بعد معزولی مراعات اور لحاظ حق نمک امر شرعی نہین مگر متعارف ہی اور مروت کی
اعتبار سے مستحسن ١٢ ملازم پر جبر نہین ہو سکتا کہ وہ خواہ مخواہ کسی ایسے شخص کے اطاعت کرے جسکی اطاعت
اوسکی شرط مین داخل نہ تھی کیونکہ مزاج مختلف ہوتے ہین اور آدمی ہر مزاج کا متحمل نہین ہو سکتا
مگر جن سرکارون مین قواعد اور محکمے معین ہین وہان بحسب قواعد اون سب افسرون کی اطاعت جنکا
وہ ماتحت ہی یا ہو لازم ہی ١٣ گناہ مین نہ اطاعت ہی نہ اجرت جیسے گانا بجانا نوحہ گری ناجائز پیغام
رسانی ظالم حکام کے احکام کی تعمیل نامشروع فوائد کا اجرا سود خوارونکی طرف سے سود کا تقاضا
اوسکی وکالت حرام چیزون کو بیچنے یا بنانے یا اوسمین کسی قسم کے اعانت کی نوکری یا مزدوری یہ سب
ممنوع ہین اور بعض اینمین وہ امر ہین جنمین نہ اجارہ منعقد ہوتا ہی نہ اجرت لازم ہوتی ہی اور اگر اجرت مل بھی
گئی تو اوسمین ملک نہین آتی جیسے اجرت شراب کشی و قتل نفس مظلوم وغیرہ اور بعض مین بعد قبضہ کے
ملک خبیث آجاتی ہی اور مرتکب عاصی ہوتا ہی جیسے فساق اور ذلیل لوگون کی ممنوع امور مین نوکری اسکے

بنا پر کفار کی نوکری یا مزدوری اگرچہ صحیح ہو اور آثار صحابہ سے ثابت ہے لیکن جبکہ اونکی شوکت اور
قوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہونچے یا غلبۂ اسلام کی اہانت ہو یا اونکو مذہبی عقائد اور اعمال کی اہانت ہو یا
شرائع اسلام کی مخالفت لازم آئے یا ضروریات دین مثل جمعہ و جماعت وغیرہ کی ادا کرنے میں مانع ہو تا جائز
ہے اور موجب معاصی ہے اور اگر تمام بلاؤن سے خالی صرف مزدوری ہو تو جائز ہے اور یہ حکم ایسی ممنوع نوکری
یا مزدوریون کا حالات یا وقعات کی اعتبار سے بدلجایا کرتا ہے اور اسی بنا پر فجار و فساق کی نوکری اور
اجرمین زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہے کیونکہ غالبًا کام اونکے ممنوعات سے خالی نہین ہوتے اور اونکی صحبت
سے ایمان ضعیف ہوتا ہے میرے نزدیک کفار و فساق کی نوکری سے اونکی مزدوری اولیٰ ہے اسلیے کہ آقا
کو نوکر پر شفقت و اعتماد اور نوکر کو آقا سے محبت اور اعتقاد ہوتا ہے اور بحکم الناس علی دین ملوکہم اثر
زیادہ پڑتا ہے مزدور کو اسقدر تعلقات نہین ہوتے پس جسقدر ایسے اسباب تعلق قوی ہونگے ایمان ضعیف
ہوگا فافہم و اعمل مسئلہ جب کوئی اجیر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جائے پس اگر وہ مخالفت تخفیف
شدہ اور اجرت اجزاے عمل یا وقت پر منقسم نہو بلکہ مجموع کی اجرت ہو تو بالکل اجرت ضائع ہو جاوے
اگر تخفیف ہو یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل تقسیم دینا چاہیے مسئلہ اجارات محض
اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر مبنی ہین جیسے وکیل ۔ طبیب ۔ معلم ۔ عامل ۔ وغیرہ اونکی فسخ کے
لیے عذر صحیح کی ضرورت نہین اسلیے کہ یہ امور قلبی ہین اور دلیل انپر قائم نہین ہو سکتی لیکن جبکہ میعاد
کی اندر اجارہ فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر عائد ہوگی مثلاً زید نے طبیب سے جسکو علاج سپرد
عرصہ دو ماہ علاج ترک کیا یا کسی عامل سے چالیس دن کا اقرار تھا بیس دن قطع کیا یا کسی وکیل کو جو چار روپیہ کا نوکر
یعنی اجرت کا مستحق تھا دو روپیہ کا کار دینے پر معزول کیا نصف اجرت دینا پڑیگی مسئلہ اکثر معمول اجارات ناجائز ہین جیسے کہ
یہ معمول ہے کہ کمینہ پیشہ ور حجام ۔ دھوبی ۔ چمار ۔ ماہی ۔ وغیرہ زمیندار و نکی ہر قسم کی کام کرنے پر لازم
مجبور کیے جاتے ہین اور صرف بعض تقریبات مین اونکو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور عمل
مخصوص اور معلوم نہین یہ سب شروط و اجبہ اور لزوم فاسدہ ہین اگر کچھ معاوضہ قلیل و کثیر معین
ہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ ذمہ دار ہون اور تقریبات اور فصل مین جو انعامًا ملا کرے تو منع
نہین اسلیے کہ وہی معین اصل اجرت ہے اور باقی انعام مسئلہ زید نے ایک مکان عمرو کو بکرایہ دیا اور قبضہ
سے پہلے زید کے ہاتھ بیچا یا کسی اور کو بکرایہ دیا بعض کے نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے مسئلہ ا

اجارۂ فضولی

فضولی بشروط مذکورہ بیع صحیح ہے ١٩ شریک اجرت کا مستحق نہین ہوسکتا جیسے زید و بکر ایک صندوق
کے بشرکت مالک ہین پھر زید بحکم بکر اوسے دوسرے شہر مین لیگیا اور ایکروپیہ اجرت قرار پائی اب بکر مستحق
اجرت نہوگا اسلیے کہ بکر ہر جزمین صندوق کا مالک ہے پھر اپنے چیز کی اجرت کیونکر لیسکتا ہے (ہدایہ) ٢٠
جس کام کا کرنا واجب ہو اوسکا اجارہ صحیح اور اجرت ساقط ہے اسلیے ماں اگر اپنے لڑکو دودہ پلانیکا اجارہ
کرے تو اجرت کی مستحق نہوگی اگرچہ اولا ماں پر دودہ پلانا واجب نہین مگر جبکہ پلایا تو گویا امر واجب ادا کیا
جیسے غلام پر نماز نہو اور حج ادا کرے تو جیسے واجب ہوجاتا ہے ٢١ زید نے بکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جسقدر کام
ہو اوسقدر اجرت دیجائیگی مگر اس غرض سے کہ نہین معلوم کسوقت ضرورت ہو تمکو فلان وقت تک
حاضری ہو ضرور ہے اب بکر کو کام ہو یا نہو حاضری لازم ہے اسلیے کہ گویا بکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلان وقت
سے فلان وقت تک ہرج نہونے پائیگا ٢٢ زید نے ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان مین جسقدر چھپر یا خس کی
ٹٹیان مطلوب ہونگی یا جسکی ٹٹیونکو چھڑکنے کو یا فلان باغ سینچنے کو یا فلان جماعت کو ضروریات کو جسقدر
پانی مطلوب ہوگا یا ان مہمانونکے لیے جسقدر طعام یا فلان کتاب چھپنے مین جسقدر سیاہی یا فلان
مکان کی آرایش مین جسقدر فروش درکار ہون یا اس جلسہ کی روشنی مین جسقدر تیل صرف ہو وہ
سب اپنے پاس سے صرف کرونگا پس اگر مقدار اور وصف اون چیزونکا جو خرچ ہونگی بیان یا عرف
سے معلوم ہو جیسے اس قسم کا کہانا یا فلان قسم کا فلان فلان مقام کا فرش اور معاوضہ بقید سوال جیسے
فی مشک عہ یا فی چاندنی عـ یا فی سیر طعام ۲ تو یہ معاہدہ بیع ہے اور انعقاد اسکا روزانہ ہوا کریگا
اور معاوضہ معین ہے تو خیار رویت بھی رہیگا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ
جیسے ہزار روپیہ ماہوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیا یعنی اوس مکان کا خس پوش
ہوجانا یا ٹٹیونکا تر ہونا یا باغ یا کھیت کا سیراب ہونا یا کتاب کا چھپ جانا یا آدمیون کا آسودہ ہونا
یا روشنی کا ہونا اور اوسکی نظائر کتب فقہ مین بہت ہین جیسے کپڑا زرد زعفران سے رنگدے یا اسیطرح
ریشم سے سیدے یا یہ کتاب شنجرف سے لکھدے یہان جو مال ہے اور اوسکی حد معلوم نہین مگر اصل
معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی رنگنا سینا وغیرہ اور یہ اموال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ
ہین اور پانی پینے اور حمام مین جانیکا عوض باتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص پانی کم پیتا ہو اور کوئی
زیادہ اور حمام مین بعض آدمی پانی کم گراتے ہین اور جلد فارغ ہوجاتے ہین اور بعض آدمی دیر تک

رہتی ہین اور سپاہی زیادہ صرف کرتی ہین اسلیے کہ ایسا جہاز جس سے بچاؤ مشکل ممکن ہے اور علوتا آدمی اور
پہریا نکر فی حیوان معاف ہی دکلام طیبی از حاشیۂ ترمذی شریف ص ۱۱۲) اور اسی بنا پر دودھ پلائی
اجارہ درست ہی اسلیے کہ معقود علیہ پرورش یا خدمت ہی اور دودھ اوسکا تابع یا موقوف علیہ
جنکہ جب عین شی معقود علیہ کی موقوف علیہ یا آلہ یا تابع ہو تو اوسکا بھی داخل ہوجانا مضر نہیں
البتہ مجرد عین شی پہ اجارہ نہیں ہوسکتا جیسے چرائی کا اجارہ جسمین گھاس عین معقود علیہ ہی اور
تقریر یہ کہ اسمین بھی جانور کی پرورش مقصود ہے باطل ہی کیونکہ یہان پرورش صرف گھاس سی ہوتی
اجیر کو دخل نہین البتہ اگر مالک زمین یہ کہے کہ مین تیری ہاتھ جانور اتنے روپیے پر اپنی پاس رکھ
کر معقود علیہ چرانا اور گھاس آلہ ہی اور اجارہ صحیح (مفہوم از عالمگیری) یا زمین کا اجارہ
اور گھاس وغیرہ پر بطور منافع تصرف کرے مسئلہ ایسے اجارہ نہین جو مال لگایا جاوے وہ بعد تمام
یا فسخ اجارہ جسقدر باقی رہی اجیر کی ملک ہی اسلیے کہ مستاجر کو صرف انتفاع اور اثر سے تعلق تھا
شئے سے جیسے شمس کی ٹکیان یا کھانا یا سامان روشنی وغیرہ بچا ہوا یا وہ پرزے جو کسی آلہ مین لگا
تو جیسے بچے بیچا جائیگا مسئلہ زید نے بکر کو ایک کتاب چھاپنے کا ٹھیکہ دیا اور پریس اور تھ چھاپ
اس سے دیا اور قرار پایا کہ جو مدت مطلوب ہوگی وہ بکر کرے گا پس بکر نے جسقدر روشنائی
اور کاغذ وغیرہ مطلوب تھا خرچ کیا اور پریس کے بعض پرزون کی مرمت کرائی اور کچھ پرزے جو بیکار ہو
گئے تھے اپنی پاس سے نئے بنوائی پھر ٹھیکہ تمام ہوا اب سیاہی اور کاغذ بچا ہوا اور وہ نئے پرزے جو بکر نے
لگائے تھے بکر کے ہین مگر وہ پرزے جنمین صرف مرمت کی تھی اوسمین بکر کو کچھ حق نہین اسلیے کہ بکر نے
تبرعاً اپنا مال صرف کیا اور زید نے کوئی کرایہ اپنی آلات کا بکر سے نہین لیا پس زید اس زر مرمت
کا ضامن نہیں اور اگر کرایہ بھی لیا ہوتا اور وہ پرزے بدون اس مرمت کی بھی بحسب قرارداد نفع
دیتے تو بھی زید ضامن نہوتا لیکن ان صورتون مین بکر کسی نقصان کا جو اسکے قصد سے
ہو ضامن ہی مثلاً بیچا رسانی یا اجارہ جو استعمال شروط مین ناقص ہون اونکا ضمان نہین ۲۳ نہر یا کنوان
اجارہ پر لے الا یہ کہ کنوان یا نہر کل یا اوسکا کوئی حصہ کرایہ پر لیلیا تو پانی تبعاً داخل ہی (عالمگیری)
مسئلہ جو پانی سقہ پانی مقام موعود پر پہنچا دیوے صحیح ہی ۳ پھر کہ مالک کسی کل یا نہر ہی کر توڑ دے
کہ دوسرے پانی بہا دیوے یہ بھی من قبیل اجرت ہی ۲ صرف اجازت دیدے اور مستاجر اپنی کل سے

۱۲

یا نہر کاٹ کر پانی لیوے جائز نہیں **مسئلہ** زید کا مکان ایک بلند دیوار کے پاس ہے اسطرح
کہ صاحب دیوار اگر دروازہ کہولدے تو زید کے مکان مین روشنی یا ہوا آسکے اسکا معاوضہ جائز ہے
ہر چند روشنی اور ہوا مملوک نہین مگر زید کو ایک مرغوب فائدہ پر قدرت دیگئی اور حق امتناع جو زید کو
حاصل تہا اوٹہا لیا گیا **۲۴** چراگاہ اور شکارگاہ اور تالاب وغیرہ کا اجارہ بدین غرض کہ گہاس یا
شکار یا مچلیان یا اور کوئی شئے حاصل کرے جائز ہے مگر معقود علیہ زمین ہے اور دوسری چیزین
عقد مین داخل نہون گی **۲۵** زید نے عمرو سے کچھ اشعار کہلائی یا نثر لکھوائی یہ اجارہ صحیح و لازم ہے
اور نظیر اسکے اجارہ مصنوعات ہے جیسے کہانا پکانا رنگنا دہونا یا وکیل کی تقریر یا طبیب کا علاج
کیونکہ ان سب مین نہ وصف کافی معلوم ہو سکتا ہے اور نہ آخرکار یہ چیزین قابل رویت ہین **۲۶**
اجارہ بطور تعاطی بہی منعقد ہوجاتا ہے جیسے کشتی پر بیٹھ گئی (عالمگیری)
اور دوسرے مقام پر اجرت دیکے احکام وجوب تنخواہ و استحقاق تعطیلات ملازمین کے ایام تعطیل
و رخصت جبکہ مشروط و معین ہون انکی تنخواہ تابع اور فرع ایام خدمت کی ہے یعنی اگر ایام خدمت
کامل ہین تو پوری تعطیلین ملینگی ورنہ کم مثلاً زید فی ماہ چار دن تعطیل کرتا ہے پس کل ایام خدمت
غالباً ۲۶ یوم ہوئے اب اگر زید نے صرف ۱۳ دن نوکری کی ہے تو دو ہی یوم تعطیل ملنا چاہیے اسلیے کہ
اگر تنخواہ تعطیلات تبرعاً و انعاماً سمجھے جاوے تو واجب الادا نہو گی کیونکہ احسان و انعام واجب نہین ہے
اور اگر مستقل ہے تو بے خدمت لازم نہو گی اسلیے کہ عوض بدون معوض کے ثابت نہین ہوتا اور ان
دونون صورتون مین لازم آئیگا کہ اگر کوئی شخص تمام ماہ غیر حاضر رہے تو بہی تعطیلات کی تنخواہ پا سکتا
ہے حالانکہ یہ سب باتفاق باطل ہے ہر چند ان معاملات مین عرف معتبر ہے مگر **۱** اسکا عرف مختلف ہے اور یہ غیر معتبر ہے جیسا کہ
بحث عرف مین گزرا ہے **۲** اگر مختلف نہوتا تو بہی معتبر نہین ہو سکتا کہ جو عرف عقل و انصاف و اصول شرع کے خلاف ہو
وہ مردود ہے **۳** ہمارے زمانہ کا عرف قیاس پر راجح نہین ہو سکتا پس اس مقام پر اوسیقدر عرف
جو انصاف سے متجاوز نہو ملحوظ ہو سکتا ہے **۴** سبب استحقاق تعطیل کا مجموعۂ ایام
خدمت ہے اور وجوب اداء جزو متصل سے ہوگا مثلاً جمعہ اسکا استحقاق کامل تب ہوگا

جبکہ شنبہ سے پنجشنبہ تک متصل خدمت کرے اور جب جزو متصل ہے یوم پنجشنبہ تمام ہوا اجرت یوم جمعہ
واجب الادا ہوی اسلیے کہ کوئی شخص راضی نہیں ہوتا کہ صرف دو دن وہ کی نوکری میں تمام یوم جمعہ
تعطیل دو بلکہ چھ یوم کام کے بعد ایک یوم دیا جاتا ہے ایسی ہی دوسری تعطیلیں مثل عید وغیرہ
بھی مہینے کیطرف منسوب اور ایام سابقہ سے متعلق ہیں پس تعطیل عید الفطر لوونگی مجموعہ
تعطیل عید الفطر آخر یوم رمضان یا رویت ہلال پر موقوف اب اسکی آگے شکلیں ثابت ہیں مثلاً
[illegible] بیچ کی ہفتہ یا تاریخ پس ۱ ابتدا میں غیر حاضر رہا جیسے شنبہ سے دوشنبہ تک ۲ انتہا میں غیر حاضر
ہوا جیسے شنبہ سے پنجشنبہ تک ۳ درمیان میں غیر حاضر رہا جیسے دوشنبہ سے چہارشنبہ تک ان صورتوں میں تعطیل
ملیگی ۴ آخر یوم میں نوکر ہوا ۵ آخر و اول میں نوکر تھا صرف درمیان میں برطرف ہو گیا تھا تعطیل
کا مال ملیگا ۶ آخر یوم یا پنجشنبہ کو برطرف ہوا تعطیل بالکل نملیگی ۷ رخصت ہیت یوم متصل تک
اگر بلا وضعات ہو تو کل تعطیل ورنہ بقدر خدمت (اگر کی ہو) ملیگی ۸ عید وغیرہ کی تعطیلات کرلو
متصل میں حاضر تھا اور اول سے کچھ غیر حاضری تو اگر یہ ہو کہ تعطیل وضع نکی جاے ۹ تقسیم حصہ
تنخواہ کا اون ایام کے اعتبار سے ہوگا جو بعد وضع تعطیلات باقی رہیں پس زید سو روپیہ ماہوار کا
ہے [illegible] مہینا ۹ یوم اور چار جمعو نکا حساب ۲۵ یوم خدمت ہے تو للعہ یومیہ لیا دیا جاے اور اگر ۳
۶ یوم غیر حاضر بھی ہے تو للعہ وضع ہونگے شراکت اگر قسمیں ہیں ۱ دونو طرف سے مال
۲ دونو طرف سے عمل ۳ دونو طرف سے مال و عمل ۴ ایکطرف سے مال و عمل [illegible]

[illegible]

دوسری طرف سے صرف عمل ۵ ایکطرف سے مال و عمل دوسری طرف سے صرف مال ۶ ایکطرف سے
مال دوسریطرف سے عمل ۷ کسی طرف سے مال نہین ہے قرض لیکر تجارت کرتے ہین پس قسم اول و سوم
و پنجم مفاوضہ ہر یا عنان و قسم دوم صنایع ہر یا چہارم و قسم ششم مضاربت ہر اور ہفتم شرکت فی الوجوہ
اور چہارم فاسد **اصول شراکت** ۱ چاہے جسقدر آدمی باہم شریک ہون جائز ہے ۲
شراکت عروض مین جائز نہین اگر جانبین سے نقد نہو تو ہر شریک اپنا نصف مال دوسرے کے ہاتھ بیچکر
شراکت کرے مثلاً زید و بکر برابر کے شریک ہین اور زید کے پاس دس تھان پارچہ قیمتی سو روپیہ اور
بکر کے پاس پچاس دریان قیمتی سو روپیہ کی ہین اب زید نصف دریان پچاس کو بیچے تاکہ بکر
اوسمین برابر کا شریک ہو جاوے اور بکر بھی وہی تھان زید سے بیچکر اوسے شریک کرلے تاکہ جو نسبت
اصل مال مین ہے کچھ تفاوت خیال مین نرہے ۳ مقدار مجہول سے شرکت جائز نہین مثلاً
اس شیرینی مین شکر زید کی اور روغن وغیرہ جسقدر مطلوب ہو بکر کا ان عمل مین جبل مقرر نہین
مثلاً جسقدر کوشش اور محنت ہو وہ بکر کرے گا اور زید ہزار روپیہ دیگا یہ جائز ہے ۴ منافع مین تعیین
اور تخصیص جائز نہین مثلاً دوسرے کو ملیگا یا فلان کھیت یا درخت یا مال کا جو نفع ہو وہ زید کا یا
نصف منافع اور پانچ روپیہ اسلیے کہ ممکن ہے کہ نفع مقدار معین سے کم یا برابر ہو یا اوسی شے خاص
مین نفع ہو اور مال مین نہو یا بالکل اوسمین نفع نہو لیس یہ سب صورتین موجب نزاع اور قاطع
شراکت ہین شرکت اس سے فاسد و واجب الفسخ ہو جاتی ہے ۵ نفع یا مال یا عمل کم ہو یا زیادہ
ہر شخص اپنے معاملے کا ذمہ دار اور اپنے شریک کا وکیل و کارگزار ہے مگر شرکت مفاوضہ مین کفیل و ضمین
ہر پس جو شے ایک شریک کے ہاتھ بیچے اوسے سے تقاضا کرے اور وہ اپنے شریک سے بقدر حصہ وصول کرے
مگر مفاوضہ اور شرکت صنائع مین دونو مستحق اور مستحق ہین ۶ شرکا باہم امین ہین پس جو شے ایک
شریک کے پاس ضائع ہو اوسکا تاوان نہ دینا پڑیگا مگر جبکہ اسکا قصور ہو یا شروط قرارداد یا عرف
تجار کے مخالفت کی ہو ۷ شرکا مختار ہین کہ حسب عرف تجار و امور قرار یافتہ ایک دوسرے کی غیبت
و حضور مین معاملات کیا کرین اور جو نفع و نقصان اوس سے ہو وہ مشترک ہے ۸ کسی شریک کو
وس امر خاص مین جسمین شریک تنہا اختیار نہین کہ کوئی علحدہ معاملہ کرے اور بخاص نفع اوٹھالے
۹ جسطرح امانت چلنے یا ڈوبنے کے خوف سے اجنبی کو مال حوالہ کردے تو ضامن نہوگا شریک بھی

حالت ضرورت و اضطراب مین کوئی امر خلاف قرار داد کرے تو اس خیال سے کہ بے اسکی بچاؤ
مشکل یا محال ہے تو لازم نہین ۸ تقسیم شرکت کو باطل کرتی ہے ۹ کسی شریک کا بغیر اجازت اپنے حصہ کے
ہبہ یا فروخت یا رہن کرنیکا اختیار نہین ہے جبتک دوسرے شرکا منظور نکرلین اور خریدار کو مال
پر قبضہ ندیدین اور بعد قبضہ شرکت اول فسخ ہوگی اور مشتری سے از سر نو معاہدہ ہوسکتا ہے اسلیے کہ
بیع بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکا فی عموماً و استحقاقاً قبول کیا ہے ۱۰ غیر مذہب سے شراکت نکرے
اسلیے کہ مفضی الی النزاع ہے اشباہ مین ذمی کی شراکت کو مکروہ لکھا ہے عالمگیری مین ہے کہ نصرانی سے
مضاربت مکروہ ہے اور معاملات فاسد کرے تو نا جائز چونکہ غیر مذہب والے سے خلاف شرع
امور ضرور ہونگے اور غالبا ہونگے لہذا اوسکی شرکت سے احتراز لازم ہے واللہ اعلم ۱۱ اجیرین و کالت نہین شراکت نہین
پس وعظ گوئی اور تقریر مین شراکت جائز نہین ۱۲ استحقاق نفع کا خواہ بعوض مال ہوتا ہے جیسے رب المال کو خواہ
بوجہ عمل کے جیسے مضارب کو خواہ بوجہ ضمان و ذمہ داری کی جیسے شراکت فی الوجوہ مین اور جہان تینون
سے کوئی بات نہو تو نفع کا استحقاق نہوگا مسئلہ زید نے بکر کو عمرو سے سو روپیہ قرض دلوا دیے
پس اگر خود ذمہ دار ہے اور عمرو کو بکر پر کچھ دعوی نہین تو زید بکر کا نفع مین شریک ہوسکتا ہے نہین تو نہین
۱۳ نفع مین مال اور محنت کا اعتبار نہین بلکہ اول ضمان بعد ازان شرط و عہد (مجلہ) یعنے اگر دو
شریکون مین یہ قرار پایا کہ جو مال یا روپیہ قرض لیا جائیگا اوسمین زید چہارم یا نصف کا ضامن ہے باقی کا بکر ذمہ دار ہے
اسصورت مین زید بقدر ضمان و بکر بقدر ضمان نفع پائیگا اور جو عہد و شرط اسکے خلاف ہو معتبر نہوگا اور اگر ضمان نہو یعنے اگر
زید کا مال سو روپیہ اور محنت چار آنہ روپیہ اور بکر کا مال پچاس روپیہ اور محنت دو گنہ روپیہ ہے اور نفع
[illegible] قرار پایا تو جائز ہے غرضکہ شرط و عہد کا اعتبار ہے مگر جبکہ روپیہ مین ضمان ہو مثلا زید و
بکر [illegible] اور زید [illegible] کا اور بکر پچیس کا ذمہ دار [illegible] ضامن ہوا تو اسصورت مین بکر
[illegible] سے [illegible] اگر عہد اسکے خلاف ہو وہ معتبر نہین غرضکہ مال مین ذمہ دار ہو
تو نفع [illegible] ہوگا [illegible] ۱۴ نقصان بقدر مال ہے (مجلہ) یعنے اگر تجارت مین
نقصان [illegible] خواہ [illegible] بیش و کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسے زید کا سو اور
[illegible] روپیہ [illegible] دو حصہ نقصان کی زید پر اور ایک حصہ بکر پر عائد ہوگا ۱۵ شریک اپنے شراکت
[illegible] جبر نہ کرسکتا [illegible] اسلیے کہ شریک مامور نہین ہوسکتا مگر جبکہ

زید کو کوئی چیز اپنے ہاتھ سے بنا کر بکر شریک کو ہاتھ بیچے اور یہ چیز اوس غرض کی تجارت مین داخل کیجاے اور
جائز ہے کہ تجارتی جماعتون مین بعض شرکا بھی بطور اجیر کام کرین اسلیے کہ ایسی جماعتون مین کسی شریک
کو کچھ اختیار نہین رہتا بلکہ سب ایک قاعدہ کے زیر فرمان قرار پاتے ہین اور منتظم آمر متصور ہوتا ہے
نظیر اسکی اگرچہ زمانہ سابق مین نہین ملسکتی مگر بعض خلفا کا اپنے لیے وظائف معین کرنا یا اپنے معاملہ
مین دوسرے کو قاضی بنانا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ کسی قاعدہ کا واجب العمل ہو جانا اوسکی پابندی
حریت کی حد سے گرا دیتا ہے - اور ظاہر ہے کہ خاص شرکت مین اگر کسی شریک سے حیثیت آمریت سے
ترجیح کیجاے تو امر بدون آمر کے رہجائیگا اور صرف دوسرے شریک کو آمر قرار دینے سے ترجیح بلا مرجح
لازم آئیگی بخلاف تجارت عام کے کہ اسمین کسی شریک کو ہرگز کچھ مداخلت نہین ہوتی ہے [۱۸] جس چیز مین وکالت باطل
شرکت بھی باطل ہو جائیگی کہ شرکا دین یا در المسلمین برابر ہین اور جملہ کاروبار مین شریک ہین یہ شرکت مفاوضہ ہے اشکال پنجم
مفاوضہ مین داخل نہین ہے نفع و نقصان اسمین مساوی ہوگا [۳] اسمین دونو باہم کفیل
نہین ہین جو دیون و دعاوی من حیث تجارت عائد ہون اونمین دونو شریک ہونگے اور ایک
اگر کچھ خریدا یا بیچا یا ضمانت کی یا قرض لیا دیا دوسرا بھی ماخوذ و مستحق ہوگا بخلاف اون معاملات کے
حیثیت تجارت نہون جیسے صدقہ ہبہ یا اذن مدیون ادائے قرض یا ضمانت یا بدل خلع یا دین
یا کفالت یا میراث یا انعام وغیرہ لینا دینا یا جو معاملات ذاتی خانگی طور پر کیے جائین جیسے غلہ لباس
وغیرہ خریدنا ان سے دوسرے کو کچھ واسطہ نہین مگر جبکہ کسی وجہ سے ایک شریک کا وہ مال جو اس تجارت
شرکت کے قابل تھا کم زیادہ ہو گیا تو یہ شرکت عنان ہے شکل پنجم بھی اسمین داخل ہے
مین اختیار ہو کہ بعض انواع مین شرکت کرے اور بعض مین نکرے اور اگر ایک طرف سے عمل اور
دوسری طرف مال ہے تو اسی مضاربت کہتی ہین [۱] شرط ہے کہ مال مضارب کے قبضہ مین دیدیا
ہے اور بحسب قرارداد یا عرف تجار اوسے ہر قسم کے تصرف کا موقع ملے پس رب المال کو یہ شرط
لگانا کہ مین بھی عمل مین شریک رہونگا یا تمام امور میری اجازت پر موقوف رہین یا مال میرے
قبضہ یا حفاظت مین رہیگا یا اور ایسی شرطین جو مضارب کو پوری کوشش و تدبیر سے روکین
اسباب تجارت سے ہون مضاربت کو فاسد کرینگی ہان بدون شرط مالک کوئی کام کرے یا اپنے
کی حفاظت کرے یا احتیاطاً کسی خاص قسم کی تجارت یا مقام وغیرہ معین کرے یا مالک بعض معاملات

[illegible]

تجارت ہو یا قرض یا سفر وغیرہ سے منع کردیوے تو جائز ہے اور شرطین لازم ہے۔ مضارب امین ہے مگر جبکہ
شرط کی خلاف کرے اور کوئی شرط نہو تو عرف تجار کی خلاف کرنے مین ضامن بنایا جائیگا۔ مضارب
نفع مین بحسب قرارداد شریک ہے اور نقصان اوسکے ذمے نہین ہان اگر مال مین کچھ نفع ہے تو اوس
نفع نقصان مین وضع ہوگا پھر کچھ بچے تو مضارب اوسمین شریک ہے ورنہ اپنے پاس سے نہ دیگا۔
[illegible] یا انقضاے مدت سے شرکت فسخ ہوجاتی ہے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا بعد مدت نہو تو اپنی خ
سے مضارب کو معزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال بیچکر روپیہ کرے نفع و نقصان کا حساب کروا
[illegible] مضارب بوقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضاربت
فاسد ہو تو اجیر اور مخالفت کرے تو غاصب و ضمین ہے۔ جب مضارب ایسا سفر کرے کہ شب کو
گھر مین نہ رہے تو خرچ ذمہ راس المال ہے۔ رب المال کو اختیار نہین ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
مثل سے در صورت مضاربت بیچے یا خود خرید لے۔ اگر مضاربت فاسد ہوجاے تو اجرت مثل دیجا
جائیگی اور اگر دو نو طرف سے عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت صنائع ہے ہر ایک دوسرے کے
تقاضے اور اجرت کا ماخوذ و مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک بعذر یا بلا عذر کام نکرے
تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلیے کہ نفع عوض ضمان مال ہے (احکام العدلیہ) ایسی صورتمین چاہیے کہ
شریک سے اجازت لیکر اوسکی طرف سے دوسرا اجیر معین کرے۔ اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیکر
بیچا کرین تو یہ شرکت فی الوجوہ ہے اسمین نفع بقدر ذمہ داری ہے اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے۔ مال
مباح بالوضمین شرکت جائز نہین جیسے جنگل کی گھاس۔ شکار۔ دریا کی مچھلیان کیونکہ یہ کسی کے
مملوک نہین اور تقدیم سے حق قابض کا متعلق ہوجاتا ہے۔ مسئلہ زید نے جب عمرو کو ایک مال مین شریک کیا
اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمرو مال مشتری کا مستحق ہوا الخ اور زر شرکت کا ذمہ دار ہے۔
مزارعت آپس مین زراعت کرنا یہ ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کی تین
قسمین ہین ملکی مملوک مگر سلطانی خراج یا عشر دینا پڑتا ہے غیر مملوک جو اجارے پر لیجاے۔ خواہ
مملوکہ ہو یا کسی سے بعاریت لی ہو مگر خراج وغیرہ اوسمین نہو۔ قسم اول و دوم مین تمام شروط یعنی
تعیین وقت و مقدار اجرت وتعیین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے۔ اور سوم مین اگر مملوک ہے تو
[illegible] مستعار ہے تو اوسکی لوازمات کی پابندی ہوگی پھر اگر کھیت شرکت کیا ہے تو اسکی پابنچ

صورتین جائز ہین باقی فاسد اول زمین ایک شخص کی اور عمل اور مصارف دوسرے کے یہ اجارہ
ہے دوم زمین وکل مصارف ایک کی صرف عمل دوسرے کا سوم زمین اور تخم ایک کا اور عمل
و بقر دوسرے کا یہ مضاربت ہے چہارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کے ذمہ ہو اور عمل
دوسرے کے ذمہ یہ شرکت فی الوجوہ ہے پنجم دونون عمل اور مصارف مین شریک ہون یہ شرکت ہے باقی
اور صورتین مخالفت اصول شرکت کی وجہ سے جائز نہین اور مزارعت فاسدہ بغیر مخالفت
اشکال و شروط مذکورہ مین ایک روایت مین کہ صاحب زمین غلہ وغیرہ کا مالک ہو اور دوسرے شریک کو اجر
اجرت اور جو خرچ کیا ہو وہ پاسکیگا اور ایک روایت مین ہے کہ صاحب تخم مالک اور صاحب زمین
اجرت پاسکیگا (ہدایہ) اور اسی پچھلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے ہے جو امام محمد نے
آثار صفحہ ۱۰۳ مین نقل کیا ہے ہوتی ہے اور محل زراعت زمین ہے اور مصارف اسکے تخم خراج اور وہ
مزدوریان جو عرفاً یا صراحتاً مزارع کے ذمہ کی گئی ہون یا جو کام تا مزارع کی قوت سے خارج ہون
دو آدمی مزارع ہین وہ سب کھیت اپنے ہاتھ سے کاٹکر غلہ علیحدہ نہین کرسکتے یا اگر زمین زیادہ ہے تو
اوسکا سینچنا یا جوتنا انکی قوت سے خارج ہے ایسی سب صورتون مین یہ مزدوریان داخل
مصارف ہین اور آلات اسکے بیل اور سرس وغیرہ ہین یہ اگر ذمہ مزارع کردیے جائین تو داخل
عمل ہین جسطرح مضارب اپنے آلات کے ذریعہ سے سرمایۂ تجارت کی اصلاح کرسکتا ہے یا جیسا اپنے
ہنر یا روپیہ سے صناعت کرتا ہے اور مصارف اوسکے جیسے دانہ بھوسا وغیرہ بھی ذمہ مزارع ہوسکتے ہین
اسطرح وہ خود کام کرتا ہے اور اپنا پیسہ سے کھاتا ہے اور اگر ذمہ مالک کیجائین تو بھی جائز ہے
کیونکہ متعلق مصارف ہین غرضکہ آلات من وجہ مال ہین اور من وجہ عمل ہین انکی نسبت
دونو طرف جائز ہے یہ امر ضرور ہے کہ مزارعت مین اصول شرکت کا لحاظ رہے مزارع کو مثل مضارب
اختیار کامل دیا جاوے نفع معین و مخصوص نہو جیسے سو روپیہ یا صرف بھوسہ یا گیہون وغیرہ
اخراج و اجارہ مین اختیار ہے کہ کل معین کرے یا مال لے یا کوئی مال ۔ مگر عمل اور مال مین
ین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اسقدر روپیہ یا گیہون یا بھوسہ یا فلان کام مگر یہ جائز نہین کہ جسقدر
بھوسہ یا گیہون پیدا ہو یا فلان کھیت کا غلہ اسلیے کہ جائز ہے کہ وہ شے بالکل نہو یا امید سے زیادہ ہو
یہ شرطین کہ بوقت ضرورت رہا یا کچھ کام یا کسیقدر مال سے اعانت کرے یا کسی قسم کے حقوق اپنے خاص

تجارت سے یا قرض یا سفر وغیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شرطین لازم ہین مضارب امین ہے مگر جبکہ
شرط کی خلاف کرے اور کوئی شرط نہو تو عرف تجار کی خلاف کرنے مین ضامن بنایا جائیگا مضارب
نفع مین حسب قرار داد شریک ہے اور نقصان اوسکے ذمہ نہین ہان اگر مال مین کچھ نفع ہو تو اوسکا
نفع نقصان مین وضع ہوگا پھر کچھ بچے تو مضارب اوسمین شریک ہے ورنہ اپنے پاس سے نہ دیگا
... یا انقضائے مدت شرکت فسخ ہو جاتی ہے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت نہو تو اپنی خ
... رب کو معزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال بیچکر روپیہ کرے نفع و نقصان کا حساب کروا
... مضارب بوقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضاربہ
فاسد ہو تو اجیر اور مخالفت کرے تو غاصب و ضمین ہے جب مضارب ایسے سفر کرے کہ شب کو
گھر مین نرہے تو خرچ ذمہ راس المال ہے رب المال کو اختیار نہین ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
مثل سے بدرضامندی مضارب بیچے یا خود خرید لے اگر مضاربت فاسد ہو جائے تو اجرت مثل دلوائی
جائیگی اور اگر دو نوکرت سے عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت صنائع ہے ہر ایک دوسرے کے
تقاضے اور اجرت کا ماخوذ و مستحق ہے اور جو نفع قرار دین صحیح ہے شریک بلا عذر یا بلا عذر کام نکرے
تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلیے کہ نفع عوض ضمان مال ہے (احکام العدلیہ) ایسی صورتمین چاہیے کہ
شریک سے اجازت لیکر اوسکی طرف سے دوسرا اجیر معین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیکر
بیچا کرین تو یہ شرکت فی الوجوہ ہے اسمین نفع بقدر ذمہ داری ہے اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے
مباح مالونمین شرکت جائز نہین جیسے جنگل کی گھاس شکار دریا کی مچھلیان کیونکہ یہ کسی کے
مملوک نہین اور تقسیم سے حق قابض کا متعلق ہو جاتا ہے مسئلہ زید نے جب عمرو کو ایک مالمین شریک کیا
اور زرحصہ بطور قرض رہا تو عمرو مال مشتری کا مستحق ہوا الکھی اور زرشرکت کا ذمہ وار ہے
مزارعت آپس مین زراعت کرنا یہ ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کی تین
قسمین ہین مملوک مگر سلطانی خراج یا عشر دینا پڑتا ہے غیر مملوک جو اجارے پر لیجاوے خواہ
... یا کسی سے بعاریت لی ہو مگر خراج وغیرہ اوسمین نہو قسم اول و دوم مین تمام شروط
... و مقدار اجرت و تعین قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم مین اگر مملوک ہے تو
... مستعار ہے تو اوسکی لوازمات کی پابندی ہوگی پھر اگر کھیت شرکت کیا ہے تو اسکی پانچ

صورتین جائز ہین باقی فاسد اول زمین ایک شخص کی اور عمل اور مصارف دوسرے کیطرف سے یہ اجارہ ہے دوم زمین وکل مصارف ایک کیطرف عمل دوسرے کا سوم زمین اور تخم ایک کا اور عمل وکل مصارف دوسرے کا یہ مضاربت ہے چہارم زمین کسی اور کی ہو اور مصارف ایک شریک کے ذمہ ہو اور عمل دوسرے کے ذمہ یہ شرکت فی الوجوہ ہے پنجم دونون عمل اور مصارف مین شریک ہون یہ شرکت ہے باقی اور صورتین مخالفت اصول شرکت کی وجہ سے جائز نہین اور مزارعت فاسد یعنی مخالف اشکال و شروط مذکورہ مین ایک روایت یہ ہے کہ صاحب زمین غلہ وغیرہ کا مالک ہے اور دوسرے شریک کو اجرت اور جو خرچ کیا ہے وہ پاتے ہیں اور ایک روایت مین ہے کہ صاحب تخم مالک اور صاحب زمین اجرت پائیگا (ہدایہ) اور اسی پچھلی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جو امام محمد نے آثار صفحہ ۱۰۹ مین نقل کیا ہے ہوتی ہے اور محل زراعت زمین ہے اور مصارف اسکی تخم خراج اور وہ مزدوریان جو عرفا یا مرا اشخاص مزارع کے ذمہ نکی گئی ہون یا جو کام مزارع کی قوت سے خارج ہون یا دو آدمی مزارع ہین وہ سب کھیت اپنے ہاتھ سے کاٹکر غلہ علیحدہ نہین کرسکتے یا اگر زمین زیادہ ہو تو اوسکا سینچنا یا جوتنا انکی قوت سے خارج ہے ایسی سب صورتون مین یہ مزدوریان داخل مصارف ہین اور آلات اسکے بیل اور ہل وغیرہ ہین یہ اگر ذمہ مزارع کردیے جائین تو داخل عمل ہین جسطرح مضارب اپنے آلات کے ذریعہ سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کرسکتا ہے یا جیسے اپنے ہتھیارون سے صناعت کرتا ہے اور مصارف اوسکے جیسے دانہ بھوسا وغیرہ بھی ذمہ مزارع ہوسکتے ہین جسطرح وہ خود کام کرتا ہے اور اپنے پاس سے کھاتا ہے اور اگر ذمہ مالک کیجائین تو بھی جائز ہے اسلیے کہ متعلق مصارف ہین غرضکہ آلات من وجہ مال ہین اور من وجہ عمل پس انکی نسبت دونو طرف جائز ہے سلا ضرور ہے کہ مزارعت مین اصول شرکت کا لحاظ رہے سے مزارع کو شل مضارب کے اختیار کامل دیا جاے سے نفع معین و مخصوص نہو جیسے سو روپیہ یا صرف اسقدر بھوسہ یا گیہون وغیرہ سے خراج و اجارہ مین اختیار ہے کہ تل معین کرے یا مال لے یا کوئی مال۔ مگر عمل اور مال مین تعین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اسقدر روپیہ یا گیہون یا بھوسہ یا فلان کام مگر یہ جائز نہین کہ جسقدر بھوسہ یا گیہون پیدا ہو یا فلان کھیت کا غلہ اسلیے کہ جائز ہے کہ وہ شے بالکل نہو یا امید سے زیادہ ہو اور یہ شرطین کہ بوقت ضرورت رہنا یا کچھ کام یا کسیقدر مال سے اعانت کرے یا کسی قسم کے حقوق اپنے ذمہ

واجب سمجھی مفسد عقد مین البتہ اگر کوئی امر معین و معلوم طے ہو کر شامل اجرت سمجھا جاوے
مضائقہ نہین مسئلہ سلاطین اور زمیندار اکثر زمین وغیرہ معاف کر دیتے ہین اس مین اگر کسی قسم کے
اعانت اور خدمت غیر معین کی شرط ہو تو جائز ہے اسلیے کہ عمل اگرچہ معلوم نہین مگر مثل نوکری وغیرہ
جسکا ذکر اجارہ مین ہو گیا ہے خراج و شرکت مین زمین کا قابل زراعت ہونا شرط ہے اور اجارہ مین
اگر یہ شرط ہو کہ جو نفع چاہو حاصل کرو تو قابلیت شرط نہین تہبا اور سرو وغیرہ کا اجارہ صحیح ہے
اور شرکت باطل ہے عاقدین کو عذر صحیح پیش آئے تو صرف عقد سے مجبور نہین ہو سکتا ہے
صاحب زمین قبل تخم ریزی کے مانع ہو تو مزارع کو اجرت مثل درستی وغیرہ کی دلائی جاویگی
اور تخم ریزی عقد لازم اور مالک زمین مجبور یا ضامن نقصان مزارع ہوگا

خاتمۃ الطبع الحمد للہ ناچیز فتح محمد تائب نے نقل تصنیف مگر اکابر کی کم التفاتی اور زمانہ کے انقلاب
حوادث کے وقوع معاملات کی کثرت نے ادہر آمادہ کیا کہ ایک پیارا رسالہ اردو جمع کر دیا جاوے جس سے ہر مسلمان مالی
معاملات مین حکم حلال و حرام جان سکے اسلیے کہ بہت ایسی صورتین پیدا ہو گئی ہین جنکا نام و نشان بھی کتب سابق مین نہ تھا
احکام کا کیا ذکر عموماً اہل اسلام سمجھ جاتے ہین کہ شاید وہ بالکل آزاد اور خود مختار ہین معاملات کا مدار
صرف عقل پر ہے ہر قسم کے معاملہ ہر طرح کے تصرف صرف عقل کی اجازت سے کر سکتے ہین بندہ نے حقتعالی سے
بکمال عجز و خلوص اس بارہ مین توفیق طلب کی اور ہر مقام پر قرآن و حدیث کی رعایت و اصول ائمہ کرام
کا اتباع رہبر قرار دیا الحمد للہ کہ یہ آرزو پوری ہوئی اور کتاب چھپ گئی حقتعالی اسکو مقبول فرماوے **ملحوظات**
۱ نئی اور پیچیدہ مسائل بالقصد لکھے ہین اور مشہور مسائل کا بہت کم ذکر ہے ۲ مصرح مسائل مین اپنی رائے کو کسی مقام پر
دخل دیا ہے جہان علت و ضرورت ملحوظ مین تغیر پایا گیا ۳ باتباع قواعد شرعیہ وسعت تجارت و منفعت کا
اہل اسلام کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے ۴ جن مسائل مین عدم جواز اور جواز دونو تاویلین ممکن ہین اور
سلف سے کوئی تصریح نہ تھی وہان برعایت اصول و استنباط اہل علم تاویل جواز کو مقدم رکھا ہے ۵ مذہب
مختار امام المسلمین حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موافق یہہ رسالہ لکھا گیا **معذرت** حوالہ کتب مین
سہو ہوئے ہین دقتین رہینگی ۱ کہین شامی کی جگہہ در مختار اور رد المحتار کے جگہہ شامی لکھدیا گیا ۲
صفحہ اور باب کا ذکر نہین کیا گیا ۳ اکثر مسائل بطور ماخذ لکھے گئے ہین اور بعض مقام دوسرے ابواب سے
استنباطاً نقل کیے گئے **التماس** چونکہ خاص غرض اس کتاب کی یہی ہے کہ تمام مسلمان معاملات ۔۔۔

۴ چھوٹ گئے ہین ۵ فلان مقام پر غلطی ہوئی ہے تاکہ بوقت طبع ثانی جو غالباً اسی سال مین ہوگی یہہ نقصانات نکال ڈالے جاوین ع والسلام المشتہر فتح محمد تائب مہتمم مطبع مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنو

کتب خانه آصفیه سرکار عالی حیدرآباد دکن

۷۳۴۴

از فن ۳۰

نمبر داخله

تاریخ داخله آخر ابان سنه ۱۳۲۱ ف

نام کتاب تطهیر الاموال

فن کتاب

نمبر کتاب در فن مذکور